صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 24 جون 2020ء بمطابق 02 ذیقعد 1441 ہجری بعداز دوپہر تین بجے منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَیْطَانِ الرَّجِیْم۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ O وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِىْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِىَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ O وَلَوْ شَآءَ اللهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْــَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

(ترجمہ) اللہ کے عہد کو پورا کرو جبکہ تم نے اس سے کوئی عہد باندھا ہو، اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد توڑ نہ ڈالو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنا چکے ہو اللہ تمہارے سب افعال سے باخبر ہے۔ تمہاری حالت اُس عورت کی سی نہ ہو جائے جس نے آپ ہی محنت سے سوت کاتا اور پھر آپ ہی اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تم اپنی قسموں کو آپس کے معاملات میں مکر وفریب کا ہتھیار بناتے ہو تاکہ ایک قوم دوسری قوم سے بڑھ کر فائدے حاصل کرے حالاں کہ اللہ اس عہد وپیمان کے ذریعہ سے تم کو آزمائش میں ڈالتا ہے، اور ضرور وہ قیامت کے روز تمہارے تمام اختلافات کی حقیقت تم پر کھول دے گا۔ اگر اللہ کی مشیت یہ ہوتی (کہ تم میں کوئی اختلاف نہ ہو) تو وہ تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا، مگر وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈالتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ راست دکھا دیتا ہے، اور ضرور تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس ہو کر رہے گی۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آئٹم نمبر2 Leave Applicationsیہ کچھ معزز اراکین اسمبلی کی چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں: جناب فضل حکیم صاحب 24 جون، جناب سید اقبال میاں 24 تا26 جون، مسماۃ شاہدہ وحید صاحبہ 24 جون، مومنہ باسط صاحبہ، تمام سیشن کے لئے، محترمہ رابعہ بصری صاحبہ 24 جون، سراج الدین صاحب 24 جون، سردار رنجیت سنگھ 24،25 جون، سردار اورنگزیب نلوٹھا 24 جون، طفیل انجم صاحب 24 جون، سردار محمد یوسف صاحب 24 جون۔

Is it the desire of the House that the Leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The leave is granted.

رسمی کارروائی

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم، ایک منٹ، میں بات کریں، ایک منٹ ایک منٹ، ایک منٹ میں میڈم، ایک منٹ۔ اول خو بہ جی زمونږه ایم پی اے نصیر خان ایک منٹ جی، زمونږه د آنریبل ایم پی اے نصیر خان والده صاحبه وفات شوی ده دهغې دپاره به دعا اوکړو۔جی ډاکټر امجد صاحب دعا اوکړئ، ډاکټر امجد صاحب تاسو دعا اوکړئ د نصیر خان والده وفات شوې ده جی۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی، میڈم نگہت اورکزئی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔جناب سپیکر صاحب!تھکال میں ایک جو اقعہ پیش آیا، میں اس بندے کی بھی مذمت کرتی ہوں جس کو مار پڑی ہے کہ اس نے پولیس کو گالیاں دیں لیکن پولیس کو گالیاں دینے کے بعد اس کو گرفتار کیا گیا، اس نے معافی مانگی لیکن پھر اس کو تھانے لایا گیا، اس کو برہنہ کیا گیا اور اس پر تین پولیس اہلکار کھڑے ہو کے ویڈیوز بناتے رہے، ان کو تو سرکار نے معطل کر دیا ہے لیکن سر، اس میں جو سب سے بڑا اہم کردار ہے وہ ایس ایچ او عمران ندیم کا ہے اور دوسرا اہم کردار تھکال کے ایس ایچ او کا ہے جناب سپیکر صاحب، میں یہ آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ پولیس ہمارے لئے فرنٹ لائن پر کھڑی ہو کر قربانیاں دے رہی ہے، اگر اس شخص نے گالیاں دی ہیں تو اگر آپ اس کو ننگا کر دیتے

ہیں، اس کے کپڑے اتار دیتے ہیں اور اس کو ماں، بہن کی گالیاں دیتے ہیں تو مجھے بتائیں کہ یہ شہری آگے چل کے پولیس کے ساتھ یا عام آدمیوں کے ساتھ کیا سلوک کرے گا؟ جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ کی طرف سے یہ میرا میسج ہے، چونکہ یہ محکمہ وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے اور آئی جی صاحب کو جاننا چاہیئے کہ پولیس کے جو اہلکار ہیں، ان کی تربیت ایسی کی جائے کہ بجائے اس کے کہ بندہ کریمینل بنے اس کو ایک اچھے طریقے سے ایک سیدھے راستے پر لایا سکے۔ جناب سپیکر، یہ ایس ایچ او تہکال جو ہے یہ بہت چیزوں میں Involve ہے، یہ ایس ایچ او عمران ندیم میں نے یہ سنا ہے کہ یہ سسپنڈ ہو گیا ہے لیکن Suspension سے کام نہیں چلے گا، کل کو یہ کسی اور تھانے میں جاکے ایسا ہی کام کرے گا، تو میرا خیال ہے کہ اس کی نوکری کو ختم کیا جائے کیونکہ یہ غلط بات ہے کسی کو برہنہ کر کے ننگا کر کے، اس کو ماں بہن کی گالیاں دے کے، اس کی ویڈیو بنائی جائے اور وہ ویڈیو پھر سرعام اس کو واٹس ایپ پہ چلائی جائے۔ تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب سلطان محمد خان، لاء منسٹر۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور)</u>: شکریہ، جناب سپیکر سر، جس طرح آنریبل ممبر نے پوائنٹ آؤٹ کیا، بے شک اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ ہماری پولیس نے بڑی قربانیاں بھی دی ہیں اور اس فورس نے واقعی ایسے حالات میں جب دہشت گردی عروج پر تھی، اس وقت نہ ان کی کوئی ٹریننگ تھی اس لحاظ سے، نہ ان کے پاس وہ Equipment موجود تھا لیکن انہوں نے بڑی قربانیاں دیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے، ان میں کچھ کالی بھیڑیاں ہیں جو کہ اس پولیس فورس کو بدنام کر رہی ہیں اور اس طرح یہ گورنمنٹ پر بھی Reflect ہوتی ہیں اور ہم سب پہ یہ Reflect ہوتی ہیں، تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، انہوں نے Issue raise کیا لیکن یہ ایشو چونکہ چل رہا تھا تو حکومت نے اس پر نوٹس لیا بے شک یہ محکمہ وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہے لیکن چونکہ Cabinet Committee on Law and Order کو میں ہیڈ کرتا ہوں اور اس لحاظ سے میں پولیس کو بھی دیکھتا ہوں اور ہوم کو بھی میں دیکھتا ہوں تو ہم نے ان اہلکاروں کو سسپنڈ کیا ہوا ہے لیکن جن اہلکاروں کی میڈم نے ابھی Pointation کی ہے، چونکہ آنریبل ممبر ہیں، ان کی انفارمیشن ہمارے لئے بہت اہم ہے، میں یہیں سے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو اور آئی جی پی پولیس کو Instruct کر رہا ہوں کہ آپ ان دونوں کو جو میڈم نے یہاں پر دو پولیس آفیسرز کی نشاندہی کی، ان کو بھی آپ دیکھیں اور یہ صرف Suspension تک بات نہیں ہو گی، یہ آگے جاکے جو بھی سخت سے

سخت ڈسپلنری ایکشن ہوگا اور اگر اس میں ایف آئی آر بھی ہمیں کاٹنا پڑی، کریمنل پروسیڈنگز ان کے خلاف کریں گے کیونکہ یہ اجازت ہم نہیں دیں گے کہ جو اچھے کام پولیس نے پچھلے سالوں میں کئے ہیں اور وہ پولیس ڈیپارٹمنٹ آج ایک یادو اشخاص کی وجہ سے بدنام ہو تو آپ کو میں Assure کراتا ہوں پورے ہاؤس کو کہ This has been looked, this will be followed up and strict action will be taken against any official who is found responsible.

جناب ڈپٹی سپیکر: تهینک یو تا سو څه وئیل جی ؟ زر او کړئ جی ، وایئ جی ، آئینی نکته څه ده ؟ وایئ جی۔

نکتہ اعتراض

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دا سپیکر صاحب ، ډیره ضروری نکته ده او تاسو به ئے خپله واوریئ سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ، میں لاء منسٹر کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں جناب عالی! اسمبلی میں جو شیڈول آئین کے آرٹیکل 122 کلاز 3 کے تحت پیش کیا گیا ہے جناب، اس میں گورنر صاحب اور اس کے دفتر کے بارے میں کوئی Expenditure نہیں دیا گیا ہے، اگر ہم آرٹیکل 120 کے بارے میں آجائیں، Constitution اگر آپ کے پاس ہو تو آپ بھی ملاحظہ فرمائیں، یہ ہے آرٹیکل 121 اس میں جو لکھا گیا ہے "Charged upon Provincial Consolidated Fund" یعنی سر، دو قسم کے Expenditures ہوتے ہیں، ایک Expenditure جو ہوتا ہے وہ Charged upon the Provincial Consolidated Fund ہوتا ہے جس کے لئے ووٹنگ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، جس پر ہم نہیں کریں گے اور ایک Other Expenditure ہوتا ہے جس پر ہم ڈسکشن بھی کرتے ہیں، اس پر ہم ووٹ کرتے ہیں، اس پر ہم صرف ڈسکشن کرتے ہیں سر، اس میں یہ ہے "The remuneration payable to the Governor and other expenditure relating to his office, and the remuneration payable to-" سر، آپ اس میں دیکھیں، اس شیڈول میں، اس میں ہمارے پراونشل اسمبلی کے ہیں، ایڈمنسٹریشن آف جسٹس کے ہیں، اور بھی اس میں لیکن گورنر صاحب کے نہیں ہیں، اگر ہم اس کو آرٹیکل 123 سب کلاز 3 کے ساتھ پڑھ لیں اگر آپ کے پاس ہو تو کلاز "(3) Subject to the Constitution, no expenditure from the Provincial Consolidated Fund shall be deemed to be duly authorized unless it is specified in

the schedule so authenticated and such schedule is laid before the Provincial Assembly as required by clause (2)" اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ Expenditure authorize ہو گا جو اس لسٹ میں آ جائے اور وہ اسمبلی کے سامنے آ جائے، وہ اس کو پاس کر دے، جب اس میں نہیں ہیں گورنر صاحب اور ان کے دفتر کے اخراجات نہیں ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ان کا جتنا بھی خرچہ ہے یا جو بھی ہے، وہ Unauthorized ہو گا، تو اس کا ذرا جواب دے دیں کہ کیوں ان کو Include نہیں کیا گیا ہے، جب اسمبلی کا ہے، جب ہماری ایڈمنسٹریشن آف جسٹس کا ہے، اس کا کیوں نہیں ہے؟ دوسرا کوئسچن سر، میرا یہ ہے لیگل کہ اس شیڈول میں سر، یہ Provincial Consolidated Fund میں جنرل ایڈمنسٹریشن کے لئے بھی پیسے رکھے ہیں، وہ 26 کروڑ 44 لاکھ 71 ہزار ہیں، اب اس میں کوئی پروویژن نہیں ہے، اس آرٹیکل 121 میں صرف پروویژن گورنر کی ہے، ہائی کورٹ کی ہے، ہماری اسمبلی کی ہے اور یہ ہمارے قرضے وغیرہ اسکے ہیں لیکن اس کے لئے بھی رکھا گیا ہے، اب آگے جائیں سیریل نمبر 15 پر Roads, Highways, Bridges, Buildings and Structure، اس میں 22 لاکھ 54 ہزار رکھے ہیں، اب اس کی بھی کوئی پروویژن اس میں نہیں ہے، تو یہ کس طرح اس کالم میں ڈالے گئے ہیں؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب، ایک منٹ، آپ نے بات کر لی ہے، ان کو میرے خیال سے سمجھ آ گئی ہے، باقی سیشن بھی چلانا ہے، آپ نے تو بات کر دی، ان کو سمجھ آ گئی تو ان سے ان کے پوائنٹس لے لیتے ہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں اس کے بارے میں؟

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> ایک منٹ، یہ پینشن کے بارے میں یہ مجھے جواب دے گا اور آپ پھر فیصلہ دیں گے، رولنگ دیں گے کیونکہ According to rule 225 آپ ان پہ Decision دیں گے کہ یہ ہمیں جواب دے گا، پھر آپ Decision-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ نے تو One point rule بتا دیئے تو اسی پوائنٹ پہ رولز کے بارے میں سلطان خان جواب دیں گے، آپ نے بتا دیا، اب ان سے میں جواب لیتا ہوں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> ایک اور ہے، یہ جو پینشن کا ہے، آپ Provincial Consolidated Fund میں دیکھیں، آپ نے پینشن کے لئے ایک ارب پچاس کروڑ روپے رکھے ہیں تو آیا یہ مطلب Individual رکھا گیا ہے، Remuneration اگر آپ اس کی Definition دیکھیں ڈکشنری میں تو Remuneration میں سب کچھ آتا ہے، تو جب آپ نے پراونشل اسمبلی کا کہہ دیا، آپ نے

ایڈمنسٹریشن جسٹس کا دیا تو پھر یہاں پر Individual pension کو کیوں رکھا گیا ہے؟ میرے یہ دو تین کوئسچنز ہیں، آپ اس اسمبلی کے سامنے Explain کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سلطان محمد خان صاحب۔

وزیر قانون: تھینک یو مسٹر سپیکر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں آنریبل ممبر کا، انہوں نے Legal point raise کیا یا آئینی پوائنٹ، Basically پوائنٹ آف آرڈر انہوں نے Raise کیا ہے۔ اسمبلی کے رولز کے مطابق اگر کوئی ممبر سمجھتا ہے کہ رولز کی یا Constitution کی کوئی بات ہے تو وہ پوائنٹ آف آرڈر Raise کرتا ہے اور بالکل صحیح فرمایا آنریبل ممبر نے، یہ بھی کہ رول 225 یہ کہتا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر کے اوپر، 225 کہتا ہے کہ "The ruling of the Speaker shall be final" تو انہوں نے جو پروسیجر بتایا وہ صحیح ہے ۔ اب انہوں نے دو چیزوں کی وضاحت Basically مانگی ہے، جو Provincial Consolidated Fund کے حوالے سے انہوں نے بات کی ہے اور ان کا اعتراض یہ ہے کہ اگر گورنر کے اخراجات چارج ہوتے ہیں Provincial Consolidated Fund سے تو Obviously یہاں پر ان کے اوپر ڈسکشن تو ہو سکتی ہے، ہاں سر ووٹنگ نہیں ہو سکتی، تو ابھی وہ کہہ رہے ہیں اگر مجھے ان کے سوال کی صحیح سمجھ آئی ہے، تو ان کے کہنے کا مقصد پھر یہ ہے کہ جو شیڈول یہاں پر دیا ہوا ہے، Provincial Consolidated Fund میں جو اخراجات ہوں گے، تو وہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں اس کا Specifically ہو سکتا ہے، اس میں گورنر کا لفظ نہیں لکھا ہو، یہ ہو سکتا ہے لیکن حکومت نے ہیڈز بنانے ہوتے ہیں اور جہاں سے مثلاً گورنر ہاؤس کا خرچہ ہوتا ہے یا گورنر کے آفس کا خرچہ ہوتا ہے جو گورنر کے ساتھ Related ہے تو اس کے لئے تو Obviously گورنمنٹ نے اپنا ہیڈ بنایا ہوا ہے، اگر وہ Specific میرے خیال میں اگر وہ بتا دیں کہ کس چیز کے اوپر ان کا Specific اعتراض ہے؟ تو پھر میں اس پوزیشن میں ہوں گا کہ ان کو میں جواب دے دوں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: لاء منسټر صاحب، تاسو دا آرټیکل 123 او ګورئ، کلاز (3) او ګورئ، کلاز (3) دا وائي چې کوم ډیپارټمنټ یا کوم اتهارټي And entity په دغه شیډول کښې Mention شوی نه وي او هغه په دې شیډول کښې نه وي او هغه هاؤس ته لاړ شي نو هغه به بیا نه وي نو It means چې بیا به د دے ګورنر او د ده د دفتر خرچې به Illegal وي، Unconstitutional به وي ځکه چې تاسو که دا تاسو آرټیکل 123 کلاز (3) سره تاسو اوګورئ Collectively, together دا

نو هغې کښې ډیر واضحه لیکلی دی، تاسو ئې او ګورئ تاسو سره Constitution شته دے، خیر دے اوئے ګورئ داډیره Important نکته ده ځکه که دا نن ډ سکس نه شوه نو بیا د ګورنرصاحب څومره خرچې چې وی هغه به Illegal وی ځکه دیکښې ډیر کلئیرلیکلی دی، ما څنګه سپیکر صاحب ته اووئیل هغه به کتلې هم وی، دیکښې دا دے کلاز "Subject to the Constitution, no expenditure from the Provincial Consolidated Fund shall be", mandatory provision یعنی دا به "shall be deemed to be duly authorized" Authorize کیږی نه چې څو پورې مطلب دے "Unless" جب تک "It is specified in the schedule" جب تک یہ شیڈول میں Mention نہیں کیا، Specified نہیں کیا گیا ہو، "So authenticated and such schedule is laid before the Provincial Assembly". تو یہ اس کے ساتھ ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان۔

وزیر قانون: کاپی منگوائی ہے شیڈول کی، وہ مجھے مل جائے تو میں ان کو پوائنٹ آؤٹ کردوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے علم میں جتنا ہے، سلطان، آپ چیک کرلیں، یہ مطالبات زر جو ہیں، آئٹم نمبر2، نظم ونسق عمومی وزیراعلیٰ یہ صفحہ نمبر29 سے لے کر162 تک اس کے درمیان میں میرے خیال سے پیج نمبر31 پر گورنر صاحب کے کچھ اخراجات ہیں، آپ چیک کرلیں، ہیں کہ نہیں ہیں؟ آپ سلطان خان، یہ مطالبات زر جو ہے آئٹم نمبر2، وزیراعلیٰ صاحب کے جو ہیں، اس میں صفحہ نمبر29 سے لے کر صفحہ نمبر 162 Part (A) تک، اس میں صفحہ نمبر31 پر میرے خیال سے گورنر صاحب کے اخراجات ہیں، آپ چیک کریں ہیں کہ نہیں ہیں جی؟

وزیر قانون: 31 پر اگر ہے ذکر تو، سر، پھر اس کی ایک کاپی اگر آنریبل ممبر کو دیدی جائے تو ان کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، یہ شیڈول کی بات ہے، اس نے شیڈول کی بات کی ہے، اس میں نہیں کی، آپ آرٹیکل 123 کو پڑھ لیں، یہاں شیڈول کی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس طرح کرتے ہیں جی، سلطان خان صاحب! آپ اس کی Proper معلومات کریں۔ ہم کارروائی سٹارٹ کرتے ہیں، آپ ہمیں پوری معلومات دیں پھر اس پر بعد میں بات کریں گے۔

وزیر قانون: سر، میں، یو منٹ جی سر، میں بالکل جی، ایک Good faith میں ہم اس کو لے رہے ہیں، یہ آنریبل ممبر اگر پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں تو اس وقت ان کو یا حکومت کو کوئی نقصان نہیں ہو رہا ہے، اگر وہ پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں تو وہ اچھے Faith میں کر رہے ہیں، ہمارا ایک Stance ہے کہ اس میں دیا گیا ہے لیکن For the sake of clarity ان کی تسلی کے لئے ٹھیک ہے، آپ اس کو پینڈنگ رکھ لیں، میں ان کو بتاتا ہوں، اگر وہ مطمئن ہو گئے تو خود بتا دیں گے کہ ہے، اگر نہیں ہے، میں ویسے کہہ رہا ہوں I am very open on this اگر نہیں ہے، مثلاً میں بات کر رہا ہوں تو اس کو اگر انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے تو Correct کرنے کے لئے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا ہے کہ اسمبلی کے سامنے رکھ دیئے جائیں، اس میں کوئی ایسی قباحت کی بات نہیں ہے، میں ابھی Provide کرتا ہوں ان کو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان صاحب، آپ خود دیکھ لیں، یہ جنرل ایڈمنسٹریشن جو ہے آئٹم نمبر 2 ہے، اس میں مطالبات زر جو ہیں، اس میں چیک کر لیں اس میں موجود ہیں، آپ چیک کر لیں اور پھر ہمیں بتا دیں، اجلاس کا کام Continue کرتے ہیں جی۔

سالانہ مطالبات زر برائے مالی سال 2020-21 پر بحث و رائے شماری

Mr. Deputy Speaker: Item No. 04. “Demands for Grant”: Demand No. 01. Honourable Minister for Law, to please move his Demand No. 01.

سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو مسٹر سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 34 کروڑ 54 لاکھ 65 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 34 crore 54 lac 65 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges for the year ending 30th June 2021 in respect of Provincial Assembly. Since no cut motion has been moved by any honourable Member on Demand No. 01, therefore the question before the House is that Demand No. 01 may be granted? Those who are in favour of it may ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand No. 01 is granted. Demand No. 02, honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister to please move his Demand No. 02. Law Minister.

وزیر قانون: سر میں یہ Demand for grant پیش کرنے سے پہلے نثار خان ہمارے آنریبل ممبر ہیں، ان سے تو میں نے ریکویسٹ کی تھی لیکن یہ جلد بازی میں ادھر چلے گئے، ان کو میں نے کہا تھا ابھی ہم بیٹھیں گے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، میں سپیکر صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گا، آپ کو موقع ملے گا بات کرنے کا اور میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھوں گا، تو میری ریکویسٹ یہ ہے، آپ ادھر آجائیں، آپ بات کر سکتے ہیں، میرے خیال میں اگر ادھر بات کریں زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان خان صاحب۔

وزیر قانون: سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 03 ارب 19 کروڑ 43 لاکھ 21 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دیدی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم ونسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 03 billion 19 crore 43 lac 21 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges for the year ending 30th June 2021 in respect of General Administration.

‘Cut Motions’: Sardar Muhammad Yousaf, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2, Lapsed, Ms. Sobia Shahid, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 02.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں ایک ہزار رپے کی کٹوتی پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Ms.Samar Bilour, MPA, to please move her cut motion on Demand No. 2, Ms.Samar Bilour.

محترمہ ثمر ہارون بلور: جی، سو روپے کی میں نے کٹ موشن پیش کی ہے جی Because I am not satisfied with the response of the department, they are very slow, taking a very long time to respond to messages, to phone calls and letters.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Khushdil Khan Advocate, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، سو روپے ہے لیکن میں پریس نہیں کرتا ہوں۔ جس طرح آپ نے ان کو فرمایا کہ یہ Other expenditure میں آتا ہے، یہ Charge on Consolidated میں نہیں آتا ہے اور انہوں نے لکھا ہے یہ 25 کروڑ 44 لاکھ روپے تو یہ ان کا جواب دیں گے بس، میں واپس لیتا ہوں

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے ان سے ڈیٹیل مانگی ہے، اس پر میں بعد میں بات کروں گا۔

The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees one hundred only Mr. Inayatullah MPA to move his cut motion on Demand No.2.

جناب عنایت اللہ: میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Mr. Mehmood Ahmad Khan, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب محمود احمد خان: ڈیمانڈ نمبر 2 سپیکر صاحب میں پانچ سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Five hundred only.Ms.Humaira Khatoon, MPA, to please move her cut motion on Demand No.2.

محترمہ حمیرا خاتون: یہ مائیک، میں سو روپے کی کٹوتی محکمے کی ناقص کارکردگی پر پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by one hundred only. Ms. Rehana Ismail, MPA, to please move her cut motion on Demand No.2.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: میں جنرل ایڈمنسٹریشن پر سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by one hundred only. Ms.Naeema Kishwar, MPA, to please move her cut motion on Demand No.2.

Ms.Naeema Kishwar: I have cut motion of one hundred only.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by one hundred only. Sahibzada Sanaullah, MPA, to please move his cut motion on Demand No. 2.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں ایک لاکھ روپے کی کٹ موشن مطالبہ زر نمبر 2 پر پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by one lac only Ji Ms Sobia Shahid Sahiba.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، زمونږه یو Colleague یو مسئله اوچته کړې ده چې هغې کښې هغه وائی دا د پشاور او د مهمندو څه مسئله ده نوکه منسټر صاحب په فلور باندی ددې متعلق لږه خبره اوکړی نو ډیره مهربانی به وی ځکه دا جنرل ایډمنسټریشن دے او په دیکښې Basic دده دا مسئله چې کومه ده، دا چې کوم د مهمند او پیښور او د ورسک ډیم داکومه مسئله ده چې ددوئ کومه مسئله ده، دا کاغذونه دوئ راوړی دی نو که دا ډسکس شی په جنرل ایډمنسټریشن کښې نو ډیره مهربانی به وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب، تاسو خبره کول غواړئ څه، او جی، خبره اوکړئ کنه۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، سو روپئی دا ماته هم پته ده چې ددې څه Value نشته دے، یو لوئے ډیپارټمنټ دے، دا فنانس ډیپارټمنټ به دلته ناست وی، د هغې ذمه وار خلق به ناست وی، اول خو دا تاسو دا بجټ اوکتلو په دې باندې ما خبرې هم اوکړې، Preparation of budget دا د هغوی ډیوټی ده، ذمه واری ده چې د هغې چې اوګورئ دومره غلطیانې دې پکښې چې دا هغوې دې ته توجه نه ورکوی۔ بل زه تاسو ته ښائمه، زه تاسو ته یقین سره داوایمه ځکه سپیکر صاحب، یو خبره زه ډیره کلیئر کوم چې زه به یو غلطه خبره، Irregular به نه بحث کوم، نه به وخت ضائع کوم، نه ستا نه ددې ممبرانو تاسو اوګورئ زه دا په یقین سره وایم چې یو سیکرټری صاحب ما سره کښیناست 70 پرسنټ زمونږ فنډ لګیدلے نه دے اودوی په Expenditure کالم کښې ښودلے دے چې مونږه، آیا تاسو ریلیز ښائی او که تاسو Expenditure؟ ریلیز او Expenditure کښې ډیر زیات فرق وی ټهیک ده فنانس به ریلیز کړې وی خو فنانس له پکار ده چې Executing ایجنسو نه بیا سرټیفیکیټ واخلی چې تاسو ته ما دوه سوه روپئی

درکړي؟ تا خرچ کړی که خرچ نه کړے۔ د ځانه به نه لیکئ بس زما دا دغه دے۔ تهینک یو سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسز ثمر بلور صاحبہ!

محترمہ ثمر ہارون بلور:۔ ما دا کټ موشن ځکه ورکړے دےچې د دی ډیپارټمنټ ورکنګ نه زه مطمئنه نه یم د دوئ ډیره Negative او خرابه رویه ده I don't know because I am a Member of the Opposition, but a lot of my time is wasted, a lot of my energies and resource are wasted in communicating with them او د دی ډیپارټمنټ نه کله څه Clear ended'yes' or' no' نه دي ملاؤ شوي۔ So I am not satisfied that's why I presented my cut motion.

جناب ڈپٹی سپیکر: محمود احمد صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تهینک یو جناب سپیکر صاحب، دا کټ موشنز مونږ دې د پاره راوړي دی چې سلطان خان به د دې جواب کوی چې کم از کم دا مونږ چې څومره ممبران یو سپیکر صاحب ،په کے پی هاؤس کښې یادا اوس چې کوم فاټا والا تاسو ته درکړی دی چې د اپوزیشن وی که دحکومت ممبران وی، منسټرانود پاره خو سهولت وی ،کم از کم دوئ ته دې یو بلاک مختص شي چې دا ټینشن نه وی،ورته چې ورشي،دلته درې درې ورځی ورپسی ګرځي، وائی بک دے ،مهربانی دې اوکړی سپیکر صاحب، چې داسی یو طریقه دې پکښې جوړه کړی چې که اپوزیشن وی اوکه حکومت وی چې دا مسئله مستقل حل شی او دا کټ موشن زه نه واپس اخلم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب،اس محکمے کی کارکردگی چونکہ بہت ناقص ہے،اس میں دو نکات ہیں، ایک نکتہ جو ابھی Covid 19 گزرا ہے،اس کے لحاظ سے،ان کی جو پلاننگ اور ان کی جو کارکردگی تھی،وہ نہایت ناقص رہی ہے اور دوسرا کے پی ہاؤس ایم پی ایز کے لئے ہے لیکن وہاں پہ ان کے انتظامات اور ان کا جو رویہ ہے اور اس میں جو تعلقات کو استعمال کرنے کے ذرائع ہیں، وہ بھی بہت زیادہ ناقص ہیں۔ شکریہ، جناب سپیکر سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب ایڈمنسٹریشن سے تو سب کو شکایت ہے لیکن میں ایک شکایت یہاں پر کرنا چاہتی ہوں، یہ پی ایم ایس کا جو کوٹہ ہے، انہوں نے کچھ مخصوص محکموں کے لئے مخصوص کیا ہے، باقی جو ملازمین ہیں وہ اس سے Suffer ہو رہے ہیں اور یہ اکثر خالی رہ جاتے ہیں، تو اس طرف ان کی توجہ نہیں ہے اور جو الاٹمنٹ ہے گھروں کی، سرکاری ملازمین کی، وہ کافی Suffer ہو رہے ہیں کیونکہ اس میں کورٹ کا Decision بھی آچکا ہے لیکن اس کے باوجود وہ Follow نہیں کر رہے ہیں اور آج تک وہ ملازمین لسٹ میں اسی طرح پڑے ہوئے ہیں، ان کا نمبر نہیں آتا، ان کو گھر کی الاٹمنٹ کب ہو گی؟ تو ایڈمنسٹریشن میں کافی خرابیاں ہیں، اس کی کارکردگی سے ہم بالکل مطمئن نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ First Demand for Grant جو ہے سپیکر صاحب، وہ ہماری اسمبلی کا ہے اور چونکہ ہماری روایات کے مطابق میں اس پہ کٹ لگانا نہیں چاہ رہی تھی لیکن سپیکر صاحب، میں ایک اہم ایشو کی طرف توجہ دلانا چاہ رہی تھی کیونکہ ہماری روایات ہیں، جب بجٹ کا سیشن ہوتا ہے تو ہمارا جتنا بھی اسمبلی سٹاف ہوتا ہے، فنانس کا ہوتا ہے یا جتنا بھی یہاں پہ عملہ ہوتا ہے، ہم اس کو دو مہینے کا تین مہینے کا سپلیمنٹری اعزازیہ، ان کو تنخواہیں دی جاتی ہیں لیکن ہم اپنی اچھی روایاتوں کو ختم کر رہے ہیں، یہ بڑے افسوس کی بات ہے اور کورونا کے مشکل حالات میں دن رات یہ عملہ ڈیوٹی دے رہا ہے تو اس وقت ہم ان کو Ignore کر رہے ہیں، تو میری درخواست ہے اور میرا ڈیمانڈ ہے یہ کٹ میں نے اس وجہ سے 100 کا لگایا ہے کہ اگر ہم اپنے عملے کو انصاف نہیں دے سکتے تو ہم پورے صوبے کا کیا رونا روئیں؟ تو میرا ڈیمانڈ ہے کہ ہمارا جو یہاں پہ سٹاف ڈیوٹی دے رہا ہے جو ہمارا اسمبلی سٹاف ہے، جو ہمارا یہاں پہ، سیکورٹی سٹاف ہے، جو ہمارا یہاں پہ ہیلتھ کا سٹاف ہے، جو ہمارا میڈیا کا سٹاف ہے یہاں پہ، ہماری سرکاری ادھر Coverage کر رہا ہے یا جو دوسرا سٹاف ہے ان کو تین مہینے کا جو ہماری روایات بھی ہیں، جو ہم ہمیشہ سے کر رہے ہیں اور جو ہمارا جو فنانس ڈیپارٹمنٹ ہے، جو بجٹ کے دنوں میں دن رات ڈیوٹیاں کر رہا ہے اور ان مشکل حالات میں انہوں نے اور بڑی تیزی سے، کیونکہ کم دنوں میں انہوں نے اس کو Cover کیا ہے اور کام کیا ہے، تو میرے خیال میں بہت ضروری ہے کہ ان کو ہم دو مہینے، کم از کم دو مہینے کی تو ہم ان کو دے سکتے ہیں، تو ان کو اعزازیہ دو مہینے کی تنخواہ دی جائے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریه جناب سپیکرصاحب۔ سپیکر صاحب، زما په خیال زیاتو ممبرانو د کےپی هاؤس په باره کښې دا کټ موشنز جمع کړی دی، زمونږه هلته یو کیئر ټیکر دے، نوم ئے خو هم څه آفریدی صاحب دے، څو څو ځله هغوي مونږ بکنگ کړے وی، د بکنگ باوجود هغه کمرې چې مونږ ورشو هغه وائي دا خالی نه دی، زما دا خیال دے د شپې په یوه نیمه بجه زه خپله تلے یم جی او هلته چې کله زه لاړمه نو هغه زما کمره ئے بل چا ته ورکړې وه، زه سیکرټری صاحب ته راغلمه او سیکرټری صاحب ته مې اووئیل چې یره زه خو په دې تحریک استحقاق جمع کومه، هغه وئیل نه بس پریږده، نو زما دا خیال دے چې د زیاتو ممبرانو هم دغه یو اعتراض دے، ټولو نه زیات، د ټولو ممبرانو دا اعتراض دے، یواځې زما نه دے جی، مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسټر صاحب، Respond کړئ جی۔

جناب سلطان محمد خان: (وزیر قانون): تھینک یو جناب سپیکر۔ ایک تو سارے ممبرز کا شکریہ، انہوں نے اپنا حق استعمال کیا کٹ موشن جمع کر کے اور اس طرح ہر ایک ڈیپارٹمنٹ، یہ اس نظام کا حسن بھی ہے، میرے خیال میں سر، جو طریقہ کار ہے بجٹ پیش کرنے اور پاس کروانے کا تو Demands for grant کے اوپر کٹ موشنز جب آتی ہیں تو ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی Minutely or thoroughly جو ہے اس کے اوپر ڈسکشن ہو جاتی ہے اور کچھ چیزیں ایسی سامنے آئیں کہ اس میں Improvement کی ضرورت ہو، تو میرے خیال میں اس کے لئے حکومت کھلے دل سے اس کو نوٹ کر کے اور ڈیپارٹمنٹ کو بتا بھی دیتی ہے۔ خوشدل خان صاحب نے دو باتیں کی ہیں، بالکل جی، ابھی فنانس منسٹر صاحب بھی تھوڑی دیر میں پہنچ جائیں گے، انہوں نے یہ دو ایشوز اٹھائے ہیں کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ بجٹ بناتا ہے تو ان کو زیادہ دیکھنا چاہیے اور زیادہ صحیح طریقے کے ساتھ Minutely، غلطیاں اس میں نہ ہوں، جو وہ پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں لیکن اس کے علاوہ انہوں نے ریلیز اور Expenditure کے بارے میں بھی کہا، ہے تو سر، ہم سب عوامی نمائندگان ہیں یہاں پر، کسی کا تجربہ زیادہ ہے کسی کا کم لیکن یہ سارا پراسیس ہم سب اس ہو پر جاتے ہیں کہ اے ڈی پی سکیم میں کوئی سکیم Reflect ہو جاتی ہے، اس کے بعد وہ جاتی ہے وہاں سے، ڈسٹرکٹ سے اس کے اوپر پی سی ون بنتا ہے پھر Departmently وہ آتی ہے پشاور میں اور پھر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ میں جاتی ہے DDWP سے ہو کے پھر CDWP اور پھر PDWP اور پھر اس کے بعد

Administrative approval ہوتی ہے اور بعد میں ٹینڈر کی طرف وہ پراجیکٹ چلا جاتا ہے، اور میں ان سے متفق ہوں کہ عوام کو تب ہی اس کے خرچے کا فائدہ ہے کہ جب ٹینڈر ہو کر گراؤنڈ پہ کام شروع ہو جائے، مثلاً سڑک بنی ہے تو اگر سڑک بننا شروع ہو اور اس میں ایلو کیشن ہو پیسوں کی اور اس پہ کام ہو تب ہی لوگوں کو ریلیف ملتا ہے، یہ ہم سب عوامی نمائندگان ہیں تو یہ تکلیف، یہ بات ہم سب کے لئے بہت زیادہ اہم ہے لیکن میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ چونکہ فنانس کے اوپر بھی ابھی وہ آئیں گی کٹ موشنز، تو اس میں فنانس منسٹر صاحب میرے خیال میں یہ اہم ایشو ہے اور میں نے اس دفعہ کیبنٹ میں، میں اگر ہاؤس کو یہ بتا سکوں کہ اس دفعہ بجٹ کی کیبنٹ میٹنگ تھی بجٹ کے حوالے سے تو یہ میرے آنریبل کیبنٹ ممبرز بیٹھے ہیں تو جب اے ڈی پی کے اوپر بات ہوئی تھی تو اکبر خان اور یہ سارے They would bear me out کہ میں نے یہ ایشو Raise کیا تھا کہ یہ پیسہ خرچ کرنا سکیمز کو، Early in the year schemes سکیمز کی Completion کی طرف جانا، یہ بڑا ضروری کام ہے کیونکہ اس سے گورنمنٹ بھی اور صوبے کا بہت بڑا فائدہ ہوتا ہے تو ایک نئی اے ڈی پی پالیسی بھی بنی ہوئی ہے، وہ بھی میں آپ سے شیئر کروں گا اور اس کے علاوہ جو پی اینڈ ڈی کی استعداد کار ہے ضلعوں کے اندر، وہ ہم ضلعوں کے اندر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو ہم لے جا رہے ہیں اور ان کے دفاتر اور ان کا Setup مضبوط کر رہے ہیں ،اس سے ان شاء اللہ فائدہ ہو گا لیکن فنانس منسٹر صاحب جب آئیں گے تو میں ضرور ان سے بھی کہوں گا کہ وہ اس کے اوپر ہاؤس کو آگاہ کریں۔ دوسرا سر، میڈم ثمر بلور صاحبہ نے بھی کہا ہے کہ انہوں نے خیر کوئی Specific issue نہیں اٹھایا ہے، وہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کا ڈیمانڈ فار گرانٹ ہے، تو وہ کہہ رہی ہیں کہ ان کا رویہ بڑا Negative ہوتا ہے اور وہ Satisfied نہیں ہیں تو اگر وہ بتا دیں، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کا اپنا ایک ڈومین ہوتا ہے اور اگر گورنمنٹ رولز آف بزنس، 1985 اٹھائیں تو وہ ایک بہت بڑا ڈیپارٹمنٹ ہے اور اس کے بہت زیادہ فنکشنز ہیں اور ادھر تو کے پی ہاؤس کے حوالے سے زیادہ بات ہوئی لیکن ان کے بہت زیادہ کام ہیں، تو میں ریکویسٹ یہی کروں گا کہ اگر Specific وہ مجھے بتا دیں اور نشاندہی کر دیں تو ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ اس وقت سیکرٹری ایڈمنسٹریشن ظاہر شاہ صاحب ہیں، ہیڈ کر رہے ہیں Experienced Bureaucrat ہیں تو میں ان سے ضرور پھر پوچھوں گا، اگر ایک آنریبل ممبر یہ بات کر رہی ہیں لیکن مجھے Specific اگر دے دیں۔ بٹنی صاحب ہمارے دوست ہیں، انہوں نے کے پی ہاؤس کی بکنگ کے بارے میں بات کی، سر، یہ تو یہاں پر بار بار کلیئر ہو چکا ہے اور ایک مرتبہ پھر On the

record, on floor of the House یہ کے پی ہاؤس، خیبر پختونخوا ہاؤس خواہ وہ اسلام آباد میں ہو خواہ وہ ایبٹ آباد میں ہو، یہ بنا ہوا ہے اس کے لئے کہ یہ Facilitate کرے ممبرز کو، ان کی اسلام آباد میں میٹنگز ہونگی، اسلام آباد میں بڑے ضروری کام، مجھے پتہ ہے بیٹنی صاحب کے بڑے ضروری کام اسلام آباد میں ہوتے ہیں، وہ جاتے ہیں وہاں پہ، تو ضرور Priority ممبرز کی ہوتی ہے لیکن ہمارے جو سرکاری افسران ہیں، وہ بھی تو اپنے کام سے نہیں سرکاری کاموں سے وہاں پر جاتے، ہیں ان کے لئے بھی ہونا چاہیے، یہ کلیئر کٹ پالیسی ہے کہ This parliament is supreme, this House is supreme ممبرز جو ہیں ان کی Priority ہے، تو یہاں سے کلیئر کٹ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ یہ نوٹ کرے یہاں پہ کہ جب بھی ممبرز کی طرف سے بکنگ کی ریکویسٹ آئے گی تو اس پہ Precedence حاصل ہوگی کسی بھی اور شخص کے اوپر، اور جو بھی اہلکار ہوگا، کیونکہ ہمارے ممبرز، آپ پریولیج ایکٹ اٹھا کر پڑھ لیں، میں قانونی بات کر رہا ہوں، میں ایسی ہوائی بات نہیں کر رہا ہوں، تو اس میں بھی اگر دیکھیں، پروٹوکول تو سر، یہ ہے کہ اگر ایک میٹنگ میں ایم پی اے موجود ہو اور اس میں چیف سیکرٹری بھی موجود ہو تو یہ پریولیج ایکٹ کے اندر لکھا ہوا ہے کہ اس میٹنگ کو اگر منسٹر نہ ہو تو ایم پی اے اس کو چیئر کرے گا، خواہ وہاں پر چیف سیکرٹری کیوں نہ موجود ہو، تو اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ ممبر کا جو پروٹوکول ہے یا ممبر کی جو Priority ہے تو Sir, this is very clear میں Instruct کر رہا ہوں یہاں سے ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کو کہ اپنے اسٹیٹ آفس کو بتادے کہ جہاں پر ممبر کی بکنگ کی ریکویسٹ آئے گی وہ Priority پر ہوگی۔ حمیرا خاتون صاحبہ نے Covid کی بات کی ہے تو ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میرے خیال میں جب ہیلتھ یا ریلیف ڈیپارٹمنٹ کے اوپر کوئی بات آئے گی تو وہاں پر پھر Agitate کر لیں، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ ٹھیک ہے وہ بھی دیکھتا ہے لیکن Covid essentially ان ڈیپارٹمنٹس سے اس کا تعلق ہے، پھر انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ Arrangements وہاں پہ ٹھیک نہیں ہیں، سر، میں کھلی بات کرنا چاہتا ہوں، یہ میرے خیال میں ٹھیک کر دیں، وہاں پر جو کے پی ہاؤس کے اندر جو Arrangements ہیں، میرے خیال میں وہ صحیح کہہ رہے ہیں، کمروں کو Improvement کی ضرورت ہے کیونکہ گورنمنٹ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو بھی بات ہو، میں کہوں کہ نہیں یہ کام ٹھیک چل رہا ہے، بالکل ممبرز نے اگر ایشو Raise کیا ہے، میں خود بھی جاتا تھا، ابھی تو میں نہیں جاتا لیکن جب میں جاتا تھا کے پی ہاؤس میں تو میرے خیال میں وہ Standard of rooms اور جو واش رومز یا مثلاً وہاں

پہ جو کچن ہے یا وہاں پہ جو سٹاف ہے، تو تھوڑا بہت Improve ہوا ہے لیکن میرے خیال میں وہ سٹینڈرڈ نہیں ہے کہ جو اس ہاؤس کا ایک معزز ممبر وہاں پہ Stay کرے، تو میرے خیال میں There is a lot of space and room for improvement تو یہ ضرور ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نوٹ کرلے، وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں پر جس طرح انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا، کیٹر ٹیکر سے کہیں وہ ان سے ایڈمنسٹریشن سے کہیں کہ اس کو ٹھیک کریں، یہ کوئی اتنا مشکل کام ہے بھی نہیں، صفائی کرنا یا وہاں پر Arrangements ٹھیک کرنا یا سٹاف کا یونیفارم میں ہونا، صاف ستھرا وہاں پہ ہونا، اس جگہ کے ڈیکورم کے مطابق رکھنا، میرے خیال میں یہ کوئی اتنا مشکل کام نہیں ہے، میں Strictly instruct کرتا ہوں، یہ آپ Improve کریں تو ان شاءاللہ مہینے کے اندر اسی ہاؤس میں یہ ممبر اٹھ کر کہیں کہ وہاں پر ہم نے Improvement دیکھی ہے۔ اس کے علاوہ جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ نے پی ایم ایس کوٹہ کی بات کی ہے، تو اس میں بھی ہم ریفارمز کر رہے ہیں، اور یہ فیڈرل لیول پر بھی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے اور یہ محسوس کیا گیا ہے کہ کچھ گروپس بیوروکریٹس کے اندر جو ایڈمنسٹریٹو گروپس ہیں، تو ہو سکتا ہے ان کو ذرا زیادہ وہ مل رہا ہے، کچھ گروپس ہو سکتا ہے Ignore ہو رہے ہیں تو ایک Exercise فیڈرل لیول پہ بھی چل رہی ہے اور ان شاءاللہ جو پی ایم ایس جو ہماری پراونشل سروس ہے، میرے خیال میں ہم نے اپنی پراونشل سروس کو زیادہ بہتر بنانا ہے، یہ ہماری صوبائی حکومت کے لئے صوبے کے لئے زیادہ بہتر ہوگا، تو اس پہ ہم کام کر رہے ہیں Rest assured کہ آج بھی اگر آپ کمشنرز کو دیکھ لیں، ہمارے صوبے کے اندر کمشنرز کو آپ دیکھ لیں تو میجارٹی مجھے تو ایک آدھ کے علاوہ جو پی اے ایس گروپ سے ان کا تعلق ہے میجارٹی جو ہیں وہ بھی پی ایم ایس گروپ سے ان کا تعلق ہے اور یہاں اس طرح سیکرٹریز، جو میرا اپنا سیکرٹری ہے وہ پی اے ایس سے اس کا تعلق نہیں ہے، اس طرح اور سیکرٹریز بھی ہیں، تو ہم ان کو دے رہے ہیں اور ان شاءاللہ اور بھی اس کو Improve کریں گے۔ پھر نعیمہ کشور صاحبہ نے جو بات کی ہے، ہاں یہ بھی ایک اہم بات ہے جو انہوں نے کہی اور مجھے بھی یاد ہے، ہمارا ابھی تقریباً ساتواں بجٹ ہے کہ اس اسمبلی میں میں بھی ہوں تو حالات جس طرح کہ بار بار یہاں پہ بتایا گیا ہے، حالات تو آپ کے سامنے ہیں، جس طرح کے حالات آئے ہیں، یہ کورونا کی وجہ سے، ہر سال جب بجٹ پراسیس کمپلیٹ ہو جاتا تھا تو چیف منسٹر صاحب سپیچ آخری کرتے تھے یہاں پر اور اس میں آخر صوبائی اسمبلی کے ایمپلائیز کے لئے بھی بونس کا اعلان کرتے تھے کیونکہ Obviously بڑی محنت ہوتی ہے، یہ سارا ہاؤس چلانا اور بجٹ سیشن کے درمیان اور فنانس

ڈیپارٹمنٹ کے لئے بھی وہ اعلان کرتے تھے تو I wish کہ اس طرح ہو لیکن جس طرح فنانس منسٹر نے دو دن یہ ڈیبیٹ میں انہوں نے آپ کے سامنے جو تصویر رکھی ہے تو اس میں میرے خیال میں، دل بھی چاہتا ہے بہت زیادہ کہ یہ اعلان کرلیں، اگر آپ مجھ سے پوچھیں تو میرا بھی دل چاہتا ہے، تمام کیبنٹ ممبرز کا، آنریبل جو لیڈر آف دی ہاؤس ہیں، چیف منسٹر صاحب، ان کا دل بھی چاہتا ہے کہ وہ اسمبلی کو بھی بونس سیلری دیں اور اس کے علاوہ فنانس اور پی اینڈ ڈی کو بھی دیں لیکن جو تصویر سامنے ہے تو میرے خیال میں اس میں اس وقت گنجائش نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ کرائسز کم ہوں، سال کے درمیان ہم تھوڑا بہت اس کے اوپر قابو پائیں تو ان شاء اللہ سال کے درمیان بھی ان کے لئے ہو سکتا ہے۔ جو بیس پرسنٹ الاؤنس کا جو سیکرٹریٹ ایمپلائیز نے ایک ڈیمانڈ رکھا ہوا تھا تو وہ ہم نے پچھلے سال اس کو Approve کروا دیا ہے اور اس دفعہ جو ہے وہ Apply ہوگا، تو تھوڑا بہت وہاں پر جو ان کا ایک گلہ تھا کہ آفیسرز کو سینئر آفیسرز کو ایگزیکٹیو الاؤنس مل رہا ہے اور جو باقی سیکرٹریٹ کے ایمپلائیز ہیں ان کو نہیں مل رہا ہے، تو وہ الاؤنس ہم نے In principle کیبنٹ نے اس کی Approval دے دی ہے اور اس مالی سال سے اس کا اطلاق بھی ان شاء اللہ ہوگا، تو یہ تھوڑا بہت ان سخت حالات میں تھوڑا بہت ریلیف ہے۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نے بھی بات کی، وہ بھی کے پی ہاؤس کے حوالے سے تھی، میں نے اس کو کلیئر کر دیا ہے، اب سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ جتنے بھی آنریبل ممبرز ہیں ، ثوبیہ میڈم اور اس کے علاوہ جو ہمارے اور ممبرز ہیں، خوشدل خان صاحب ہیں، ثمر بلور صاحبہ ہیں، بیٹنی صاحب ہیں، حمیرا خاتون صاحبہ اور ریحانہ اسماعیل صاحبہ، نعیمہ کشور صاحبہ اور صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، تو میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں، اگر وہ اپنی یہ کٹ موشنز Withdraw کر دیں، آگے اور بھی بڑے Demands for grant ہیں، اور بھی ڈیبٹ کریں گے لیکن یہاں پر میرے خیال میں اگر یہ کٹ موشنز withdraw کر دیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> جی میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ ثمر بلور صاحبہ

<u>Ms.Samar Haroon Bilour</u>: Ji,I take back my cut motiom

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> Withdraw کرتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ محمود احمد بیٹنی صاحب۔

محمود احمد خان: جناب سپیکر! زه Withdraw کوم لیکن منسټر صاحب خبره اوکړله د اسلام آباد حوالې سره، زمونږه ورور دے، زمونږ مشر دے دوئ چې کومه خبره اوکړله، واقعی دغه شان ده چې کوم مسائل دی هغه دوی ته هم پته ده هلته پاتې شوی دی خو دوئ دې دا کوشش هم ورسره اوکړی، Withdraw کوؤ چې کوم دا فاټا والا اوس ممبران جوړ شوی دی دا فاټا والا ایم پی ایز دی، د دوئ به هم مسائل حل شی او زمونږد ټول هاؤس به هم مسائل حل شی.Withdraw

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: منسٹر کی یقین دہانی کے بعد میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور: اگر آپ روایات کو برقرار نہیں رکھتے لیکن ہم روایات کو برقرار رکھیں گے Withdrawکریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.2, therefore, the question before the House is that Demand No.2 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted. Demand No.3: Honourable Minister for Finance to please move his Demand No. 3.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو مسٹر۔ مسٹر سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 02 ارب 29 کروڑ 21 لاکھ 30 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران خزانہ، خزانہ جات اور لوکل آڈٹ فنڈ کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved now the question is that a sum not exceeding Rs. 02 billion 29 crore 21 lac 30 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges

that will in course of payment for the year ending 30th June, 2021 in respect of Finance and Local Fund Audit.

'Cut Motions': Sardar Muhammad Yousaf Sahib lapsed. Ms. Sobia Shahid Sahiba.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب میں ایک ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Samar Bilour Sahiba

محترمہ ثمر ہارون بلور: Five thousand rupees کی کٹ موشن ہے میری جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Bahadur Khan Sahib.

جناب بہادر خان: سر، میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Janab Khushdil Khan Sahib.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mian Nisar Gull Sahib lapsed.Sardar Hussain Babak Sahib.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، میں پانچ سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Janab Inayatullah Khan Sahib.

جناب عنایت اللہ: میں پانچ سو روپے کی کٹ موشن، کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔ sorry بیس روپے

۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees Twenty only. Mehmood Ahmad Khan Sahib.

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر، پانچ سو روپے کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only.Sirajuddin Sahib,.lapsed.Ms.Humaira Khatoon Sahiba.

محترمہ حمیرا خاتون: جی جناب سپیکر صاحب، سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees hundred only.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ایک ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only.Ms. Shagufta Malik Sahiba

محترمہ شگفتہ ملک: تین ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں ۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees three thousand only.Ms Sobia Shahid Sahiba

محترمہ ثوبیہ شاہد: تهینک یو جناب سپیکرسر۔جناب سپیکر صاحب، د فنانس نه، زما سره چې دا څومره ممبران دی، مونږ ټول ددوئ د کارکردګئ او دوئ چې کوم بجټ جوړ کړے دے ،د هغې نه Satisfied نه یو، چونکه ما، خپله د این اے 27 نه الیکشن کړے دے او دا زما حلقه ده په دیکښې دا فنانس چې کوم بجټ پیش کړے شو، په دیکښې خو د ټول پیښور دپاره هیڅ نه دی ایښودلی شوی،دومره پسمانده علاقه دلته این اے 27 کښې سپیکرصاحب،پی کے66 پکښې هم راځی،67 هم دےاو 68 هم دے، تاسو اوګورئی چونکه دا خو د پیښور یو مینځ دےخو په دیکښې چې څومره Backward areas دی، څومره د سکولونو دډسپنسریانو،د لارو د کوڅو د اوبو چې څومره فنډدے، ټولو خلقو ته ضرورت دے جی، د هغې دغه نشته او دا بجټ هم په دې پیښور کښې پاس کیږی، دا ټول خلق د ایجوکیشن نه هم محرومه دی، په دی دومره ټائم کښې بیا چې کوم Basic ضروریات دی، نه دوې ته داسې، ایل آر ایچ ، کے ټی ایچ او ایچ ایم سی دا څلور هسپتالونه دی دوی ته نزدې ے هیڅ داسې څه ډسپنسریز چې هغه Working condition کښې وی په هغې کښې څه ایکسرے وئ، په هغې کښې څه سهولت وئ داسې هیڅ څه دوئ سره نشته دے، آئے دن که د هغې څه ډیلیوری کیسونه وی د بنځو، هغوی ته هم ډیر تکلیف دے، په دې ټوله حلقه

کښې او داسې به نور هم د هغوی ضروریات چې کوم دی،د اوبو ورته هم ډیره مسئله ده، پرون کامران بنګش صاحب خبره کړی ده په خپل تقریر کښې چې نون لیګ دلته هسپتال بنه نه دے جوړ کړے ،خدائے ته اوګورئ اووه کاله خو تاسو په کے پی کے کښې دحکومت اوشو په اووه کالو کښې تاسو کوم هسپتال جوړ کړو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کے پی کے ، نه خیبر پختونخوا ،کے پی کے به نه وائې جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کے پی کے به نه وائې خیبر پختونخوا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹهیک شو جی، کے پی به وایمه خو خبره دا ده چې تاسو په اووه کالو کښې کوم هسپتال جوړ کړو،نه خو نیشنل دومره حکومت کړے دے په دے صوبه کښې،نه پیپلز دومره اووه کاله حکومت کړے دے اته کاله او نه چې دے نون لیګ دومره حکومت کړے دے ، دوئ کوم هسپتال جوړ کړو؟ دغه هسپتالونه دی او کله ئے ورانوی او کله ئے جوړوی او خلاء ترینه دومره راغله چې اوس پکښې بیډونه هم بهر پراته دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم، فنانس باندې څه اووائې، فنانس باندې۔

محترمہ ثوبیہ شاہد:زه په فنانس باندې د دوئ د تقسیم خبره کوم چې دوئ دا خپل فنانس بجټ چې کوم ورکړے دے ، دا په چند حلقو کښې دوئ Distribute کړے دی کوم کوم چې د دوئ خاص خاص کسان دی هغه خاص خاص وزیرانو ته یا خاص خاص د پارټۍ لیډرانو ته ملاؤ شوی دی،ده هغوی په حلقو کښې یا په Ongoing projects کښې دغه شوی دی ډیټی سپیکر صاحب، چونکه ته پخپله ډیټی سپیکر او د دوئ دغه یئ او تاسو هم محرومه پاتې شوی یئ زمونږه پیښور محرومه دے ، نور هم ډیر محرومه دی، زه تاسو ته کوم کوم اووایم، بس چند خلق دی چې ټول بجټ هم د هغوی د Ongoing project دپاره پیسې ورله ورکړې شوی دی او څه ورله په نوی کښې ورکړې شوی دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر:وائنډاپ کړئې وائنډاپ جی وائنډاپ کړئې جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: دا سې هیڅ دغه نیشته دے نو مونږ د وئ نه بالکل Satisfied نه یو، نه د دوئ د دې بجټ نه Satisfied یو، نه د دوئ د دې تقسیم نه Satisfied یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثمر بلور صاحبہ۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: تھینک یو مسٹر سپیکر، فنانس کے محکمے پر کٹ موشن پیش کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی Dealings ہمارے ساتھ Transparent نہیں ہوتیں، وہ ہمارے حلقوں میں جو پراجیکٹس فنانس کرتے ہیں، ہمیں بائی پاس کرکے کرتے ہیں، ہم سے چھپا کر کرتے ہیں، ہمیں ادھر ادھر سے پھر کہیں سے ایک پیپر ملتا ہے، کہیں سے دوسرا Clue ملتا ہے، پھر ہم ان کے پیچھے بھاگتے رہتے ہیں، یہ جو بجٹ پیش کرتے ہیں یہ Totally ایک اور پیکچر پیش کرتا ہے اور گراونڈ پر جو ہو رہا ہے، ہماری Constituencies میں جس کو Daily face کر رہے ہیں وہ Totally ایک اور چیز Face ہو رہی ہے Plus I think فنانس کی طرف سے ایک Concentrated efforts کی جا رہی ہے کہ اپوزیشن کے حلقوں میں نہ ہمارے فنڈز ریلیز کئے جا رہے ہیں نہ Civic agencies کے وہ پیسے دیئے جا رہے ہیں، So we are facing a lot of hurdles and because of that, I put the cut motion on the Finance Department.

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: شکریه سپیکر صاحب، زه به دا اووایم چې هغه فنډز ریلیز کول خو یو طرف ته دی خو چې کوم تیار شوی سکیمونه دی د واټر سپلائی، په هغې کښې تر اوسه پورے فنانس سینکشن نه ورکوی د کلاس فور د پاره د2014-2013 نه تر اوسه پورې کلاس فور چې دی د هغې د لاسه ټول سکیمونه بند پراته دی، زما په حلقه کښې پنځلس سکیمونه داسې چې په2013-14 کښې تیار شوی دی او د فنانس د لاسه د کلاس فور د سینکشن د لاسه پراته دی، که مونږ سیکرټری له ورشو، د پبلک هیلتھ یا چاله هم ورشو دغه شان په فنانس کښې دی، زمونږه د دی ټولو ضلعو هم دغه پوزیشن دے، په هر دغه کښې دے په یو اداره په یو محکمه کښې مونږ ته نه فنډ راکوی او نه تر اوسه پورې د فنانس ضلع دیر پائین کښې ما ته څه شے نه دے ایښودے په دې محکمو کښې چې یره زه په هغې بحث اوکړم چې آیا دا ښه دے یا ښه نه دے یا به ئے څنګه لګوی؟ زه په دے وایمه چې یره دا مونږه د دې پاکستان نه بهر یو، پکار ده چې فنانس ټهیک ټهاک په میرټ

باندې او په طریقه کار باندې بیا دا ده چې مونږ که ورځو نو څه له ورځو چې مونږ له فنډ نه راکوی، زمونږه ضلع دومره نظر انداز کیږی چې په یو اداره کښې هغه نه راځی، پکښې ورله فنډ نه ایږدیی نو بیا که مونږ فنانس ته ورځو نو په څه پسې ورشو، انې بهانے کوی، هلته لاړ شه دلته لاړ شه، هلته ورشه دلته ورشه، هلته تلی دی سیکرټری صاحب ،دلته تلے تر اوسه پورې ما د فنانس سیکرټری نه دے پیژندلے چې د فنانس سیکرټرې څوک دے او په کوم یو دفتر کښې ناست دے او په کوم ځائے کښې ناست دے؟ نو مهربانی دې اوکړی مونږ له د ې پکښې باقاعده دا ځل چې کوم دا بجټ دے ، په دیکښې دې باقاعده ضلع دیر ته ټهیک ټهاک طریقه باندې فنډ کیږدې او په هغې دې په صحیح طریقه کار اوکړی او په صحیح طریقه باندې دې خرچ کړی۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب ،ډیره مننه په دې خو ما څه خبره اوکړله خو چونکه هغه وخت کښې لاء منسټر صاحب وو فنانس منسټر نه وو راغلے جناب عالی، چې داکوم اماؤنټ دوئ تجویز کړے دے دو ارب انتیس کروړ اکیس لاکھ تیس هزار روپئ زه به دا اووایمه چې دا د فنانس دپاره کم دے خو آیا د دې اماؤنټ مطابق د هغې کارکردگی ټهیک ده او که نه ده؟که دااماؤنټ او دا تنخواګانې او دومره پنډ پیسې په هغې خرچ کوؤ نو د کارکردګئ دپاره کوؤ چې هغې اول خو د دوئ وړمبنئ کارکردګی لکه چې کوم خیبر پختونخوا ریونیو اتهارټی دوئ Establish کړه، جوړه کړه، هغې ایمپلائز بهرتی کړل خو د دې چې خپله فنانس منسټر صاحب په خپل دغه کښې اووئیل، په بجټ تقریر کښې چې د درې میاشتو زمونږه د دې چې محاصل کښې160ارب نقصان شوے دے ،نو آیا بیا ددې اتهارټی مقصد څه وو؟چې دې ریکوری نشی کولے، دې ریونیو کلیکشن نشی کولے نو ددې اسټیبلشمنټ څه کار وو؟، نو بیا فنانس به کولو کنه یا ایکسائزاینډ ټیکسیشن له ځان له یو بیله علیحده یو اتهارټی جوړه کړه،نو هغه خو ئے سپیشل ددې د پاره جوړه کړه چې دا به ریکوری کوی،دابه ټیکسونه ریکورکوی،چې څه ریونیووی هغه ټوله به راغونډ وی،دهغے باوجود160ارب نقصان راغلو،زه به دااووایم چې دکورونا په وجه باندې راغلودادرې

میاشتې، نو دے نه مخکښې ئے څومره ریکوری کړې ده، هغه د اوښائې، دویمه خبره دا ده چې څنګه ما عرض اوکړو، چې د هغې ما له جواب لاء منسټر صاحب راکړو، خو زه دا وایم چې دا تاسو کوم کالم ورکوئې په دے اے ډی پی کښې او هغې کښې تاسو دا ښائې چې Expenditure upto June 2020نو ددې دا مطلب دے چې یره دجون 2020،دااوس جون ختمیدو والا دےدا خرچې اوشوې، نو خرچې خو به هله کیږي، چې یو ځائے کښې یو بلډنګ جوړ شی، یو سکول جوړ شی یو کالج جوړ شی، نو پیسې نه دی لګیدلی او دوئ ښائ، زه به دا اووایمه چې د پشاور اپ لفټ پروګرام کښې دوئ سپلیمنټری ګرانټ هم ورکړوایک هزار377دې ښائ جناب عالی جون2020تک، مونږه 677 Expenditureکړې دې، کوم ځائے کښې کړې دې؟په هغې د هائی کورټ نه پهStay راغلې ده، ټینډرے سسپنډ شوې دی نو تا څنګه Expenditure اوکړو، دا ته وئیلے شې چې ما ریلیز اوکړو خو Expenditure نشی وئیلے۔ بس دا یو دوه خبرے وے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>:سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>:شکریه جناب سپیکر،زه فنانس منسټر صاحب راغلو خپل کټ موشن به واپس اخلمه،خو د منسټر صاحب په نوټس کښې به راولمه، څنګه چې خوشدل خان صاحب هم خبره اوکړه، پرفارمنس ته کتل پکار دی، فنانس ډیپارټمنټ زما خیال دے د ټولو ممبرانو ورسره واسطه وی، دا د پوسټونو سینکشن کولو کښې Minute observationهغې کوی، په هغې کښې کلونه اولګی،تاسو خپله سوچ اوکړئ چې په یو بلډنګ باندےدا که وړوکے بلډنګ ولے نه وی د حکومت پرے دومره زیاته خرچه اوشی،او بیا په سینکشن کولو د هغې کلونه لګی،او هغه بیا وائیټ واشنګ غواړی،هغه رینوویشن غواړی، مینټیننس غواړی،زه خپل مثال درکوم جناب سپیکرچې زمونږ2008کښې کله حکومت وو2013پورے46کنال زمکه مونږه اغستې وه46کنال قیمتاًاو په هغې باندے ماډل سکول مونږه جوړکړو،2014کښې رقم Paidشوے دے46کنال زمکه، هاسټل پرے هم جوړ دے ،بلډنګ هم جوړ دے ، هغه پنځه کاله خوبه منسټرصاحب ته معاف کړو ځکه چې دوئ نه وو، دوه کاله اوشو،دوه کاله او

ما پرے ځان ارادتاً خاموشه کړے وو چې دوئ کوی څه؟ دوه کاله اوشو، د هائیر ایجوکیشن نه هغه سمری فنانس ډیپارټمنټ ته ځی او هغه واپس کیږی، Last Observationچې هغې کوم کړے دے زه لاړم هغه تیره ورځ د هائیر ایجوکیشن سیکرټری سره کیناستم ما ورته وئیل چې هغه Observationخو ما ته اوښایه، داسے عجیبه Observationوو، ډسټرکټ ته ئے لیږلی دی چې دا د فنانس او اکاؤنټس کوم ممبر وی، وائې د هغه نه ئے کاؤنټر سائن کړه۔ جناب سپیکر، څنګه چې خوشدل خان خبره اوکړه چې اربونه روپئی زه یو ډیپارټمنټ له ورکومه او د هغه په سیکرټری کښ دومرهCommon Since نشته،دومره Commom Since په هغه کښې نشته، چې هغه یو فائل راواخلی او اوګوری چې شپیته اویا کړوره روپئې د حکومت لګیدلې دی د پختونخوا دحکومت دا که په 2010کښې لګیدلې او که داپه 2020کښې لګیدلې دی، خو د پختونخوا صوبے لګیدلې دی، پنځوس شپیته کروړه روپئې لګیدلې دی او دپنځوکروړو د پاره دوه کاله ئے هغه سمری هینګ کړې ده،نو جناب سپیکر، دا پوائنټ ما صرف د دوئ په نوټس کښې راوستو،او زما امید دےانشاءالله چې منسټرصاحب به ددے سره سره نور هم هغې ته ډائریکشن ورکوی، او زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب عنایت اللہ خان صاحب،

<u>جناب عنایت اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، فنانس منسٹر صاحب تشریف لے آئے ہیں، میں دونکات اٹھاناچاہتاہوں اور میں بھی بابک صاحب کی طرح پھر اپنی کٹ موشن Withdrawکرونگاکیونکہ ہم کٹ موشن اس لئے پیش کرتے ہیں کہ اس کے ذریعے سے ہم اس ڈیپارٹمنٹ کی پرفارمنس پرڈیبیٹ کرسکیں، اس کے اندر جوImportantنکتے ہماری نظر میں ہیں وہ ہم حکومت کے نوٹس میں لاسکیں۔ایک انتہائی اہم نکتہ یہ ہے، میں فنانس منسٹر کی اس میں توجہ چاہونگا،آرٹیکل 79 جو ہے،وہ نیشنل اسمبلی کے حوالے سے ہے، فیڈرل گورنمنٹ کے حوالے سے ہے کہ حکومت ایک پبلک فنانس مینجمنٹ ایکٹ Introduceکریگی جس کے ذریعے سے فنانس کو ریگولیٹ کیا جائیگا اور فیڈرل گورنمنٹ کے اندر یہ ایکٹ 47ایئر کے بعد پاس ہوا ہے،اس وقت تک یہ جوInterim periodہے،اس میں پریزیڈنٹ رولز فریم کریگا، میں نے سرچ کی تو یہ آرٹیکل 119 ہمارے صوبے کے حوالے سے ہے،Exactlyمیں

Read out کرتاہوں، خوشدل خان بھی Lawyer ہیں تو اس کی Importance کو سمجھیں گے،
"The custody of the Provincial Consolidated Fund, the payment of moneys into that Fund, the withdrawal of moneys therefrom, the custody of other moneys received by or on behalf of the Provincial Government, their payment into, and withdrawal from, the Public Account of the Province, and all matters connected with or ancillary to the matters aforesaid, shall be regulated by Act of the Provincial Assembly or, until provision in that behalf is so made, by rules made by the Governor." یہ آرٹیکل حکومت کو اس بات کا پابند بناتا ہے کہ وہ Act of Assembly اور Act of Parliament کے ذریعے سے اس پورے پراسیس کو ریگولیٹ کرے۔اس کا مقصد کیا ہے؟ میں تھوڑا اس کو Explain کرتا ہوں ، اس کا بنیادی مقصد ہے، Parliamentary Scrutiny یعنی بجٹ کو حقیقی معنوں میں پارلیمنٹ سے پاس کرانا، اس وقت صورتحال یہ ہے، بجٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے اندر تیار ہوتا ہے، اے ڈی پی، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے اندر تیار ہوتی ہے، کچھ Important Ministers درمیان میں بیٹھ جاتے ہیں، پھر کیبینٹ کے اندر وہ ڈاکیومنٹ آجاتی ہے اور یہ Formality گزر جاتی ہے، سال کے دوران ہمیں پتہ نہیں چلتا کہ جو ہم نے Approval کی ہے، اس میں اضافہ کیوں کیا گیا؟ پورا لاء جب آپ Introduce کرینگے تو اس لاء کے اندر یہ ساری چیزیں موجود ہیں، مثلاً جو فیڈرل لیول پر ایکٹ پاس کیا گیا ہے، اس میں اب یہ لازمی ہے کہ آپ ہر سال فروری کے دوران آپ کا جو بجٹ Strategy paper ہے وہ قومی اسمبلی کے اندر ڈیبیٹ کیلئے رکھیں گے، اس کے اندر یہ لازمی ہے کہ آپ میڈیا ریویو جو ہے وہ پارلیمنٹ میں ڈسکس کرینگے، یہ چیز Exactly صوبائی اسمبلی کے حوالے سے ہے، 47سال ہو گئے ہیں کہ ہم بغیر کسی قانون کے، Constitution کے اس پرویژن کی خلاف ورزی کر رہے ہیں، میں یہ چاہونگا کہ منسٹر صاحب اس پر ریسپانڈ کریں اور سچی بات یہ ہے کہ جتنی زیادہ Parliamentary Scrutiny ہوگی، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انصاف ہوگا، Equitable distribution ہوگی اور یہ صوبہ اور یہ ملک ترقی کریگا، ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم پارلیمنٹ کو وہ اختیار نہیں دے رہے، ہم پارلیمنٹ کو Dodge کر رہے ہیں، وہ چیز نہیں کر رہے ہیں جو پارلیمنٹ کا حق ہے، اگر ہم پارلیمنٹ پر ٹرسٹ کریں یہ جو عام کامن سینس ہے، Collective wisdom ہے، اس کو ٹرسٹ کریں تو میرا خیال ہے کہ ہم اپنی مشکلات اور مسائل سے نکل سکتے ہیں، یہ میرا ایک نکتہ ہے، میں چاہونگا کہ فنانس منسٹر صاحب اس پر ریسپانڈ کریں۔دوسرا نکتہ میرا

یہ ہے، فنانس منسٹر صاحب نے جو اپنے Own Source Receipts پچھلے سال انہوں نے
Probably 56 Billionریفلیکٹ کئے تھے بجٹ ڈاکیومنٹ میں، اس میں کوئی اکیس ارب کے
Aroundانہوں نے Non Tax Receipts جو ہیں، وہ ریفلیکٹ کئے تھے دیکھیں Tax
Receipts Progressiveوہ ہے اس میں بھی Indirect Taxes Progressiveنہیں
ہے،Regressiveہے لیکنNon Tax Receiptsمیں تھوڑا منسٹر صاحبExplainکریں کہ یہ
نان ٹیکس جو آپ کا ریونیو ہے، یہ کیا چیز ہے؟ میں ایک چیز بتاتا ہوں مثلاً افغانستان کے بارڈر کے قرب گاؤں
ہے، ایک بندہ اپنے لئے دکان کے اندر مزدوری کرتا ہے، اس کی پوری دکان کی قیمت پچاس ہزار روپے او
رایک لاکھ روپے ہے اور اے سی صاحب جاکے اس کو پچاس ہزار روپے فائن کرتا ہے تو یہ وہ ریونیو ہے، یہ
اکیس ارب وہ ریونیو ہے اسلئے منسٹر صاحب اس کو کم کریں، یہ جو آپ کا نان ٹیکس ریونیو ہے وہ کم کریں، یہ
لوگوں کے جرمانے ہیں، اس کو آپExplainکریں کہ اس میں کون کونسے ہیڈز ہیں؟ یہ ساری چیزیں
اس میں شامل ہیں تو میں ان دو نکات پر چاہونگا کہ منسٹر صاحب ریسپانڈ کریں میںFurtherاپنی کٹ
موشن پر زور نہیں دونگا۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: محمود احمد خان بیٹنی صاحب۔

<u>جناب محمود احمد خان</u>: تھینک یو جناب سپیکر، دا فنانس منسټر صاحب ته یو دوه ریکویسټ دی جناب سپیکر، د فنانس حوالے سره، یو خو زمونږ اے ډی پی جوړه شی، اے ډی پی پاس شی، هغې نه بعد ریلیزز دومره لیټ اوشی جناب سپیکر، چې جون راشی ټول سسټم جون ته برابر شی، کم از کم دا ریکویسټ ورته کووو چې کوم سکیم پاس شی په جولائی ،اګست ،ستمبر کښې چې ورسره ورسره ریلیزز کیږی جناب سپیکر، دا شا ته دااوس نه اے ډی پی کښې مونږ ایم پی ایز ته پیسې را کړی وی، release %50او شو، هغې نه بعد زمونږ احمد کنډی صاحب، ناست دے ممبر دے، اوس هم ډی ډی سی اوشوه او ده ته ئے خالی Conditionally approveکړو، د فنانس ریلز نشته ورته، کم از کم چې یو ممبر ته کوم شې ملاؤ شی، هغې ټائم باندے ریلیز د هم ملاؤشی ورته، دغه شان د سکولونو هم خبره ده، سکولونه جوړدی سپیکر صاحب، ریلیز نشته پکښې دهغسې دروډز خبره ده، مونږ دا ریکویسټ کووچې کوم شې چې Approveشی، کم از کم هغه سکیم خو د په ټائم باندے کمپلیټ کیږی، په ایم ایند

آرکبنې جناب سپیکر،په جون کبنې ورک آرډر ورکړو،او چې کله ورک آرډرورکړو،کار شروع شو، فنانس ډیپارټمنټ کټ اولګولو،سپیکر صاحب، چې کوم شېApproveشې کم از کم جون د پاره د هر شې نه اوړده وی،مونږ فنانس منسټر ته دا ریکویسټ کووچې تاسو کوم کمټمنټ ، دا کنډی صاحب دے یا بل دے ،چې کوم آنریبل ممبران دلته راغلې دی۔ هغې ته کوم فنډ ملاؤ شو، ریلیز ورسره ورکوئی، دا نه چې خالې په جون کبنې بیا هغه لیپس شی، بیا پکبنې ګرزه، دا ریکویسټ کووچې دا کومه اے ډی پی پاس شی ورسره د ریلیز والا سسټم ټهیک کړی چې یو ایم پی اے ته دا پریشانی نه وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر، میں خزانے کے لحاظ سے یہ بات کرنا چاہ رہی ہوں کہ گزشتہ سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی منصوبے اے ڈی پی میں شامل منصوبوں کیلئے بروقت فنڈز کی عدم فراہمی پر مذکورہ فنڈز لیپس ہو گئے تھے اور جناب سپیکر صاحب، اس بات کو سمجھنا چاہیے کہ کسی بھی محکمے کے اندر ہم تو یہاں پر یہ رونا رو رہے ہیں کہ فنڈ کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام نہیں ہو رہا لیکن ہمیں اگر یہ بتایا جائے کہ یہ آخر کہاں کا انصاف ہے کہ فنڈز کے ہوتے ہوئے، ہمارے پاس فنڈ پڑا ہوا تھا اور وہ ہم سے لیپس ہو جاتا ہے، تو یہ محکمے کیلئے نہایت ہی سبکی کی بات ہے اور بڑی پریشانی کی بات ہے۔ شکریہ جناب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ، صاحبزادہ ثناء اللہ، شگفتہ ملک صاحبہ،

محترمہ شگفتہ ملک: تهینک یو سپیکر صاحب،د ټولو نه اول خو منسټر صاحب چې کومه خبره کوی د بجټ حوالے سره چې د بجټ خساره پورا کولو د پاره چې به دوئ کومه قرضه اخلی نو دا به دوئ د کوم کوم بینک نه دا قرضه اخلی ځکه چې دوئ په وائیټ پیپر کبنې یو ځائے کبنې269ارب روپئی دی او بل دوئ دا وائې چې راتلونکی بجټ د پاره به بیازما خیال دے73ارب دا قرضه به دوئ اخلی ، نو دا به دوئ د کوم ځائے نه دغه کوی، بل دریلیز خبره دلته اوشوه،زما په خیال داډیره غټه مسئله ده دفنانس ډیپارټمنټ چې دلته کبنې دریلیز دومره زیات ایشو دی چې Evenهغه خلق چې کوم په پراجیکټس کبنې زمونږه خلق چې د چا 15000سیلری وی نو هغه پیسې چې دی دغه خلقو ته، څلور میاشتې پس پنځه میاشتے پس اوبعض اوقات خواووه میاشتے پس دا پیسې هغوی ته ریلیز

کیږی او هغه هم هله چې هغوی چرته چاته Approach اوکړې،او هغه بیا فنانس ډیپارټمنټ کښې چا ته اپروچ اوکړې دهغې نه پس بیا هغوی هغه فائلونه راواخلي ددے نه علاوه یوه خبره جی منسټر صاحب بار بار د دوه درے ورځو نه یوه خبره د فیمیل حوالے سره کوی او بجائے ددے چې منسټر صاحب دا اووائې چې کیدے شی زمونږ دحکومت نه څه کمزوری یا خپله یو غلطی اومنی چې واقعی مونږه د ښځو د پاره دے بجټ کښې څه نشته نو دا به آئنده دا پاره داسې نه وې، نو هغه الټا زمونږه چې کوم فیمیل دی ایم پی ایز، هغوی باندے دا Blame لګوی چې داتاسو مونږ ته څه نه دی راکړې (تالیاں) نو زه دا خبره کوم چې منسټر صاحب داول دا اووائې چې ده په دے دوؤ کالو کښې فیمیل ایم پی ایز دریزرو سیټس والا را غوښتې دي؟ چې تاسو مونږ ته اووائې چې تاسو فیمیل د پاره څه داسے میګا پراجیکټس، بله خبره زه دا کول غواړم چې اوس دا Covid-19دا ایشو وه په دے وباء کښې دوئ دا کمیټئی ټاکلے وے نو په هغې کښې دوئ صرف Electedایم پی ایز په هغه کمیټو کښې اچولی وؤ،او چې کله زه خبر شوم نو ما ډی سی ته فون اوکړو او ما خپل کولیګز سره هم خبره اوکړه، چې تاسو په دے میټنګ کښې وئې؟ مونږه هم ددے پیښور سره تعلق ساتو مونږ په دے میټنګ کښې یونو ماته ډی سی صاحب دااووئیل چې بی بی دا فنانس ډیپارټمنپ صرف د Elected کسانود پاره کمیټی ټاکلے ده، نو په یکښې تاسو ځکه نه یې راغوښتې نو منسټرصاحب لږ Kindly داسې کومې خبری چې ستاسو کمزوری ده، ستاسو خامئې دی نو هغه خبره هائی لائیټ کړئ تاسو ښځے مه Blame کوېئ ځکه چې ښځے تاسو آن بورډ چرته نه دی اغستی تاسو خو چې میټنګ کوېئ صرف د Elected سره کوېئ، تاسو چرته وئیلی دی چې دا فیمیل رااوغواړو دوی نه تپوس اوکړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر صاحب،

وزیر خزانہ: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر، تھوڑی سی معذرت، لیٹ اس لئے ہوا کیونکہ وہ Covid 19 پر چیف منسٹر صاحب کی سربراہی میں میٹنگ تھی کیونکہ میرے خیال میں یہ میسج جو ماسک کے ساتھ میں بول رہا ہوں، یہ بھی ضروری ہے میں تمام اپوزیشن ممبرز کے جوکٹ موشن پہ انہوں نے

Points raise کئے ان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں کوشش کروں گا کہ ان کو Respond بھی کروں اور خاص طور پہ جو سردار بابک صاحب نے اور عنایت صاحب نے Voluntarily اپنی کٹ موشنز واپس لے لئے ہیں ان کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں، I think ان دونوں نے Voluntarily لیا ہے اگر کسی اور نے بھی Voluntarily لی ہیں تو ان کا بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بڑے Points raise ہوئے اور میرے خیال میں داد دینا پڑے گی کیونکہ Overall بڑے اچھے Points raise ہوئے، Identify ہوئے، ایک بات ہوئی ہے فنڈز ریلیزز کی کہ فنڈز ریلیزز جو ہیں وہ ٹائم پہ ہونے چاہئیں جناب سپیکر، لاسٹ ایئر دسمبر میں یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ Generally جو ہمارے فنڈز ریلیزز کا سسٹم ہے، اس میں Improvement کی گنجائش تھی، آخری سال ہم نے اسی کو دیکھتے ہوئے اے ڈی پی کی ساری ریلیزز دسمبر میں کر دی تھیں، یہ واحد صوبہ تھا اور یہ جو ہمارے فنانشل ریفارمز یہاں پہ ہم کر رہے تھے، اسی کا حصہ تھا، اس کی وجہ سے اگر آپ دیکھ لیں جناب سپیکر، لوگ سمجھیں کہ جو سیٹیزن بجٹ ہے، اس میں اگر مجھے دو سیکنڈ دے دیں لیکن اس کا ریزلٹ وہ جنوری اور فروری کے Spending میں یہ سیٹیزن بجٹ کے Page 16 پہ اس کا ثبوت ہے کہ یہ یقیناً اگر لاسٹ ایئر آپ دیکھ لیں تو جولائی اور اگست میں Spending اس سے پچھلے سال سے کم ہوئی تھی Financial crunch بھی تھا، اکتوبر میں زیادہ، ستمبر میں زیادہ، نومبر میں کم تھے، دسمبر میں ہم نے Full release کر دیا، جب Hudred persent releases کر دیا تو دسمبر 2018 میں، 6.7 ارب اور 2019 میں 7.6 جنوری 2018 میں، Sorry، جنوری 2019 میں۔۔۔(قطع کلامی)۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نادیہ شیر صاحبہ، نادیہ شیر صاحبہ، آپ کی آواز کافی اونچی آ رہی ہے۔

<u>وزیر خزانہ</u>: جنوری 2019 میں 5.9 اور جنوری 2020 میں 12.7, more than double the expenditure اور فروری میں 3.2 کی بجائے 8.8، ارب Almost triple, یہ Expenditure ہوا، اس کے بعد ضرور جو ہماری پالیسی تھی اس کو Covid نے Affect کیا تو وہ ریلیزز بھی کچھ Reverse کرنا پڑیں اور اس پہ Development spending بھی لیکن ہماری کوشش ہوگی کہ اس سال بھی جو ریلیزز ہیں، وہ فنڈنگ سیچویشن کو سامنے رکھتے ہوئے Progressively کریں اور زیادہ کریں اور جہاں پہ کمی ہوگی Covid کی وجہ سے، اس پہ ہم اس آگسٹ ہاؤس کو انفارم رکھیں گے تاکہ سب کو پتہ ہو اور یہ بھی کوشش کرینگے کہ یہ ریلیزز فنانس کی طرف سے وہ Distribution نہیں ہوتی سکیمز میں، وہ پلاننگ

ڈیپارٹمنٹ سے ہوتی ہے لیکن یہ ضرور کوشش کرینگے گورنمنٹ کی طرف سے As Finance Minister کہ وہ Fairly ہو ،اس میں Obviously کچھ جناب سپیکر، ریلیز ز ہوئی تھیں وہ کورٹ کیسز وغیرہ میں پھنس گئی تھیں اس میں میری ریکویسٹ یہی ہو گی سارے ہاؤس کو کہ ان چیزوں کا جو حل ہے وہ کورٹ کیس کبھی بھی نہیں ہو گا، جہاں پہ اگر غلط فہمی بھی ہو تو وہ مل جل کے بیٹھ کے حل کریں گے ،تو پھر کسی کا حق بھی نہیں چھینا جائے گا، اور عوام کا حق بھی نہیں چھینا جائے گا اس میں اپوزیشن کے ساتھ پیش رفت ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، جو بات تھی KPRA کے بارے میں، KPRA کیوں بنایا ہے؟ اگر ریونیو شارٹ فال ہے تو KPRA پھر Exist کرنا چاہئے یا نہیں بڑے Experienced Member ہیں ہمارے خوشدل خان صاحب، تو یہ ان کو میں بتاؤں گا کہ جو ریونیو شارٹ فال ہے وہ KPRA سے نہیں ہوا، ریونیو شارٹ فال اندازاً میں نمبرز دے رہا ہوں، جو 160 ارب کا ہوا اس کا زیادہ تر حصہ وہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے In terms of revenue اس کے بعد NHP کے ہیڈ پہ جس پہ کل بڑی اچھی بحث ہوئی اور گورنمنٹ اور اپوزیشن دونوں نے Flag کیا اور تقریباً 10 ارب جو ہیں وہ Provincial Revenue impact ہوئی اور یجنل ٹارگٹ 53 ارب کا اور جو ہمارا خیال تھا کہ ہم 45 ارب کی کم از کم Collection کرینگے تو تقریباً 10 ارب وہ ہو گئے، خوشدل خان صاحب یہ سن کے خوش ہونگے اور یقیناً I think کم از کم KPRA کے لحاظ تک شاید اس کا ذہن I hope میں بدل سکتا ہوں، وہ یہ کہ جناب سپیکر، یہ پچھلے سال KPRA نے تو 10 ارب سے اپنی Collection بڑھا کے میں کل کے فگرز بتا دوں کیونکہ مجھے وہ ہر روز بھیجتے ہیں Overall جو فگرز ,KPRA نے کل یہ پچھلے سال انہوں نے 10 ارب کی Collection کی تھی ،یہ میں KPRA کے جو ایم ڈی ہیں ان کا "خہ نوم دے فیاض" جناب سپیکر ،اس مہینے میں انہوں نے 1.8 ارب کی Collection ہے اور جو ٹوٹل Collection ان کی ہے وہ میں نے اپنی سپیچ میں کہا تھا کہ ہم Estimate کرینگے کہ 17 ارب ہو گی، اس وقت وہ ساڑھے سولہ ارب تھی، 17 ارب سے وہ Increase ہو گئی اور یہ جو 70% Increase in revenue ہے Year on year یہ کسی بھی پاکستان کی ریونیو اتھارٹی، سندھ، بلوچستان، پنجاب یا جو ایف بی آر ہے، ان سب سے زیادہ اور خیبر پختونخوا کی تاریخ کا سب بڑا Magnitude کا Revenue increase ہے اور اگر یہ نہ آتا جو 10 ارب کی کمی ہے ،اس میں جو ہمارا KPRA کا Actual performance target تھا وہ صرف ایک ارب متاثر ہوا ہے ہمارا خیال تھا کہ تین چار ارب سے ہو گا

لیکن انہوں نے Covid کے باوجود بہترین کارکردگی دکھائی ہے اور جناب سپیکر، ان کے جو کسٹمرز ہوتے ہیں، ان کا سروے بھی کرایا ہے کہ آپ Revenue collection کرتے ہوئے آپ پر ہم نہ کرپشن کے الزامات چاہتے ہیں، نہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ کے کسٹمرز جو ہیں وہ Complaint کریں کہ ہمارے ساتھ رویہ جو ہے کے KPRA کلکٹرز کا صحیح نہیں ہے، اس کے بھی بڑے مثبت ریزلٹس آئے ہیں جو ہم ان شاءاللہ End of year کے بعد پبلش کرینگے۔ جناب سپیکر، KPRA کے لحاظ تک جو شکایت تھی، بہت سے گورنمنٹ کے ادارے ایسے ہیں جو کہ Under perform کرتے ہیں، KPRA کی پرفارمنس اس صوبے میں Revenue collection, sale tax on services میں نہیں تھی، میرے خیال میں اس ہاؤس کو داد دینی چاہئے کیونکہ وہ جو 7 ارب روپے انہوں نے Last year سے زیادہ Collect کیا ہے That is something that they worked day and night، اب جناب سپیکر، سردار بابک صاحب نے بڑی Important بات کی اور میں کافی حد تک Agree کرتا ہوں اور یہ بھی ان کو Assure کراتا ہوں کہ اس میں ہم نے کچھ Improvement کی ہے لیکن مزید Improvement کی ضرورت ہے اور وہ ہے Completed Projects کے لئے Post Sanctioning System کیونکہ ہو یہ جاتا ہے کہ ایک سکول، ایک کالج، ایک ہاسپٹل جب Complete ہو جاتا ہے تو اس پہ کیپٹل جو کاسٹ ہے وہ Already ہو چکی ہوتی ہے، اس کو sum cost بھی کہتے ہیں اب اس کو Operate کرنے کے لئے آپ کو سٹاف یا Equipments چاہیئے ہوتے ہیں، اور یقیناً جو ہمارے Process ہے وہ Approve کرنے کے لئے وہ کم عرصے میں بہتر ہو سکتے ہیں، بہتر ہونے چاہئیں اور ان شاءاللہ بہتر ہونگے۔ بابک صاحب نے جواب سے پہلے ہی اپنی کٹ موشن جو ہے وہ واپس لے لی اس میں میں ان کو Assure کرانا چاہتا ہوں کہ SNE کے لحاظ تک ہم کسی حد تک آسانی لائے ہیں اور پراسیسز ایسے لائے ہیں SNE کی کمیٹی جو فنانس ڈیپارٹمنٹ میں ابھی بیٹھتی ہے اور اس کے باوجود کہ پہلے سیکشن آفیسر کے پاس جائے، پھر ڈپٹی سیکرٹری کے پاس جائے پھر ایڈیشنل سیکرٹری کے پاس جائے، کوشش کرتے ہیں کہ ایک ہی کمیٹی میں فیصلے لیں Subject to financial constrain لیکن کم از کم سروس کی ڈیلیوری کی حد تک سکول، ہسپتال یا جو بھی ہو وہ چلے، اس میں ہم نے پچھلے سال دو کام کئے ہم نے جو SNE سامنے آئی ان کی ایک Approval بھی Expedite کی اور ہم نے پانچ چھ ارب روپے بھی بچائے، جہاں پہ پوسٹ کی ضرورت نہیں تھی اور زیادہ پوسٹ وہ مانگی جارہی تھیں لیکن یہ واحد ریفارم کافی نہیں

ہے، بابک صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں، بہت سے ایسے کیسز ہوتے ہیں جہاں پہ ایک ڈیپارٹمنٹ سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ Back and forth اور میرے خیال میں اگر ہاں یاناں بھی گورنمنٹ کو کہنا ہے یا ایڈمنسٹریشن کو کہنا ہے، ایک بار کہنا چاہئے اس سے ٹائم بھی ضائع ہوتا ہے، Frustration بھی آتی ہے اور وہ سروس ڈیلیوری بھی نہیں ہوتی، تو یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کا Already focus رہا ہے، ہمارے دو ایڈیشنل سیکرٹریز بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ میرے ساتھ ہی کام کر رہے ہیں اور یہ فوکس رہے گا جناب سپیکر، جو PFM Act کی Suggestion ہے جو عنایت صاحب نے دی جس پہ ان کی ساری تقریر Based تھی، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بہترین Suggestion ہے، عنایت صاحب کو بھی میں Assure کرانا چاہتا ہوں کہ اس پہ کام Already ہو رہا ہے، ایک ڈرافٹ لاء فنانس ڈیپارٹمنٹ میں تیار ہو چکا ہے جو فیڈرل لاء کو بھی دیکھ رہا ہے، باقی صوبوں کے ڈرافٹ لاز کو بھی دیکھ رہا ہے اور ان شاءاللہ ہم کوشش کرینگے کہ خیبر بختونخوا وہ پہلا صوبہ ہو جو PFM Law لائے گا اس PFM Law سے جن Weaknesses کا عنایت صاحب نے ذکر کیا، بجٹ کی سکروٹنی میں وہ یقیناً Strengthen ہو گی اور ان شاءاللہ اسی سال کے اندر لائینگے اور کوشش کرینگے کہ جلد سے جلد وہ لے آئیں جو Own Source Revenue پہ انہوں نے بات کی اس۔۔۔۔(قطع کلامی)۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تیمور خان تاسو بجټ تقریر نه کوئ، لږ شارټ کړئ ځکه چې ډیمانډ نوټس ډیر زیات دی۔

<u>وزیر خزانہ</u>: جی جو Own Source Revenue پہ بات کی ہے Last point ہے، (تالیاں) Own Source Revenue میں صرف وہ نہیں ہوتا جو ایک دوکاندار سے لیا جاتا ہے، Own Source Revenue کے جو بڑے ہیڈز ہیں جو بالکل جائز ہوتے ہیں ان میں منرل ڈیپارٹمنٹ کا ریونیو اور انرجی ڈیپارٹمنٹ کا ریونیو آتا ہے، جو فیڈرل گورنمنٹ پیڈو کے پراجیکٹ کے پیسے دیتی ہے 50 پرسنٹ سے زیادہ پیسہ یہاں سے آتا ہے اور پھر جو واٹر چارجز آبیانہ وغیرہ، یہ بھی نان ٹیکس ریونیو میں آتے ہیں جو کہ Actual Services کے زمرے میں، تو یہ یہاں پہ ہے لیکن اس پہ بھی کم کرنے پہ کام کیا، 200 سے زیادہ ایسے فیلڈز ہیں، لوکل گورنمنٹ نے ٹیکسز وغیرہ ختم کئے ہیں ہم نے سکول اور کالجز کی فیس پر ٹیکس ختم کیا ہے تو اس پہ کام ہو رہا ہے Overall اور لاسٹ جو پوائنٹ تھا Debt کا، چونکہ آپ نے کہا جلدی، ابھی وہ خواتین کی بات ہوئی تھی Debt میں، ہم قرضوں پر ہم بہت Revenue explore کرینگے کوئی ایک

بینک یادوسرے بینک سے ہم نہیں لینگے ہم Cost cutting کرینگے، ہم IFI پہ بھی دیکھیں گے، ہم Domestic borrowing بھی دیکھیں گے اور اس کے بعد ہم فیصلہ کرینگے، خواتین کے بارے میں میرا کہنے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ یہ غلطی خواتین ایم پی ایز کی ہے، میں نے دو چیزیں کہیں، میں صرف آن دی ریکارڈ لاتا ہوں کہ گورنمنٹ بہتر کرسکتی ہے اور یہ کہ جو خواتین سمجھیں کہ بہتر سکیمز ہیں، بجٹ کے بعد بھی میں آفر کرتا ہوں کہ ہم بیٹھ جاتے ہیں اور ہم ان کے لئے مزید سکیمز بھی وہ Include کردیتے ہیں، جو سکیمز ہیں وہ میں نے کہا تھا میں نے کوشش کی ہے جناب سپیکر، آپ نے خود Acknowledge کیا کہ ڈیٹیل میں جواب دوں، میں شکریہ ادا کرتا ہوں دوبارہ تقریباً سارے Pertinent points تھے اور اپوزیشن کے تمام Respectable Members سے ریکوسٹ کرتا ہوں کہ کٹ موشن واپس لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تهینک یوجناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، شکر دے چې منسټر صاحب پخپله راغلو، زما خو دوئ سره خپل هم دغه دی څنګه چې دوئ اوس د منرل باره کښې اووئیل، زما یو میټنګ ورسره شوے وو که دوئ ته یاد وی هغه هم دوئ ټکنیکل کسان رااوغوښتل چې ټیکنیکل انجینئرزدی د منرل ډیپارټمنټ منسټرصاحب رااوغوښتل اومیټنګ ته ئے کښېنول هغه کسان راسره ناست وو هغوی صرف دا ډیمانډ کولو چې کوم الاؤنس ټیکنیکل الاؤنس چې دے دا دې ټولو ته ملاؤ شوے دے، دې سی اینډ ډبلیو د لوکل ګورنمنټ چې دا کوم ټی ایم اوز چې دې دوئ ته دې ایریګیشن ته دې ټولوانجینئرز ته ټیکنیکل الاؤنس ملاویږی مونږپه ټوله صوبه کښی 35 کسان یو، مونږته دې هم دا ټیکنیکل الاؤنس ملاؤشی زما په خیال هغه ټائم کښې امجد صاحب منسټر وو دوئ هم ورته ریکویسټ کړے وو او نورو هم کړے وو خو فنانس منسټر وئیل چې نه زما سره بجټ نشته خو بیا ئے هم ماته چې سپیکرصاحب ورته کال اوکړو، مونږه ئے رااوغوښتو لوخو چې هلته لاړوهغه ټول کسان چې کوم مشران د19 ګریډ وو، د20 ګریډوو په هغے کښې سر زمونږ د ټولے صوبے ده ډی آئی خان نه هم راغلی وومنسټرصاحب د هغې ډیره بے عزتی اوکړه په هغه خپل فلور باندے ---(قطع کلامی)---

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم تاسو ته خبره کوم۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی دا خبره ټولو ته مخکښې مارسولے ده بیا هم کوم خو بیا نن ورته ریکویسټ کوم چې دا دهغوی نه ستاسو د خپل حکومت کښې دس پرسنټ چې کوم۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو ئےWithdraw کوبئ که نه کوبئ جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: دس پرسنټ چې کوم د ملازمینو حق دے چې ګرانی راځی هر څه په فنانس کښې دی تنخواګانے هم زیاتیږي ځکه چې هغوی خو شپه ورځ خپل جاب کوی۔دویم پارټ ټائم جاب ورسره نه شی کولے دومره Burdenدے د صوبے اوملک څه حالات دي بیا هغوی چې دغه ټیکنیکل الاؤنس هم ترے تاسو اخلے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم Withdraw کوبئ کنه جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: یوه مونږه چې کوم دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسوReply کړبئ چېWithdraw کوبئ که نه کوبئ جی۔میډم Withdraw کویئ که نه کوبئ جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ځنګه۔

جناب ڈپٹی سپیکر:Withdraw کوبئ کنه ووټ ته ئے واچوو۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نه زه ئے ووټ ته اچوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو ووټ ته ئے اچوئي۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: او۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک ده جی۔

Now I put this cut motion to vote. Those who are in favuor of it may say 'Yes' and those who against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The motion was defeated. Samar Bilour Sahiba.

محترمہ ثمر ہارون بلور: جی منسٹر صاحب کی اتنی لمبی تقریر کے بعد I take my cut motion back

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: زہ خوبہ Withdrawکومہ سرخوزما د ایم اینڈ آر د2019او2020دغہ پراتہ دې سی اینڈ ډبلیو سر، د ایم اینڈآر یو کلومیټر روډ دے او ھغہ تراوسہ پورے ، ھغہ وایئ چې ېرہ مونږہ تہ فنانس پیسے نہ دی Releaseکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خبرے مو پرے اوکړې چې تاسو ئے Withdrawکویئ کنہ۔

جناب بہادر خان: تیندر ئے شوې دې ھرڅہ ئے شوې دې او دلتہ کښې پراتہ دې مہربانی اوکړہئ چې کومې زړے پیسے دی داReleaseکړیئ او چې کومې نوې دې ھغہ دکلاس فور sanctionsراغلې دی کہ ھغہ څہ څیزھم دے نو د خدائے پہ خاطر دا مسئلہ حل کړیئ او زہ Withdrawکوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: زہ ئے Withdrawکوم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب چې کومې خبرے اوکړې ان شاءاللہ دا وارے بہ دا ټول System releaseپہ ټائم باندے اوشی ان شاءاللہ مونږہ ئے مطمئن کړو Withdrawکوو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب، میرے خیال میں منسٹر صاحب میری بات بھول گئے کہ فنڈ2019-20کاLapseکیوں ہوا ہے؟ اگر وہ اسکا جواب دیں تو میں واپس لینے پہ تیار ہوں لیکن کم از کم جواب تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ): آپ سے ہم نے کہا تھا،Very simpleفنڈز لیپس نہیں ہوئے، جو فنڈز کم آئے ہیں وہ خرچ نہیں ہو سکے کیونکہ فنڈز نہیں تھے، جتنے فنڈز آئے ہیں وہ سارے خرچ ہوئے ،فنڈز کم اس لئے آئے ہیں کہ Covidکے بعد فیڈرل ریونیو وہImpact ہو گیا اور جیسے میں نے کل کہا تھا کہ 20ارب روپے ہمیں این ایچ پی کی ادائیگی نہیں ہوئی، فنڈزLapseنہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو ئے Withdraw کوبئ۔

محترمہ حمیرہ خاتون: جناب سپیکر میں Withdraw کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Withdrawn۔ صاحبزادہ ثناءاللہ Withdraw کوئې

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریه جناب سپیکر صاحب، وختي تاسو زما نوم واخستو خو دا خبره کومه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو جي په سیټ کیښنئ نه په سیټ کیښنئ نوزه به خبره او کړم۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا منسټر صاحب لږ نې د رته Explain کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو څه پیش کړې نه دی تاسو Withdraw کولے نه شئ ځکه که ستاسو په سیټ کښې څه تکلیف وی څه پرابلم وی چې Change ئے کړمه درته۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر اوس تاسو مهرباني اوکړئ وخت مه ضائع کوئې زه خپل دغه withdraw کوم، خبره کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Withdraw کوئ جي۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جي او۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Withdrawn۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: زما یوه خبره واورے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بیا په هغه بل باندے خبره اوکړئ چې Withdraw یوځل اووے نو Withdraw دی۔ شگفتہ ملک صاحبہ۔ تاسو په خپلو کښې ګپ لګوئ جي شگفتہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو خبرے کوئ ګپ لګوئ۔ مائیک ته را دغه کړئ جي۔

محترمہ شگفتہ ملک: ماله ستاسو آواز نه راځي جي۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو له دومره د غټ مائیک آواز نه راځي نوتاسو Withdraw کوئ که څه کوئ۔

محترمہ شگفتہ ملک: جي زه ئے Withdraw کوم جي۔

Mr. Deputy Speaker: Withdrawn .Since all the honourable members have withdrawn their cut motions on Demand No.3.

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر زما د هغه کټ موشن څه اوشو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو په هغه باندے Counting اوشو ستاسو Counting اوشو۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: او زما د هغه کټ موشن څه اوشو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو هغه Defeat شو په هغه باندے Already counting اوشو۔

Since all the Members have withdrawn their cut motions on Demand No.3., therefore, the question before the House is that Demand No.3 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may، say 'Yes'

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted (Applause).

میډم تاسو لږ Attention کیښنږي ځکه ستاسو هغه Defeat شو نو تاسو د خپل د غه نه نه یئ خبرد خپل کټ موشن نه نو بیا به د نور څه نه خبره شئ ارباب صاحب تاسو خپل سیټ ته راشئ جی چې څوک ګپ لګوی نو باهر تلے شئ تاسو Serious واخلئ دا څیز۔

Demand No.4, Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move his Demand No.4.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 46 کروڑ، 89 لاکھ، 34 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے سال کے دوران محکمہ منصوبہ بندی و ترقی اور شعبہ شماریات کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, now the question is that a sum not exceeding Rs. 46 crore 89 lac 34 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the sharges that will come in course of payment for the year ending 30th june, 2021 in respect of Planning and Development & Statistics Department.

'Cut motion': Mr.Ahmad Kundi Sahib.

جناب احمد کنڈی: جی سر، میں 70 روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that total grant may be reduced by rupees seventy only. Sardar Muhammad Yousaf Sahib.(Not present lapsed) Sobia Shahid Sahiba,Sobia Shahid Sahiba(.Not present. lapsed) Ms.Samar Haroon Bilour Sahiba (Not present lapsed) Mr.Bahadar Khan Sahib.

جناب بہادر خان: زه د یو سل او پنځوس روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred and fifty only.

سو نه وؤجی او150 دے جی۔جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، سو روپئی کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by one hundred only.Mian Nisar Gul Sahib. (Not present, lapsed) Sardar Husain Babak Sahib.

جناب سردار حسین: زه د چار سو روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four hundred only. Inayatullah Sahib.

جناب عنایت اللہ: میں چالیس روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees forty only. Mehmood Ahamd Khan.

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب، پانچ سو روپے کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Sahibzada Sana ullah Sahib.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریه جناب سپیکر صاحب د پینځه لکھو روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only.Ms.Shagufta Malik Sahiba.

محترمہ شگفتہ ملک: پانچ ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Ahmad Kundi Sahib.

جناب احمد کنڈی: سر بڑا Important ہے، پلاننگ کے حوالے سے صرف ایک دو تجاویز ہیں، سلطان صاحب اگر متوجہ ہوں تو میں انکو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان صاحب، سنیں۔

جناب احمد کنڈی: سر، اصل میں جب بھی کوئی پراجیکٹ گورنمنٹ پیش کرتی ہے تو اس میں پلاننگ کا بڑا Important role ہے From start to execution, completion اور Completion کے بعد پی سی ٹو پیش ہوتا ہے Feasibility کی صورت میں، پھر پی سی ون ہم دیتے ہیں، پھر پی سی تھری آتا ہے، پی سی فور، پی سی فائیو، مطلب یہ ہے کہ سارا ڈیٹا جو ہے یہ پلاننگ کے پاس اکٹھا ہوتا ہے اور اس پراجیکٹ کی Soundness، چاہے وہ ٹیکنیکل ہے چاہے فنانشل ہے، چاہے Economical ہے، وہ تمام ان کے پاس آتے ہیں لیکن میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں، وہ صرف اپنے Input کے لئے دے رہا ہوں کوئی Criticism کے لئے نہیں دے رہا اب آپ یہ ماس ٹرانزٹ پروگرام دیکھ لیں، اسکی پلاننگ بہت جلدی میں ہوئی ہے، بہت تیزی میں ہوئی تھی حالانکہ کیبنٹ میٹنگ میں اس وقت عنایت اللہ صاحب کی آج بھی پڑی ہوئی ہے Dissenting note اور وہاں پر جو Feasibility تیار ہوئی تھی، اس پر جو ڈیٹا دیا گیا ہے جناب سپیکر، میں صرف سلطان صاحب کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کیونکہ وہ پلاننگ کی کمزوری تھی، چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ نے اس پہ ایک Decision بھی دیا تھا، اگر آپ تھوڑا سا اس کو سلطان صاحب دیکھ لیں تو انہوں نے جتنا اس کے اوپر Observation تھا وہ سارا جو اس پلاننگ کا جو ڈیٹا تھا، Passengers کے نمبرز تھے یا اس سے جو ریونیو Generate ہوگا، وہ سارا Observation اسی پلاننگ پہ تھا اور جو بھی کام Complete ہوتا ہے، اس کے بعد اسکی Completion رپورٹ بھی پلاننگ کے پاس آتی ہے تو میری گزارش صرف یہی ہے صرف یہ نہیں ہے یہ گورنمنٹ کر رہی ہے ہر جگہ پر Political push کی وجہ سے وہ Planning کا جو حصہ ہے یا پلاننگ کا جو Role ہے وہ Minimize کر دیا جاتا ہے، Kindly یہ بڑا Important ہوتا ہے، اس کو توجہ دینی چاہیئے، میں تو کہتا ہوں کہ پراجیکٹ یا اس صوبے کے لئے جب بھی کوئی پراجیکٹ بنے تو اس کی Economic feasibility پہ خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: شکریه سپیکر صاحب، زما هم عرض دے جی چې که هر څومره پراجیکټونه دی یا څه دی نو هغوی په خپل طبعیت باندے خپله ډیټا او خپله طریقه جوړه وی او هغه په خپله طریقه باندے کوې هلته که مونږه ورته داسے دضرورت مطابق څه ځائے بنایو یاچاته ضرورت وي یا کومه خبره وی نو دانتظامیه په پریشر هم هغه ځایونه کوې چې کوم ورته هغه انتظامیه بنائی او هغه کار نه کوی چې کوم دخلقو ضرورت وی د عوامو ضرورت وی نو دا درخواست کومه چې داسے یو ټیکنیکل طریقه جوړه کړےچې کم ازکم مونږه له خلقو ووټ راکړے دےچې په هغې کښې مونږه داځان سره شریک کړی چې مونږه هم ورته څه ځائے اوبنایو کیدی شی چې د هغوی نه مونږه ښه طریقه کارورته اوبنایونو دغه درخواست کووو چې کم ازکم د دے دا طریقه کار جوړول غواړی چې په دیکښې عوامی نمائنده شریک شی ډیره مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، ډیره مننه ډیره مهربانی۔دا کوم ډیمانډ فار گرانټ څلورم نمبرچې دے نو داپلاننگ اینڈڈیویلپمنٹ اینڈ سٹیٹکٹس یہ بہت اہم ڈیپارٹمنٹ ہے کیونکہ جب پلاننگ نہ ہو توپھر ایک بلڈنگ یاایک منصوبہ کس طرح تیار کیا جاسکتا ہے پلاننگ کے بغیراور یہ جو رقم رکھی گئی ہے اگر کارکردگی کے مطابق ہم دیکھ لیں تو یہ بہت زیادہ ہے اور اسکی میں آپ کو وجوہات بتانا چاہتا ہوں سر، آپ دیکھ لیں یہ جو Previouslyہمارے فنانس منسٹر صاحب تقریر کررہے تھے تو اس نے یہ کہا تھا کہ آئندہ ہماراThrow forwardبہت کم ہوگا لیکن اگر آپ دیکھ لیں، اگلے سال کے لئے جو Throw forwardرکھا گیا ہے وہ 7لاکھ، 73ہزار، 45ملین ہے، یعنی وہ پرانا جو ہے جواب رواں مالی سال کے لئے Throw forwardرکھا گیا تھا وہ میرے خیال میں 40لاکھ ہے، ہم کہاں جارہے ہیں، Throw forwardکامطلب یہ ہے کہ ہم ایک سکیم کے لئے Cost estimateرکھ دیتے ہیں کہ چار سو لیکن ہم ان کوایلوکیشن دس ملین کرتے ہیں یادس لاکھ روپے کرتے ہیں، سارا سال اس پر کوئی کام نہیں ہوتا، یہ جوThrow forwardہے یہ اچھی پریکٹس نہیں ہے، اسکو کم کرنا چاہیئے، میں نے بجٹ پر جوتقریر کی ہے، اس میں بھی جنرل ڈیبیٹ میں میں نے یہ عرض کیا تھا کہ آپ سالانہ چند منصوبے بنایا

کریں لیکن کم از کم اس سال میں نہیں تو دوسرے سال میں Complete ہونا چاہیئں ایک تو ہمارا پیسہ بھی ضائع نہیں ہوگا، ہماری انرجی بھی ضائع نہ ہوگی کیونکہ ایک سال میں ایک قیمت ہوتی ہے سیمنٹ کی، دوسرے سال میں سریا کا اور سیمنٹ کا ریٹ بڑھ جاتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ایلوکیشن بہت کم پی اینڈ ڈی والے رکھتے ہیں سکیموں کے لئے، میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں سر، اس میں آپ کا بی ایچ یو بھی ہے اپ گریڈیشن ہے متھرا کا، 2015.16 میں انہوں نے ایک میگا پراجیکٹ اور میگا سکیم کے تحت پانچ بی ایچ یوز کی اپ گریڈیشن رکھی تھی جس میں ایک آپ کے لئے رکھا تھا اور ایک ہمارا PK-70 میں سوڑیزئی پایان میں تھا اب ان پانچوں کے لئے انہوں نے بہت کم رقم Allocate کی تھی اب وہ بی ایچ یو جو میرہ سوڑیزئی پایان میں ہے، اس کی وہ بلڈنگ بھی گرادی ہے، اب اس بی ایچ یو کا سٹاف ڈاکٹر سمیت چار دکانوں میں پندرہ ہزار روپے ماہانہ کرایہ پر رکھا ہے۔ پھر سر، کیا ہوا، 2019 اور 2020 میں جو ہم نے اے ڈی پی دیکھ لی تو انہوں اسکو کر دیا انہوں نے Zero amount allocate کی میں اسکے خلاف ہائی کورٹ چلا گیا And the case is still pending اور اب انہوں نے، ملاحظہ فرمائیں، اس میں انہوں نے رکھے ہیں، پانچ بی ایچ یوز کے لئے اس میں رکھے ہیں 380 ملین میں سے صرف دس ملین، اب دس ملین میں پانچ بی ایچ یوز کی اپ گریڈیشن کس طرح ہوتی ہے، آپ خود اندازہ لگائیں اس کے بجائے اگر ایک بی ایچ یو کو یہ رقم دے دیں، دو کو دے دیں، تو Complete ہو جاتے، تو یہ اچھی کارکردگی نہیں ہے، جتنی اس میں رقم رکھی گئی ہے، اس کو لٹکایا گیا، تو میں اس پر زور دوں گا کہ رولز آف بزنس میں پی اینڈ ڈی کی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں اور اس کے مطابق اس کو کام کرنا چاہیئے۔ دوسرا اس کے ساتھ جو شعبہ لکھا گیا ہے Statistic اب Statistic ایک تو فیڈرل گورنمنٹ کے لیول پر ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے، بہت وسیع ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے اور ایک یہاں ان کے ساتھ ہے، ابھی تک شاید آپ کو بھی معلوم نہیں کہ Statistic ڈیپارٹمنٹ کا کیا فنکشن ہے؟ اس کا فنکشن یہ ہے کہ وہ سروے کرتے ہیں، وہ Data collect کرتے ہیں لیکن کبھی ہم نے نہیں دیکھا کہ Statistic ڈیپارٹمنٹ والے کسی گاؤں میں گئے ہیں، کسی محلے میں گئے ہیں، کہیں سے کوئی Data collect کیا ہے تو ان کے فنکشنز کیا ہیں؟ تو میری یہ عرض ہے کہ ان کی جو کارکردگی ناقص ہے، لہذا میں تجویز کرتا ہوں کہ یہ پیسے ان کے لئے زیادہ ہیں کیونکہ جب آپ یہاں سے بجٹ پاس کرتے ہیں اس کی منظوری دیتے ہیں تو ہم اس لئے دیتے ہیں کہ وہ عوام کے لئے کام کریں، جب عوام کے لئے کام نہیں کرتے تو پھر پیسے ان کو دینا اس عوام کے ساتھ زیادتی ہے۔ تھینک یو سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر صاحب اور سلطان صاحب، یہ خوشدل خان صاحب کی جو بات ہے اس پر میں بھی بات کروں گا، چالیس سال پرانا میرا بی ایچ یو جو ہے جس کی بلڈنگ Demolish ہو گئی ہے اور چالیس سال تک اس کی Renovation ابھی تک نہیں ہوئی تھی۔ ابھی اس پر کسی نے Stay لیا ہوا ہے لیکن لاء ڈیپارٹمنٹ اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے کوئی ایکشن نہیں لیا ہے کہ وہ اس Stay کو Vacate کریں تاکہ اس پر کام شروع ہو، دو سال سے وہ زمین خالی پڑی ہے اور اس پر کوئی کام نہیں ہو رہا تو یہ بھی نوٹ کر لیں جی۔ سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، زه به خپل کټ موشن واپس اخلم خویوسو تجاویز ډیپارټمنټ ته او منسټر صاحب ته اوحکومت ته وړاندے کوم۔ خوشدل خان په Statistic باندے خبره اوکړه بیورو باندے، جناب سپیکر، دا ډیره زیاته اهم محکمه ده او زما دا خیال دے چې مونږ په عامو الفاظو کښې هم د منصوبه باندئ خبرې ډیرے زیاتے کووواو پکارهم دی، دا هغه بنیادي ډیپارټمنټ دے چې دا به دډیویلپمنټ د پاره پلاننګ کوی او دا ددوئ ذمه داری ده۔ ددے ډیپارټمنټ کارکردګی چې ده حقیقت دا دے چې زه On the record خبره کوم چې دا ډیره غیر اطمینان بخش ده زه تاسو له یو مثال درکوم چې کله دا BRT حکومت جوړوله نو د هغې نه کال مخکښې، سپیکر صاحب، چونکه ستاسو تعلق هم دپیښورسره دے، دلته د پیښور نور ممبران هم ناست دی، وزیران صاحبان هم ناست دی چې کله بی آر ټی جوړیده ده هغې نه یو کال مخکښې ددے پیښور دا فټ پاتونه او دا پلانټیشن اودا ګملے اوداجنګلے داوائیټ واشنګ دابوړډزدا Historical Monuments دا ټول دو ئ دا اربونو روپئے دوئ دلته اولګولے۔ بیا تاسو هم لیده جناب سپیکر، اومونږه هم لیدل چې کال پس غټے غټے Excavators راغلل اوهغه د اربونوروپوچې یوکال مخکښې لګیدلے وې هغه اکھاړ پچھاړ اوشواوکوم حالت چې اوس ددے دویمے منصوبے دے په هغې باندے خو نه پوهیږم چې بحث به څنګه کووچې دا څنګه پلاننګ وود شپږو میاشتو منصوبه سلور کاله اوشو، سلور کاله پس چې څنګه نن هم مونږ خبره کووو ماته خو په نظر نه راځی چې دا بی آر ټی به څنګه فنکشنل کیږی نو دا څنګه پلاننګ دے جناب سپیکر، مونږ دا ګڼړوچې که مونږ د بجټ

حجم ته ګورو،923ته جناب سپيکر، په دے کبنې څنګه چې خبره اوشوه ايلوکيشن اوريليز بيا ظاهره خبره ده چې Availabilityته به د فنډکتے شي چې څومره فنډAvailableدےهغه هومره به ريليزکيږی که مونږټول عمر داExecution processبدلوو نه زه مثال ورکوم منسټر صاحب له چې مونږيوه کمره په27لاکه روپئی جوړوو،په27لاکه روپئ خو هم هغه کمره په سکولونو کبنې اوس صاحبزاده صاحب وايئی چې 32لاکه ده ماتهCSRنه دے معلوم ماته ريټس نه دی معلوم32لاکه که هم هغه کمره چې پی ټی سی والدين اساتذه يعنی Parents teachers Councilکبنې چې مونږپه سکولونو کےشل لاکهه روپئی مالی اختيار ورکړې دې هغه کمره پی ټی سی په اووه لاکهه روپئی جوړه وی سوچ پکاردےچې سوTimesکم مونږچې پراسيس بدل کړوکه مونږ پراسيس،Execution processمونږ بدل کړومونږتيرحکومت کبنې هم داريکويسټ کړی ووچې داپراجيکټ کميټئی جناب سپيکر،ګورئ زما په حلقه کبنې،دامجد خان په حلقه کبنې د رياض خان په حلقه کبنې د تاج محمد خان په حلقه کبنې او د عنايت الله خان په حلقه کبنې او ستاسو په حلقه کبنې او د اشتياق ارمړصاحب په حلقه کبنې او دخوشدل خان په حلقه کبنې اود ثمر بی بی په حلقه کبنې په دے کبنې فرق دےزما حلقه درياض خان حلقه د ډاکټر امجد حلقه يا د غريزےعلاقے ،د هغې يوےحلقے رقبه چې ده هغه دميدانی علاقو ددرے صوبائی حلقو برابر ده نو دا څنګه ممکنه ده چې پراجيکټ کميټئ تاسو ختمے کړےګوره څنګه مونږ دا خبره کوؤ چې سياسی خلق به غلا کوی ټهيکيداری نظام چې تر څو پورےDiscourageشوې نه وی،دا ټهيکيداری نظام چه سومره ورته مونږ وسعت ورکووهغه مونږ کم کړے نه وی اوپراجيکټ کميټئی مونږ جوړې کړی نه وی،که دپراجيکټ کميټئ په Composition باندے اعتراض دے مثال رياض خان په خپله علاقه کبنې د پينځو لاکهو روپو يو کلوټ دے نو د ټهيکيدارئی په نظام باندے به هغې له33کروړ روپئی ورکوئ نو د هغه پنځو لاکهو روپو کار به کيږی خوکه هغه پراجيکټ کميټی جوړه شی دجماعت امام دے پکبنې شامل شی، ظاهره خبره ده د سکول ټيچر د پکبنې شامل شی۔چې په معاشره کبنې کوم Well reputedخلق دی،چې ستاسو پرے

اعتماد وی او دا ممکنه نه د ه جناب سپیکر،چې داوو کسانو کمیټی مونږ جوړه کړود پینځو کسانو مونږ جوړه کړویا ده هغه اووه کسانوهغه به څنګه غلا کوی په خپل کلی کښې به څنګه غلا کوی زه او ریاض خان به څنګه کرپشن کووزمونږ دا خواهش دےچې مونږ بیا الیکشن اوګټونو چې بیا الیکشن اوګټونو مونږبه خدمت کووولهذا جناب سپیکر، زه دا ګڼړم چې که مونږ داExecution processبدل کړونو تاته به د پینځلس اربو روپو نه، د یو ارب روپو ضرورت وی د پینځلس ارب روپو کار به پرےکوی کوالټي به ئے هم برابروی کمیونټي به Involveشی جناب سپیکر،که مونږدته سوچ اوکړومونږ خو کمیونټي لاړه مونږDiscourageکړه زه مثال درکوم په هر کلی کښې جماعت چې دےدااولس په خپله جوړ کړے دےزمکه ئے ورله هم په خپله ورکړےده مدرسه هم هغې په خپله جوړه کړے ده او په خپله ئے ساتی حجره هم هغې په خپله جوړه کړے ده او په خپله ئے ساتی سکول چې مونږجوړوفرنیچرترے نه خلق پټوی پکی ترے نه خلق پټوی دروازے ترے نه خلق پټوی دا ولے کمیونټي Involveنه ده زما دا تجویز دے چې مونږتیر حکومت ته هم دا تجویز ورکړے ووزما امید دے ان شا ءالله چې دے کښې به زه ګوره د پلاننګ اوډیویلپمنټ په حواله بله خبره کوم دا دلته زما د سوات،د ملاکنډډویژن ملګری ممبران او وزیران ناست دی دا دسوات د چکدرے دا موټروےچې ده دد ے لا کال نه دے شوے کال زه نه وایم چې زه په اپوزیشن کښې یم د حکومت ممبران دے په دے موټروےاودریږی او تصویرونه تاسو اوباسئی چې داولے ناسته ده نو دا څنګه پلاننګ دےجناب سپیکر،دا محکمه ډیره زیاته توجه غواړی دوئ له سرویز پکار دی زمونږ په صوبه کښې تراوسه پورےد صوبے حکومت د نتیجے ته او نه رسیدو چې ملاکنډ ډویژن ټول دټورازم Hub دے۔زه نن دهغه کمراټ ماته پته نیشته چې د باچاصالح په حلقه کښې راځی او که د عنایت الله خان په حلقه کښې راځی کمراټ د ایشیاء د ټولو نه بهترین د ټورزم سپاټ دے۔راځئ چې نن مونږ اوګورو چې په دے اوه کالوکښې مونږ کمراټ له څومره فنډ ورکړے دے۔مونږ دهغې ټورازم رااوچتولوله څومره فنډ ورکړے دے جناب سپیکر،نو مونږ به څنګه د صوبے

آمدن سیوا کووو۔مونږ به ځنګه د صوبے معیشت رااوچتوو؟مونږبه ځنګه دا صوبه هغه ځائے ته رسوو چې کوم ځائے ته جناب سپیکر رسول پکار دی نو زه به کم ازکم د پلاننګ اینډډیویلپمنټ په حواله ضروردا خبره کوم چېExecution processچې دے په دے کښېAbruptlyتا سوچینج راولئې که پچاس فیصد نشئی راوستےAs a pilot projectضلعے واخلئی ځلور ضلعے واخله میګا پراجیکټ مه ورکوه۔ میګا پراجیکټ شته هم نه۔ساټهٔ فیصد ته راوله کمیونټې ته دا کار حواله کړه او As a pilot project ته ځلور ضلعے اوکړه باقی به ته اوګورے چې داټوله صوبه به ځنګه کوم ځائے ته جناب سپیکر رسی او زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔مهربانی۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب، مائیک آن نہیں ہو رہا، شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں منسٹر صاحبان کی توجہ چاہوں گا کیونکہ جب ہم بات کرتے ہیں تو ہم ان سے جواب مانگتے ہیں اور ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ کٹ موشنز ہم اس لئے لاتے ہیں کہ کٹ موشنز کے ذریعے ہم محکموں کو تجاویز دینا چاہتے ہیں، پرفارمنس ڈسکس کرنا چاہتے ہیں یہ ڈیپارٹمنٹ کا جوHeadingدیا گیا ہے Planning & Development, Bureau of Statisticsایک تو میں سلطان خان سے پوچھنا چاہوں گا، اگر سلطان خان جواب دیتے ہیں یا فنانس منسٹر صاحب دیتے ہیں، تیمور خان جھگڑا صاحب، جو بھی دیتے ہیں وہ مجھے بتائیں کہ جوBureau of Statisticsہے، اس کا کیا کام ہے؟ تھوڑی تفصیل مجھے اس کی بتادیں ابھی تک اس کی کیا پرفارمنس ہے، کیا کام کرتا ہے، فیڈرل گورنمنٹ بجٹ سے پہلے ایک دو روز اکنامک سروے آف پاکستان ریلیز کرتی ہے اور اس میں پوری اکانومی کی پکچر ہوتی ہے،Outgoing yearکی اکانومی کی ایک پکچر دی جاتی ہے اور بہت سے لوگ اس اکنامک سروے آف پاکستان کا انتظار کرتے ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ میں خود بھی اس ڈاکیومنٹ کو بڑی اہمیت دیتا ہوں، یہ حکومتی ڈاکیومنٹ ہوتی ہے، عموماً ہم حکومتی ڈاکیومنٹ پرTrustنہیں کرتے لیکن اکنامک سروے آف پاکستان جو ہے میں خود اس کا انتظار کرتا ہوں اور جب وہ مجھے مل جاتا ہے، اکنامک سروے آف پاکستان میں باقی ساری ریڈنگ وہ چھوڑ دیتا ہوں اسی کو پڑھتا ہوں اس لئے پی اینڈ ڈی کے لیول پر اس قسم کی کوئی ڈاکیومنٹ پر اونشل لیول پر تیار ہو سکتی ہے، آپ یہ کہیں گے کہ باقی صوبوں کے اندر نہیں ہے، آپ پہل کر لیں، اس میں اس لئے مجھےRespondکر لیں Bureau

of Statistic پر اور یہ جو میں نے اکنامک سروے آف پاکستان کی طرز پر آپ کی Outgoing year کی پوری ایک پکچر جو ہے اس پر مجھے بتا دیں   دوسری بات یہ ہے کہ جو پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ Basically یہ جو نام سے ظاہر ہے یہ پلاننگ کا ڈیپارٹمنٹ ہے لیکن Unfortunately یہ اب آپریشنل ڈیپارٹمنٹ بن گیا ہے، اس کے پاس سکیمیں Approval کے لئے جاتی ہیں، یہ پی سی ون جو ہے وہ دیکھتا ہے، وہ کام آپ کم کریں، آپ وہ اختیارات ایڈمنسٹریٹیو ڈیپارٹمنٹس کو Devole کریں Slowly اور Gradually آپ اس کو Devole کریں، آپ کا کام ہے کہ آپ کے سامنے پورے صوبے کی ایک پکچر موجود ہو، کیا آپ کے پاس اپنے صوبے کے جو Strategic main roads ہیں ان کی کوئی پکچر اور ان کا کوئی نقشہ موجود ہے، کیا جو آپ کو پانی کی ضرورت ہے اس کی کوئی Mapping کی ہوئی ہے، کیا آپ کو ایجوکیشن کی جو ضرورتیں ہیں، اس کی آپ نے Mapping کی ہوئی ہے؟ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بنیادی طور پر پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کا Basic کام یہی ہے، مجھے سلطان خان یہ بتائیں کہ وہ یہ کام کس حد تک کرتے ہیں، ان کے ساتھ کیا اس صوبے کی کوئی Mapping موجود ہے، دس سال کی، پانچ سال کی، بیس سال کی، پچیس سال کی کوئی پکچر موجود ہے؟ اور جو بابک صاحب نے بات کی ہے، میں اس کو تھوڑا آگے بڑھانا چاہتا ہوں، سچی بات یہ ہے کہ بہت بڑا ضیاع ہو رہا ہے اور پچھلے دنوں وہ جو ہمیں آپ نے پیسے دیئے تھے حکومت نے ہمیں کم دیئے تھے اور اپنے ممبران کو زیادہ دیئے تھے اس کے ٹینڈر لگے، اس کو لوگوں نے 65% اور Below 70% پر لیا ہے، یعنی دو لاکھ کی سکیم ہے، پندرہ لاکھ کی سکیم ہے بیس لاکھ کی سکیم ہے تو اس کو 70% اور Below 60 % پر لیا ہوا ہے اب یہ مجھے یہ بتائیں اور اب پھر کمیونٹی کے پاس جاتے ہیں کہ بھائی یہ سکیم تو آپ کی ہے، دس لاکھ روپے کی لیکن ہمیں یہاں اس میں تین لاکھ روپے مل رہے ہیں، ہم آپ کو صرف تین لاکھ یا دو لاکھ روپے کا کام کر سکتے ہیں، تین لاکھ، دو لاکھ اس سے زیادہ کام ہم نہیں کر سکتے، اس لئے دیکھیں یہ جو پراجیکٹ کمیٹیاں تھیں وہ اس حوالے سے بدنام ہوئی ہیں، میرا خیال ہے کہ اس کو Review کرنے کی ضرورت ہے، آپ جو ہیں بیشک اس کے لئے بڑے Strict rules بنائیں، اس کی Monitoring and Evaluation کو Ensure کرائیں   لیکن میں تو کہوں گا کہ آپ پچاس لاکھ تک پراجیکٹ کمیٹیوں کو سکیمیں دے دیں اور آپ دیکھ لیں یہ جو نان گورنمنٹل آرگنائزیشنز کے ذریعے سے ڈونرز پیسے خرچ کرتے ہیں وہ کمیونٹی کرتی ہے۔ آپ ایس آر ایس پی سکیمیں دیکھیں، آپ سی ڈی ایل ڈی کی سکیمیں

دیکھیں، میری ایک سکیم پر ایک کروڑ روپے اور سی ڈی ایل ڈی کی ایک سکیم بیس لاکھ روپے، پندرہ لاکھ روپے کا خرچہ ہے، وہ بالکل برابر نہیں ہوتے، نہ کوالٹی برابر ہے اور نہ Quantity برابر ہے اس لئے اس کو Seriously review کریں اس سے یہ جو ضیاع ہے وہ بچ جائے گا، میں صرف آخری ایک ایشورنس چاہتا ہوں، منسٹر صاحب توجہ کریں، میں اپنی تقریر میں ایڈرس توان کو کر رہا ہوں لیکن باتیں آپ کو سنا رہا ہوں آپ نے یہ جو ڈیویلپمنٹ کی بک ہے اس میں ہر ریجن کے اندر روڈز اور سکیمیں رکھی ہوئی ہیں اور ایک Annexure بھی ساتھ رکھا ہوا ہے، اور Annexure کے اندر آپ نے اس مرتبہ Generosity show کی ہوئی ہے، اپوزیشن کے بہت سے لوگوں کی سکیمیں نظر آ رہی ہیں، میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ Heading آپ نے اوپر دیا ہوا ہے Technically and economically feasible schemes. تو مجھے اتنا بتا دیں کہ کیا اس نام کے ذریعے سے آپ ہماری سکیمیں Knock out تو نہیں کریں گے؟ تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: محمود احمد خان صاحب، محمود احمد خان صاحب۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، مائیک آن کریں۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ</u>: شکریه جناب سپیکر صاحب، ډپی اینډډی عنایت الله صاحب هم خبره اوکړه اوزه دبابک صاحب خبرې سره مکمل حمایت کومه او هغه دا چې د پراجیکټ کمیټو مخکښې چې کوم سسټم وو، حقیقت دا دے چې ډیر زیات واړه واړه دی وی جناب سپیکر صاحب، یو لاکھ روپو د پنځوس زرو روپو سکیم د لاسه ډیر لوئې لوئې کارونه اودریږی او کله چې ټهیکه داران واخلی، هغه کارونه جی نه کیږې نوزما دادرخواست دے چې بابک صاحب کوم تجویز ورکړے دے دا انتهائی مناسب دے، پکار ده حکومت له چې داخبره اومنی او زه دا یوه خبره کوم چې منصوبه بندی د هر یو شیز د پاره لازمی ده او چې د کوم وطن منصوبه بندی غلطه وی نو هغه خپل منزل ته نه شی رسیدے، داخل چې کوم ایلوکیشن شوے دے دا ټهیک وائې چې مالی بحران به وی خو زه کم از کم د هغې نه مطمئن یم نو زه خپل کټ موشن د هغې په وجه باندې واپس اخلم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شگفته ملک صاحبه

محترمہ شگفتہ ملک:مننه سپیکر صاحب،دا پی اینډ ډی ډپارټمنټ خو Alreadyدا بابک صاحب هم خبره اوکړه ډیټیل سره د بی آر ټی حوالې سره زما په خیال د پی اینډډی ډپارټمنټ چې دا کوم پلاننګ دے ، د دې بی آر ټی حوالې سر ه خو زه وایمه چې دوئ ته د ناکامئ ایوارډ ورکول پکار دے ـظاهره خبره ده چې دا کوم پلاننګ دوئ کړے دے نو دا دې صوبې د پاره یو ډیره زه به وایمه چې شرمناک حده پورې چې دے نو مونږه ناکامه شوی یو۔ بله خبره دا ده چې پی اینډ ډی کار دے پلاننګ خو زه په دې نه پوهیږم چې زمونږه ایم پی ایز صاحبان چې پاڅیدل د هغوی هم دغه مسئلې تاسو اوکتلې چې په حلقو کښې کومې مسئلې مخې ته راغلې دی او دا خبره ما مخکښې هم څو ځل کړې ده چې پکار خو دا ده چې Proper dataد پی اینډ ډی ډیپارټمنټ سره وې چې په یو ضلع کښې مونږ ته سکولونو څومره ضرورت دے یا په یو حلقه کښې مونږ ته څومره د بی ایچ یوزضرورت دے ؟ مونږ سره ډیټا نه وی او ما کتلې دی جی چې داسې سکولونه دی چې هغه په میرو کښې جوړ شوی دی او هغه سکولونه بند پراته دی او چرته چې مونږ ته د بی ایچ یوضرورت دے ؟ هلته کښې بی ایچ یونه وی چرته چې مونږ ته د بی ایچ یوضرورت نشته هلته کښې ورکړې شوی ده، دا ټول کار چې دے دا د پی اینډ ډی ډیپارټمنټ دے، پکار دا ده چې د دې د پاره پلاننګ کیږې،د دې،پاره Proper dataوی او هغه ډیټانه پس دا Utilizationکیږې چې په کومه حلقه کښې په کومه ضلع کښې د څه ضرورت دے جی، نو دغه حوالې سره زما په خیال د شروع نه دا مسئلې چې دې ډیرے زیاتے دې ، بل دے نه علاوه دمانیټرنګ یونټ زما په خیال اوس یوپی اینډ ډی ډیپارټمنټ جوړ کړے دے او دهغې کار چې کوم دوئ دمانیټرنګ یا دوئ په هغې کښې ډیره زیاته بهرتی هم شوې ده او دهغې تنخواګانې هم ډیرې ښه ملاویږی خو زما په خیال چې د یو څلور پنځو نه علاوه ټول چې کوم دې نو هغه دډی سی په آفسز کښې هغه خلق دے دهغه کارچې کوم کاردپاره دوئ اپوائنټمنټ شوے دے هغه نه کیږی ځکه چې Alreadyداانسپکشن ټیم مونږه ګورومختلف مانیټرنګ ټیم دی نو دا هم د پیسو ضیاع ده، پکار نه ده چې مونږ دې داسې بار بار یو هغه جوړوو چې هغې کښې دې مونږ خلقو ته تنخواه ورکوؤاو هغه خلق چې دے هغه دې هغه

کار نه کوی ځکه چې اوسه پورې داپته نه لګي چې دوئ د څه ریکوری کړے ده یا دوئ د څه مانیټرنګ چې دےاوسه پورې دوئ سره څه پراپرډیټاشته نو دیکښې ډیرې زیاتې خبرے دی پکار ده چې په دې باندې لږ پی اینډ ډی ډیپارټمنټ او Relevantچې کوم منسټر دے چې هغه په دې سوچ اوکړې زه واپس اخلم جی خپل کټ موشن۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>:شاہ محمد وزیر صاحب،انکامائیک آن کریں دوئ په دے بی آر ټی باندې Respondکوی۔انکامائیک کیوں آن نہیں ہورہا؟شاہ محمد وزیر صاحب۔

<u>جناب شاہ محمد خان(وزیر ٹرانسپورٹ)</u>: <u>بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ</u> ۔شکریہ جناب سپیکر، تنقید جو ہوتی ہے وہ جمہوریت کا حسن ہوتی ہے، لیکن میں ایک بات بار بار سن رہا ہوں،اپوزیشن کی طرف سے ایک تنقید آرہی ہے اور اگر اس طرح میں خاموش بیٹھوں تو میرے صوبے کے عوام اور یہ ہاؤس یہ Considerکرینگے کہ آیااس میں کوئی کمی ہےاس پراجیکٹ میں،بی آر ٹی پہ بار بار تنقید ہورہی ہے، میں مناسب سمجھتا ہوں کہ میں اس ہاؤس کو تھوڑاساانفارم کروں۔بی آر ٹی کا جوچھ مہینے کاذکر ہوتاہے، ہمارے چیف منسٹر صاحب نے ایک خواہش کااظہار کیا تھا کہ ہماراآخری Tenure تھااور اس چھ مہینے میں ہم چاہتے تھے کہ اسکو کمپلیٹ کریں لیکن ہمیں بتایا گیاکہ اگر چھ مہینے میں یہ سکیم جناب سپیکر، اسکی جو Completion periodہے وہ جون 2021 ہےاور ہر سکیم جب منظور ہوتی ہےپی ڈی ڈبلیوپی سے یا مختلف جو فورمز ہوتے ہیں اسکا ایک Tenure ہوتا ہے Completion کا، جو بی آر ٹی کی Completion periodہے وہ جون 2021 ہے اس سے پہلے الحمداللہ ہم نے اس پر کام کمپلیٹ کیا ہے لیکن چھ مہینے کی ایک خواہش تھی جسکا میڈیاپہ ذکرآیالیکن ہمیں۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>:مائیک آن کریں مائیک۔انکامائیک آن کریں،

<u>وزیر ٹرانسپورٹ</u>: ہماری کوالٹی وہ بری طرح متاثر ہوگی تواس وجہ سے اسکو جو ہماراٹائم فریم ہے،اس میں اسکو کمپلیٹ کرنا ہے جناب سپیکر صاحب،اس کی جو Estimated costزیادہ ہوگئ اس کی بھی اس ہاؤس کواوراپنے صوبے کے عوام کووضاحت کرناچاہتاہوں،ہماراجوپہلا Estimateتھاوہ 49 بلین تھاجب ہم نے اس کو Reviseکیاتو Need basisپہ جوڈیزائن میں کمیاں تھیں اس کا بڑاشئیر ہے، ہماراجو برج ٹو تھااسکا Elevated portionتین کلومیٹر Revised PC-1میں سو فیصد، جوآٹھ دس کلومیٹر کا Elevated portion ہے اسکو شامل کیاگیا، ہماری جو لائن تھی پچیس کلومیٹر کی تھی

Revised estimate میں،اسکو 28 کلومیٹر کر دیا گیا، Land cost جو تھی اس میں شامل ہو گئی، Utility bills اس میں شامل ہو گئے، تو اس وجہ سے اس کی کاسٹ بڑھ گئی، ہمیں افسوس ہے کہ پہلے بھی ہم نے کوشش کی تھی بی آر ٹی کے لئے Corridor one پہ، یہ Corridor two ہے لیکن اس وقت مرکزی حکومت نے ہمیں ریلوے کی زمین لیز پہ نہیں دی ،اس کی کاسٹ تھی 17 بلین آیا یہ خیبر پختونخوا پاکستان کا حصہ نہیں ہے کہ وہ ہمیں اپنی زمین لیز پہ نہیں دیتے، صرف ہماری سیاسی کریڈٹ خراب کرنے کے لئے تو جناب سپیکر صاحب ،میں وضاحت دیتا ہوں کہ ان شاء اللہ اب اس کی انسٹالیشن اور ٹیسٹنگ پریڈ شروع ہو چکی ہے، آخری مراحل میں ہے SOP ٹرانسپورٹ میں کورونا کی وجہ سے وہ انتہائی Must ہو چکی ہے، صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت اس پہ ان شاء اللہ ایک Go ahead کے لئے ایک اشارہ دینگے اور اس پہ ہم کام کرینگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کریں جی وائنڈاپ کریں۔

وزیر ٹرانسپورٹ: جناب سپیکر سر ،اگر ہمیں یہ طعنے دے رہے ہیں چھ مہینے کی تو میں ان کو بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں ہمارا ایک برج تھا جو تقریباً تین حکومتیں گزر گئیں، مفتی محمود فلائی اوور، تیسری گورنمنٹ میں تحریک انصاف نے اس کو کمپلیٹ کیا ٹھیکیدار بھاگتا تھا، ہم نے اسے پکڑ کر اس کو کمپلیٹ کرایا اور ہمارا جو وہاں فیز تھری چوک پر جو Completion تھی اس میں کسی نے بھی اسکا ذکر نہیں کیا لیکن الحمد للہ ہم اپنے ہی Tenure میں اس پراجیکٹ کو کمپلیٹ کرتے ہیں اور چھ مہینے کا ذکر تھا آپکا جو برج تھا جو تین حکومتوں میں نہیں ہوا وہ ہم نہیں بھولتے ان شاء اللہ، تو میں صرف اس قوم کو اور اس ہاؤس کو وضاحت دینا چاہتا ہوں ان شاء اللہ بی آر ٹی آخری مراحل میں ہے جب بھی صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت ہمیں اختیار دے دے Inauguration کے لئے ہم تیار ہیں شکریہ۔

سردار حسین: سر پہ دې زه خبره کوم۔ې

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت او کړی بیا تاسو او کړئ۔ شوکت یوسفزئی صاحب لیکن ایک منٹ میں وائنڈاپ کریں جی، کافی زیادہ کٹ موشنز ہیں، ایک منٹ میں وائنڈاپ کریں، آپ لیٹ بھی ہیں لیکن کریں آپ۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات): میں شکریہ ادا کرتا ہوں جناب سپیکر کیونکہ بی آر ٹی ایسا منصوبہ ہے جو میرے خیال سے ہم تمام لوگوں کے لئے بڑا Important ہے، چونکہ صوبائی وزیر نے بتادیا کہ

آخری مراحل میں ہے، آخری مراحل میں نہیں ہے بلکہ کمپلیٹ ہو چکا ہے، سول ورک کمپلیٹ ہے، جو اسکا آئی ٹی ایس نظام تھا وہ ایک ہفتے کے اندر کمپلیٹ ہو جائے گا اور ان شاء اللہ 15 جولائی کے بعد ان شاء اللہ میں آپکو گارنٹی دیتا ہوں کہ اس بس میں بٹھا کے لے جاؤں گا 15 جولائی کو پوری اسمبلی کو دعوت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: مهربانی شکریه جناب سپیکر، زه په دې مسئله باندې دومره بحث کول نه غواړمه زما دا خیال دے چې دا مونږ ټول د دې صوبې خلق یو، زه اوس هم په ګارنټۍ سره دا خبره کوم په ګارنټۍ سره چې دا د حکومت ځومره ممبران دی د نیمې نه سیوا خلق د دې بی آر ټی خلاف دی د هغې وجه داده زما بین الاقوامی شاہراه وه افغانستا ن او بیا وسطی ایشیاء د پاکستان نیمی دنیاد روډHubوؤ دا Gateدا محور دا مرکز وو دا به دوئ منی چې دا دوئ ختم، ګیټ وے وو دا هب لار چې دا پیښور زمونږ کړے دے، بله خبره داده چې ګوره دا په دې باندې جواب در جواب نه کوو د شپږ میاشتو اعلان هم تاسو پخپله کړے وو او بیا د شپږ افتتاح ګانو تاریخونه هم دا تاسو ورکړی دی، دا خو مونږ نه دی ورکړی دویمه خبره جناب سپیکر، دا د صوبې چونکه په دې باندې خبره روانه ده دا ناقصه منصوبه ده، ډیزائن کښې د هغې په ډیزائنګ دا ناقصه منصوبه د بندی وه، یو شے دے که نه دے شوے د هغې Floor of the Houseدا خبره کوې چې مونږ شپږ میاشتے ورکړے خو مونږ ته خو کښې اوس منسټر اووئیلے شونو خبره مونږ د منصوبه بندې کووو چې تلوار په څه وو تلوار د څه وه هغه خبره نه کومه بیا ترے نه تلخی جوړیږی چې تلوار د څه وو او تلوار ورته د چا وو، په هغې زه خبره نه کومه خبره مونږ د منصوبه بندې کووو ، پکار دا د چې منصوبه بندی صیح کیږی د ا د غریبې صوبې وسائل دی چې صحیح لګی دے صوبې ته فائده وی، د دے صوبې خلقو ته فائده وی د هغه خبره کول غواړی صرف۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فنانس منسٹر، فنانس منسٹر Respond

وزیر خزانہ: جناب سپیکر د بی آر ټی خبره اوشوه زه به جنرلی کوشش کوم چې لږ زر هغه اوکړو چې کومه خبره دوه درے کسانو اوکړه د پی اینډ ډی د Process

Improvement کولو یقیناً ہرځائے کښې د Process Improvementچې کوم دے ضرورت هم وې او ګنجائش هم وی او هغه به ان شاءالله کوو،او اپوزیشن نه به هم تجاویز په دیکښې اخلو چې کوم بهادر صاحب خبره اوکړه ده Elected Representativeزمونږه نوےاےډی پی پالیسی ده مونږ کوشش هم کړے دے چې هغې کښې Fair as per court directionsهغه کیږې او هغې کښې Elected Representative هم تجاویز ورکولې شی۔ Throw forward یقیناً زیات شوے دےچونکه بل ځل کم شوی وو نو دے ځل پکښې ګنجائش زیات وودازه منم چې دےنه نه دی زیاتیدل پکاراو په دےباندےپکارده چې Scrutiny continuouslyد ګورنمنټ خو به Obviouslyوی اواپوزیشن دے هم په دے باندې Scrutinyساتې۔چې کوم د Bureau of statisticsخبره اوشوه Bureau of statistics پبلیکیشنز وی دوه درے Publicationsد هغې چې کوم وې او زه به دا Directکړم چې پی اینډ ډی دے هغه Publicationsضرور راوړی اوداسمبلی ممبرز ته دے اوښائې، په دے چې ځنګه مونږ خپل نور Documents availableکړی دې چې هغه پبلیکشن هم داسمبلی ممبرز ګوری او دا به Live publicationsوی دے پبلیکیشنز کښې Development Statistics of KP Socio Economic indicators of KP in figuresشته نو داسمبلی ممبرز ته ورکړے چې دوئ ئے ګوری دوئ پرے تنقید هم کولے شی نو دا به Automaticallyزیات Relevantشی زیات like به هم شی۔ په سوات موټر وے باندے خبره اوشوه د هغې پچیس کاله کنټریکټ ایف ډبلیو او سره دے نو د هغې آپریشن مینټیننس ټول Coveredدے چې کوم د District wise data خبره اوشوه چې په هغې باندے پلاننګ پکار دے په دے باندے مونږ ته اے سی ایس یو Presentationهم راکړے وو خو دا ډیر ښه تجویز دے یقیناً چې څومره مونږ سره د District complete pictureوی نو هغې سره به پلاننګ زیات کیږې، نور هم تاسو په خپله چې کوم دایلوکیشن خبره کړے ده اخره کښې زه دهیلتھ والا اے ډی پی یو سیکنډ خبره کوم دا هغه کال دے چې مونږه کوشش کوو چې زیات نه زیات روان پراجیکټ چې کوم دی هغه Completeکړو ستاسو بی ایچ یو هغه به هم اوګورو دےکال به First priorityروان پراجیکټ وی هغې کښې به First priorityغټ پراجیکټس وی او

د هغې هغه آپریشنل کاسټ،بی ایچ یو، ډی ایچ کیو بیا لاندے خو چې چرته Gap وی په پراجیکټس کښې هغه به ټول Identifyکووهغې له به پلان جوړوودازه تاسو ته وایمه چې کوم دپلاننگ خامیانےوی دهغې دلاسه چې مونږه Calculateکړل دپراجیکټس چې کوم Overallد Healthد Existing projectsچې کوم Overall Liabilitiesجوړیدل هغه تین ارب نه زیات جوړیدل چې Recurrent او Development والا اوکښے نو ځکه هغې کښې Prioritization کول ضروری وی او ځکه هغې کښې به خوامخوا څه نه څه پراجیکټس داسےوی چې هغې ته بنه ایلوکیشن نه وی ملاؤان شاءالله We will trying fixness. Once again I thank you opposition for their constructive criticism and I requestچه دوی به خپل کټ موشنز واپس واخلی چې چا چې اخستې دی دهغوی زه شکریه ادا کوم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>:احمد کنډی صاحب Withdraw کوئ احمد کنډی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: یو چې شاه محمد صاحب کومه خبره اوکړه Floor of the-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: احمد کنډی صاحب اوس به هغه Cross talkبیا شروع شی-----

<u>جناب احمد کنڈی</u>:اوکے،اوکے, ټهیک شو Withdraw دے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو، تھینک یو، بہادر خان صاحب، بہادر خان صاحب۔

<u>جناب بہادر خان</u>: واپس کومه ئے جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>:شکریه جی هغوی چې Withdrawکوی نو لږکم ازکم ورته دغه کوئې جناب خوشدل خان صاحب۔

<u>Mr.Khushdil Khan Advocate</u>: Withdraw

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عنایت اللہ صاحب، عنایت اللہ صاحب۔

<u>Mr.Inayatullah: </u>Withdraw.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: محمود احمد خان صاحب۔ محمود احمد خان صاحب۔

<u>Mr.Mehmood Ahmad Khan</u>: Withdraw

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.4, therefore, the question before the House is that the Demand No.4 may be

granted? Those who are in favour it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No.5, honourable Minister for Information Demand No.5.

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 38 کروڑ 17 لاکھ 53 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum not exceeding, Rs.38 crore,17 lac,53 thousand only,may be granted to the provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th june, 2021 in repect of Information Technology .

'Cut Motions':Ahmad Kundi Sahib.

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، ایک دو منٹ میں صرف اپنا Input دیتا ہوں۔ جناب سپیکر، جس طرح یہ Covid-19 کے بعد کی جو دنیا بنی ہے تو اس میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا بڑا ایک role Important ہے، میں زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جانا چاہتا، آپ Being custodian of the House ہمارے ہاؤس میں بڑی Improvement کی ضرورت ہے، خاص کر آئی ٹی کے حوالے سے، ایک تو اگر آپ ویب سائٹ Compare کریں تو ہماری تھوڑی سی ویب سائٹ میں بھی کچھ Historical کمی بھی ہے، پوری ہسٹری بھی نہیں ہے ڈیٹیلز بھی نہیں ہے، اگر ہم اپنی کم از کم اگر ہاؤس کی virtual Participation اس پہ نہیں کر سکتے تو سٹینڈنگ کمیٹیز کو کم از کم ہم آن لائن کر لیں تاکہ کوئی ممبر اگر نہیں آ سکتا، ہو خاص کر ابھی دیکھ لیں بہت سارے ایسے ممبرز ہیں جو کہ کورونا کی وجہ سے نہیں آ سکتے، کم از کم ان کو آپ یہ Access تو دیں، وہ دیکھیں تو سہی کہ ان کے حلقے کی کیا بات ہو رہی ہے، پراونس کی کیا بات ہو رہی ہے، کم از کم یہ تو بہت ہی ایک نارمل سی بات ہے وہ جماعت جو اتنی بڑی ہے، آپ کی تو جماعت ماشاء اللہ سوشل میڈیا پہ بڑا ایک نعرہ لگا کے آئی تھی تو آپ لوگوں کے لئے یہ بڑے نیک نامی اور عزت کا باعث ہوگی، اگر ضیاء اللہ صاحب، تو میں ڈیٹیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن اگر کم از کم ہم اسمبلی کو اگر Example بنالیں تو میرے خیال میں بہتر رہے گا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار محمد یوسف صاحب۔Lapsed، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔جناب سپیکر صاحب میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثمر ہارون بلور صاحبہ، Lapsed. بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: زہ خپل کټ موشن واپس کوم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب، جناب خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سو روپے جی، سو روپے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only.

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کر رہے ہیں جی، ہم کر رہے ہیں، جلدی نہ کریں میاں نثار گل صاحبLapsed-وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر دس هزار روپئ کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousand only. Sardar Hussain Babak Sahib.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر دو سو روپئ کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Inayatullah Khan Sahib.

جناب عنایت اللہ: میں سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mehmood Ahmad Khan Sahib.

جناب محمود احمد خان: پانچ سو روپے کی کٹ موشن کے لئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only.Rehana Ismail Sahiba.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: میں سو روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Naeema Kishwar Sahiba.

محترمہ نعیمہ کشور: میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only.

ثناء اللہ صاحب، صاحبزادہ صاحب ہمیشہ آپ باتیں کرتے ہیں سیٹ کے اوپر۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سوری، سوری، جناب سپیکر صاحب زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: چار سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four hundred only.Ahmad Kundi Sahib.

Mr.Ahmad kundi: Withdraw

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ډیره مننه سپیکر صاحب، زه محترم منسټر صاحب نه یو تپوس کوم چې زما په لاس کښې دا رولز آف بزنس دے ، And it has been framed under Article 139 of the the constitution، دے دې ماته په Rule 3 of Khyber دیکښې خپل ډیپارټمنټ اوښائې ځکه چې دیکښې دا دے Pakhtunkhwa government rules of business په هغې کښې خپل ډیپارټمنټ ټول Define شوی دی او Rules of business نه بغیر څه کار نه کیږي دې دې ماته په دیکښې خپل ډیپارټمنټ اوښائی (قہقہہ) دا چې کوم صاحبان ناست دې (قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ، یو منټ اشتیاق صاحب اودریږه تاسو له به نمبر درکړو جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ستا نمبر را روان دے غم مه کوه ته څنګلونو ته اور ورته کوے ستا بل کار نشته دے او ستا نمبر را روان دے ستا خو بل کار نشته دے بوټي اوکرے او هغلته ورته اوور ورته کړے د دے ماته په دیکښې اوښائې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر زه خپل کټ موشن واپس کیدو نه مخکښې صرف دا یو خبره د منسټر صاحب په نوټس کښې راوستل غواړمه دلته کښې داین ټی ایس په نوم باندےدجی ټی ایس او اوټی ایس،پی ټی ایس دا مختلف امتحانونه اخستې کیږی خلقو د کانونه کهلاؤ کړی دی ځان سره څوک ملاؤ کړی او دبهر ځائے نه راځی اودلته کښې مونږلوټ کوې نو دادومره وخت اوشو اووه کاله ددې حکومت اوشو چې تر اوسه پورے دوئ دے انفارمیشن ټیکنالوجئ یو داسے سسټم ولے نه رائج کوی چې دهغې خلقونه دا مونږ چې لوټ کوې زمونږدا بچی چې لوټ کوې اوددے لوټ کیدو نه مونږخلاص شو دلته کښې یو مربوط نظام جوړ شی او هغه ماشومان چې دې آن لائن د ټیکنالوجئ په طریقه باندې پخپله ذریعه باندې خپل ټیسټونه ورکو او دا خلق چې دا کوم لوټ مار کوی چې دهغه لوټ مار بند شی او دا پیسې دلته کښې زمونږ په دے صوبه کښې خرچ کیږی۔زه خپل کټ موشن واپس اخلم هم دے سره۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، زه به خپل کټ موشن واپس اخلمه ،زه هم دے ډیپارټمنټ ته څه تجاویز وړاندے ایږدم جناب سپیکر، د نوی وخت ضرورت ته او تقاضو ته چې ګورو ده دې ډیر زیات ضرورت او اهمیت دےظاهره خبره ده نن سبا ټوله دنیا ګلوبل ویلج دے او د میډیا او د انفارمیشن ټیکنالوجی یو ډیر لوئے ضرورت دے دهغې یو خپل اثر دے جناب سپیکر، اوس داMerged ضلعې چې دی دا زمونږدصوبې برخه ده دا خبره ما مخکښې هم دلته فلور آف دی هاؤس کړے وه دا چې کله انتخابات روان وو په نوو ضلعو کښې د صوبائي اسمبلئ، وزیراعظم صاحب باجوړ ته هم راغلے وو تقریباً ټولو ضلعو ته ټول مشران راغلی وو لیډران راغلی ووجلسے شوې وې هغلته وعده شوی وه چې دے نووضلعو

کبنې,تهری جی فورجیEven internetدا چې ډیرو ځایونو کبنې موبائل سروس
نشته دا ډیر بنیادی سوال دے مونږپه دے پوهه یو مونږ په دے پوهه یو چې دهغلته
سروس ولے نه ورکوې ظاهره خبره ده هغلته زمرود پټیږی هغلته کرومائټ پټیږی
Evenدا چې دلته امیر کلام ناست دے چلغوزه کیږې په جنوبی وزیستان کبنې
چلغوزه پټه شوه چلغوزه او دهغې دحساب کتاب په مطابق دیونیم کروړو روپو
چلغوزه پټه شوه دا جی چا پټه کړے ده حکومت دے اوګوری حکومت خبره نشی
کولے نواپوزیشن خوکمزورے دے اپوزیشن به څه خبره اوکړی غرض
زمادخبرے سپیکر صاحب،چې داخو ددوئ په اختیار کبنې دی سکول به ورله
جوړه وی هسپتال به ورله جوړه وی روډ به ورله جوړه وی پلے ګراؤنډ به ورله
جوړه وی خو چې کوم ضرورت دے انسانی ضرورت دےداخو بیخبنی ددوئ په
لاس کبنې دے اول خو زه خپل کټ موشن واپس اخلمه پکارداده چې منسټر
صاحب ددے وضاحت هم اوکړی چې دوئ ته څه مشکل دے دلته خوزونګ
کمپنی ده ،دلته یو فون ده دلته ټیلی نار ده، پرائیویټ کمپنئ دی بنه فائده ئے ده
حکومت ته ئے هم فائده ده ټیکسز راځی اولس ته ئے هم فائده ده رابطے
رانیزدے شی خو په نن وخت کبنې چې مونږ داوایو 183ارب روپئ ورله
ورکومه کله مونږ وایو سالانه به سل اربه روپئ ورکومه دا وعده هم کیږې چې
په این ایف سی کبنې به ورله 3%ورکومه هغه دے ورله هم ورکړی خو چې کوم
بیخبنی ضرورت دے دا ورله ولے نه ورکوی که ددے وضاحت حکومت اوکړو،
او زما خیال دادے چې دا که دهرے پارټئ وی Evenکه دپی ټی آئی هم وی چې
دهغه دMergedضلعو ممبران دی ددوئ نه هم خپل خلق دهغه توقع کوی اودا
ترے نه طمع کوی جناب سپیکر،دا ډیره زیاته ضروری ده ارادتاً دیو منظم
سازش او کوشش دلاندے اضلاع Mergedشوے خو زه دا ګنړم چې په سرکاری
توګه دا کوشش کیږی چې داچې کوم Mergedشوی دی چې دا ناکامه شی
پکار داده ،دلته منسټران هم ناست دی دلته د باجوړ نه راواخلے تر جنوبی
وزیرستانه پورے ممبران هم ناست دی داخو انسانی سلوک نه دےدیکبنې
رکاوټ هم نشتې، ځان پوهه کوم دا هاؤس هم چې پوهه شې اودصوبې دااولس
هم پوهه شی چې څه دیکبنې دومره لوئے مشکل دے چې نن دټیلفون سهولت

اود انټرنیټ سهولت هغه خلقو ته نه ملاویږي جناب سپیکر ، نو زه خپل کټ موشن واپس اخلم که منسټر صاحب د دی وضاحت اوکړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہونگا کہ منسٹر صاحب جب مجھے جواب دینگے تو وہ وضاحت کریں کہ یہ جو آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ ہے، انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کے جو Main functions ہیں وہ تھوڑے مجھے بتادیں، کیا کام کرتے ہیں؟ ظاہر ہے ہم تبصرہ تب ہی کر سکتے ہیں کہ ہمیں ان کے فنکشنز کا پتہ ہو، یہ جو Covid-19 کے بعد لوگ کہتے ہیں کہ دنیا تبدیل ہو گئی ہے اور ہر بڑے Pandemic کے بعد دنیا تبدیل ہو جاتی ہے، سیاسی لیڈرشپ تبدیل ہو جاتی ہے، دنیا کے طور طریقے تبدیل ہو جاتے ہیں، نئے Norms جو ہے وہ Introduce ہو جاتے ہیں، یہ لوگ کہتے ہیں کہ جو آن لائن بزنسز تھے آن لائن میٹنگز تھیں یہ جو Online activities تھیں یہ ساری چیزیں چودہ، پندرہ سال بعد ہونی تھیں لیکن Covid-19 کی وجہ سے اب یہ ساری چیزیں اب ہو رہی ہیں۔ اب دیکھیں یہ قطر ائیر ویز کا سی ای او کہتا ہے اس سے انٹرویو میں پوچھا جاتا ہے کہ Future کیا ہے ائیر لائن انڈسٹری کا Future کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے I don’t know، مجھے نہیں پتہ کیا ہے لوگ اتنے Confused ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اگر یورپ کے اندر میٹنگ ہے اور کوئی بڑا بزنس مین بزنس کلاس ٹکٹ لے کے آٹھ دس لاکھ، پندرہ لاکھ صرف اسی پہ خرچ کر کے اور باقی وہاں جانا اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، وہ اب گھر سے اس میٹنگ میں شرکت کر سکتا ہے، تو یہ دنیا جو ہے اب بڑی تیزی سے تبدیل ہوتی جا رہی ہے، تو منسٹر صاحب بتائیں کہ ان کا کیا پلان ہے؟ اس پوری صورتحال کے اندر ظاہر ہے یہ ایک سال تو گزر جائے گا لیکن اس سال کے بعد دنیا بالکل تبدیل ہو جائے گی، دیکھیں اب آن لائن جو بڑے بزنسز چلتے ہیں، علی بابا ہے، ہمازون ہے، یہ جو فیس بک والے ہیں، ان سب کے ہاں لوگوں کو نوکریاں ملی ہیں، نوکریوں کی تعداد بھی بڑھی ہے، ان کے بزنسز بھی بڑھے ہیں، اس میں اضافہ ہوا ہے، اس میں ایک ایسی دنیا بھرتی کی جا رہی ہے، پچھلے سال ورلڈ بینک کی رپورٹ ہے، میرے خیال میں تیمور خان نے اس کو پڑھا ہو گا، اس میں لکھا ہے کہ Future of Work جو جابز ہیں، اس کا کیا Future ہو گا؟ تو یہ جو آٹھ دس سال بعد دنیا آنے والی ہے، اسمیں آپ کی یہ تعلیم Irrelevant ہو جائے گی آپ کی یہ ساری چیزیں Irrelevant ہو جائیں گی، اس پوری صورتحال کے اندر آپ کی کیا تیاری ہے؟ اس پہ بھی تھوڑا ہمیں بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محمود احمد خان صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر صاحب منسٹر ته مې دوه ریکویسټ کول دی چې په شاته Tenure کښې نور خو بابک صاحب او نورو ټولو خبرې اوکړې چې سروس ډیلیوری سنټر په ټانک کښې دوه جوړ شوی دی، یو په ټانک سټې کښې، یو په ډبره کښې کمپیوټر،او دا تقریباً دوه کاله کښې جي ټول انسټالمنټ پکښې اوشو خو جناب سپیکر، تر اوسه پورې هغه سروس نه ورکوی، آیا ولې څه وجه ده، بل پکښې دا یو مسئله ده، منسټر صاحب دې نوټ کړی چې په ټانک کښې هغه ټول چې کوم جابز وو کلاس فور، هغه ټانک کښې لګیدلی دی او کوم چې ډبره کښې سنټر دے، چې کوم ګومل ایریا به ټوټل په هغه باندې Cover کیږي،۔ ټول سامان پکښې پروت دے،نه چوکیدار شته تر اوسه پورې فنانس ډیپارټمنټ دوه منته کارکوی، یوپوسټ ئے سینکشن کړے نه دے ،مونږ ته دې دا کلئیر کړی چې دوه کاله اوشو،سامان راغلوانسټال شو خو تر اوسه پورې هغه چالو نه شو،دے دې لږ وضاحت راته اوکړی ۔ تھینک یو، سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔آج کل جیسے ہم سب کو پتہ ہے کہ آئی ٹی کا دور ہے لیکن بد قسمتی سے ہمارے صوبے میں آئی ٹی کی جو صورتحال ہےاور آج کل جو Covid-19 کی وجہ سے ہم اس کی کمی بہت شدت سے محسوس کر رہے ہیں کہ اس میں ہم خاطر خوااس کو جدت میں نہیں لاسکے ،توجتنے بھی ہمارے باقی ممالک ہیں وہ آج اس صورتحال میں اتنی تکلیف میں نہیں ہیں جتنا ہم اس میں مبتلا ہیں اور ڈیجیٹیلائزیشن کے لئے بعض محکموں کے لئے پیسے بھی رکھے گئے تھے،میں سپیشلی ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی بات کروں گی لیکن ابھی تک اس میں کمپیوٹرائزیشن او رڈیجیٹیلائزیشن نہیں ہو سکی کیونکہ ایک تو ٹرانسپرنسی کی بات ہےاور لوگوں کو آسانی کے لئے بھی تمام محکموں میں یہ آئی ٹی کب یہ سب کچھ انسٹال کرے گی؟اس کے لئے منسٹر صاحب ہمیں جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور: شکریہ، جناب سپیکر صاحب، سپیکر صاحب جس طرح سب نے کہا کہ آئی ٹی کا دور ہے اور ہم بھی کوشش کر رہے ہیں، عید کے چاند کے لئے تو ہم ہفتے اور مہینوں پہلے اعلانات کر لیتے ہیں لیکن میری بھی جو کٹ موشن میں نے دی تھی وہ اسی Base پہ دی تھی کہ جو ضم اضلاع ہیں، ہم ابھی تک اس کو تھری جی اور فور جی کیوں نہیں دے سکے؟ ایک انسانی ضرورت ہے، اگر ان کے طلباء کو دیکھیں جو آج کل آن لائن کلاسز چل رہی ہیں، وہ احتجاج پہ ہیں، وہاں ان کو اس سہولت سے محروم کر رہے ہیں، تو کیا وجہ ہے کہ ابھی تک ہم ان کو وہ سہولت نہیں دے سکے؟ اور ابھی 15 جولائی سے یونیورسٹیز کے Exams بھی شروع ہو رہے ہیں لیکن ابھی تک ہم وہ سہولت ان کو نہیں دے سکے تو اس کے لئے کیا پلاننگ ہے کب تک وہ کریں گے، کیا وجہ ہے کیوں ہم ابھی تک نہیں دے سکے؟ اور یہ کوئسچن میں نے مرکز میں بھی مرکزی منسٹر صاحب سے پوچھا تھا، جو ہمارا بارڈر ہے اس میں ہمارے دوسرے ممالک کے جو بوسٹرز لگے ہیں ان کے Waves بھی ہمارے ملک میں آرہے ہیں، اس کو نہیں روک سکتے تو اس کو روکنے کے لئے اقدامات کریں، جو انڈیا ریڈیو ہے، اس کے چینلز ادھر چل رہے ہیں، ہمارا اپنا ریڈیو تو ادھر نہیں چل رہا ہے لیکن ان کے شاید چل رہے ہیں، ان کو ہم ابھی تک نہیں روک سکے، جو ان کے موبائل سمز ہیں وہ ادھر کام کر رہے ہیں ٹیررازم میں بھی Use ہو رہے ہیں، سب کے علم میں ہے، اس کو ہم نہیں روک سکے، اس وقت بھی مجھے یہی جواب ملا تھا مرکز میں بھی کہ ان کے بوسٹرز یہاں پہ کام کر رہے ہیں تو اس کی روک تھام کے لئے کیونکہ اب ٹیکنالوجی کا ہم بار بار کہہ رہے ہیں تو اس کو روکنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ کیونکہ ہم نے اپنے آپ کو Secure بھی کرنا ہے، تو جو دوسرے ممالک ہیں، جو ہمارے ہمسایہ ممالک ہیں، اس کو روکنے کے لئے بھی اپنے بوسٹرز کو تھری جی، فور جی کی سہولت دینے کے لئے بنیادی ضرورت ہے، اس کے لئے ہم کیا اقدامات کر رہے ہیں؟ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سپیکر صاحب، مننه۔ داسې ده جې چې په دې باندې خبرې او شوې دا زما په خيال واقعې چې ډېر اهم دے، مونږه منسټر صاحب ګورو روزانه وزټ کوی، کله يو آفس کله بل آفس خو مين چې د دوئ کوم کار دے دلته کښې بابک صاحب خبره اوکړه د زمونږه قبائلی اضلاع حوالې سره، هلته کښې جې داسے خلق شتے داسے کلی هم شته چې هغه ټول کلې چې دے هغه داسې د غر په څوکه خيژی او هغوی وائې چې زمونږ ټول کلے چې دے په لائن کښې ولاړ

وی او چې کوم ځائے کښې سګنل راځی نو مونږه د هغې په انتظاریوو هغه خلق بیا په ګهنټو ګهنټو دې دپاره انتظارکوی چې دهغی نمبر به راځې او هلته به خیژې او هغوی به فون باندې خبرې کوی۔اوس د زمانه دې وخت ته اوګورئ یوداسې حکومت ته اوګورې چې د نوې ټیکنالوجی خبرې کوی او په دیکښې بیا زمونږه د قبائلی اضلاع چې دی هغې کښې د هغه خلق زمونږه هغه ځوانان چې هغوی د تعلیم نه محرومه پاتې شوی دی، هغوی د نورو سهولیاتو نه محرومه دې او په هغې کښې که مونږه د ټیکنالوجی خبره کوؤ نو دا ډیپارټمنټ چې دے پکار داده چې دا لږ فوکس کړی په دې باندې او زما په خیال موجوده وخت کښې دا لائټ نه دی اغستل پکار او منسټر صاحب ته به مې خواست وی چې صرف دورو سره نه،لږ کوشش اوکړی چې تاسو په دیکښې کار اوکړے شئی او خاص کر زمونږه هغه ځوانان چې کوم دی نو دځوانانو چې دے په دیکښې ډیر زیات اهم رول دے او زه به بیا دا خبره کوم چې قبائلی اضلاع چې دی، دا ددې د تهری جی ،فورجی، خبره شوې وه اوسه پورې هغویProtest کوی خو دحکومت د طرف نه هغوی ته اوسه پورې د هغوی د مرستې دپاره هیڅ خبره نه ده شوې۔ مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آ نریبل منسٹرضیاء اللہ بنگش صاحب۔

جناب ضیاء اللہ خان(مشیر برائے سائنس اینڈ انفار میشن ٹیکنالوجی) جناب سپیکر، بہت شکریہ تمام ممبران کا بھی جنھوں آج آئی ٹی کے حوالے سے کافی باتیں کیں،چونکہ ٹیکنالوجی کا دور ہے اور یہ ہونا بھی چاہیے کہ تمام جتنے بھی ہمارے ممبر ز ہیں،ان کو آئی ٹی کے حوالے سے مکمل جان کاری بھی ہونی چاہیے اوراس صوبے میں جو کچھ ہو رہا ہے ،اس کے بارے میں بھی پتہ ہونا چاہیے، تو میں احمد کی بات پہلے کروں گا آپ نے اسمبلی کے حوالے سے بات کی تو جناب سپیکر، جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ یہ واحد اسمبلی ہے جو انفار میشن ٹیکنالوجی کے حوالے سے مکمل Equipped بھی ہے اورابھی جو ممبر زیادہ جو لوگ اس کو آن لائن دیکھ رہے ہیں،آپ کا پورا سیشن جو ہے وہ آن لائن بھی دیکھا جارہا ہے اوراب اس کی مزید ہم کوالٹی بہتر کررہے ہیں اور ہم نے سپیکر صاحب سے اس پر، میٹنگ بھی کی ہوئی تھی اور ہم پورے سسٹم کو مزید اپ گریڈ کررہے ہیں صوبائی اسمبلی کا، جو لوگ بھی اس کو پاکستان میں دیکھ رہے ہیں یا پاکستان سے باہر،توآن لائن جو ہمارا سیشن ہے،اس کو آن لائن مزید بھی اس میں بہتری آئے تو اس پر ہم کافی حد تک کام کر چکے ہیں اور مزید بھی اس میں ہماری ٹیم ہماری جو اسمبلی کی آئی ٹی سیکشن ہے،اس کے ساتھ اس پہ مکمل ہم کام کررہے

ہیں۔ دوسرا خوشدل صاحب کے کوئسچن کی مجھے سمجھ نہیں آئی اگر آپ مجھے وضاحت کر دیں تو میں آپ کو اس کا بتادوں، آپ نے کوئی رولز کی بات کی تھی کہ رولز میں کوئی انفارمیشن ٹیکنالوجی نہیں ہے تو آپ اپنی Book کھولیں اور اس میں بائیس نمبر دیکھ لیں، اس میں سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی موجود ہو گی، آپ دیکھ لیں اس کو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کونسا نمبر ہے۔

مشیر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی: بائیس، آپ نے جو حوالہ دیا اسمیں بائیس نمبر دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضیاء صاحب، ضیاء صاحب! پیج نمبر شاید غلط ہے میں Correction کر دیتا ہوں The Khyber Pakhtunkhwa Government Rules of Business, 1985 کے پیج نمبر 53 پر ہے۔

مشیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی: بائیس یا تئیس یہ پڑھ لیں۔

Mr. Deputy Speaker: Fifty three۔

مشیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی: Twenty three پر موجود ہے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Fifty three پیج نمبر Fifty three پر ہے۔ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ۔

مشیر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی: یہ تو سر ہو ہی نہیں سکتا کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی بات ہو اور انفارمیشن ٹیکنالوجی رولز میں موجود نہ ہو، یہ نہیں ہو سکتا، تو یہ میں نے آپ کو آج بتادیا کہ یہ چیزیں موجود ہیں اور دوسرا

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، ایک منٹ وہ بیان کر دیں جی۔

مشیر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی: سر، یہ سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ہے جی۔

مشیر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی: یہ ایک ہی ڈیپارٹمنٹ ہے سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، تو اس میں دونوں چیزیں آرہی ہیں سر، سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی جو رولز ہیں تو رولز میں سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی ہے کیونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ ایک ہی ہے اور سائنس الگ ہے اور انفارمیشن ٹیکنالوجی الگ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Cross talk نہ کریں، Cross talk نہ کریں جی۔

مشیر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی: اچھا جناب سپیکر، دوسرا اس حوالے سے یہ قبائلی اضلاع کے حوالے سے بات کی گئی کہ اس میں وہاں پر تھری جی اور فور جی سروس وہاں پہ نہیں ہے تو میں پورے اس فلور سے اپنے پورے دوستوں کو یہ اپ ڈیٹ کروانا چاہ رہا ہوں کہ قبائلی اضلاع میں Fiber optic کا جو سسٹم ہے وہ پی ٹی سی ایل کے ذریعے قبائلی اضلاع میں اور چترال تک، چترال تک ہم Fiber optic وہاں پہنچا چکے ہیں اور قبائلی اضلاع میں بھی اس پر ایک Almost تقریباً 80 پرسنٹ کام ہو چکا ہے اور 20 پرسنٹ وہ بھی ان شاءاللہ Within a month وہ بھی مکمل ہو جائے گا، اس کے علاوہ تھری جی اور فور جی کے لئے مختلف جو کمپنیز ہیں، ٹیلی نار کو، دو ضلعے ٹیلی نار کے پاس ہیں، جاز کے پاس بھی ہیں تو یہ سب کو یہ چیزیں حوالے کی گئی ہیں اور یہ یونیورسل سروسز فنڈ ہمارا جو USF ہے، اس فنڈ سے اس پورے خیبر پختونخوا میں جو تھری جی اور فور جی اور Fiber optic کا کام ہے وہ اس پر Almost، کیونکہ پرائم منسٹر کی ہدایات تھیں اور جب بھی پرائم منسٹر کی ان کے ساتھ میٹنگ ہوتی ہے تو وہ تھری جی اور یہ جو جتنی بھی سروسز ہیں اس کے حوالے سے کہ قبائلی اضلاع میں یہ چیزیں پہنچا دی جائیں، جو آن لائن کلاسز کا سلسلہ شروع ہوا ہے تو اس میں جناب سپیکر، چونکہ وہاں پہ نٹ سروس مکمل نہیں تھی، باقی اضلاع میں Already ہائر ایجوکیشن کے ساتھ اس پہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی Technical assistance تھی وہ Already ان کو مل رہی ہے اور قبائلی اضلاع میں جیسے تھری جی فور جی اور Fiber optic کا کام مکمل ہو جائے تو وہاں بھی جو آن لائن کلاسز ہیں وہ شروع ہو جائیں گی، جس طرح عنایت صاحب نے کہا کہ آئی ٹی اس صوبے میں کیا کر رہی ہے اور ہمارے یہاں پر کیا ہے؟ تو میں آپ کو یہ بھی بتادوں کہ خیبر پختونخوا پہلا صوبہ ہے جس کی اپنی ڈیجیٹل پالیسی Approved ہوئی ہے اور ڈیجیٹل پالیسی کے مطابق ہم چار سیکٹرز میں اس پر کام کر رہے ہیں اور جس میں ہے ڈیجیٹل اکانومی اور اس پر میں آپ کو یہ بتادں کہ جو حکومتی سطح پر ہم کام کر رہے ہیں اس میں ہم تمام ڈیپارٹمنٹس کو جو Paperless آپ اس کو کہہ سکتے ہیں کہ ہم تمام وہ جو آپ کا سسٹم تھا سمری مومنٹ کا جو سسٹم تھا کہ ایک ڈیپارٹمنٹ سے سمری موو ہوتی تھی تو اس میں تقریباً نوے اور سو سو دن اس پہ لگ جاتے تھے ایک سمری مومنٹ میں، اس کو ابھی ہم نے آسان کر دیا ہے اور دسمبر 2020 تک ان شاءاللہ آپ کا جتنا بھی سرکاری سسٹم ہے وہ ڈیجیٹل ہو جائے گا اور اس میں جو آپ کی سمری موو ہو گی وہ Through email circulation اس کی ہو گی اور آپ کا جتنا بھی ٹائم ہے وہ اس

ٹیکنالوجی کے ذریعے اس میں آسانی آجائے گی، محمود آپ نے بات کی ہے تو جس سروسز کی آپ بات کررہے تھے وہ پراجیکٹ ہے، وہ اس کے ساتھ ہمارا کونسا ڈیپارٹمنٹ ہے؟ پتوار یانو والا کوم ڈیپارتمنت دے-----

Member: Revenue

مشیر برائے سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی: تو وہ ریونیو کے ساتھ ہے، ہم صرف اس کو دیکھ رہے ہیں کیونکہ وہ پراجیکٹ ہمارے ساتھ نہیں ہے، وہ پراجیکٹ ریونیو کے ساتھ ہے اور اس کا اپنا ایک پی ڈی بیٹھا ہوا ہے اور اسی میں ایک اور سوال بھی تھا لینڈ ریکارڈ کے حوالے سے، تو Almost کافی ضلعے ہم نے اس کا جو لینڈ ریکارڈ ہے اس کو ہم نے کروالیا ہے اور ان شاءاللہ Within two or three months ہم جتنے بقایا ضلعے رہتے ہیں اس میں بھی کام مکمل ہو جائے گا اور جو سروسز ہیں وہ ان شاء اللہ عوام کے لئے کھول دی جائیں گی، تو انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حوالے سے اس صوبے میں بہت کام ہو رہا ہے اور خصوصاً اگر سائنس کی ہم بات کریں تو سائنس کے حوالے سے بھی آپ لوگوں نے بات کی ہے تو فی الحال چاند دیکھنے کے لئے مرکزی حکومت اس پر کام کر رہی ہے اور ہمیں بھی ٹاسک حوالے کیا گیا تھا کہ آئندہ جو بھی چاند کے حوالے سے بات ہوگی تو صوبہ خیبر پختونخوا Technical assistant ہم مہیا کریں گے اور جتنے بھی ہمارے فیڈرل سے جو لوگ ہوں گے وہ یہاں پر آئیں گے، تو سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی میں صوبہ خیبر پختونخوا میں ہم بہت کام کر چکے ہیں اور بہت سارا کام ہم کر بھی رہے ہیں اور بہت سارے انوسٹرز کو ہم یہاں لیکر آئے ہیں۔ میں جناب سپیکر، ایک اور چیز بھی آپ لوگوں کے ساتھ شئیر کروں گا، جو فیس بک، یوٹیوب اور باقی جو آپ لوگوں نے بات کی ہے، ہری پور میں ہم پاکستان ڈیجیٹل سٹی بنانے جا رہے ہیں اور اس کی فنانسنگ کا کام ہم مکمل کر چکے ہیں اور اس میں ہم نے آفر کی ہے فیس بک کو، یوٹیوب کو، اور جتنی بھی بڑی کمپنیز ہیں، ان کو ہم نے یہ آفر کی ہے کہ آپ کو ہم Free of cost یہاں پر جگہ دیں گے، آپ کے جتنی بھی سروسز ہیں، آپ لوگ یہاں آئیں، یہاں پر آفسسز یہاں Develop کریں، اس سے یہ ہوگا کہ ہمارے صوبے سے اور پورے ملک میں ان شاءاللہ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ضیاء صاحب، شارٹ کریں، ذرا شارٹ۔

مشیر برائے سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی: جب آپ کی فیس بک اور باقی چیزیں آئیں گی تو اس سے روزگار بڑھے گا اور انفارمیشن ٹیکنالوجی میں آپ کہہ سکتے ہیں کہ انقلاب آئے گا، تو انہی باتوں کے ساتھ میں ریکویسٹ کروں گا تمام دوستوں سے کہ وہ اپنی جوکٹ موشنز ہیں وہ واپس لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب، آپ اپنی کٹ موشن، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، ډیره مننه، ماسره چې کومه کاپی وه نوهغې کښې امنډمنټ نه وو راغلے او حقیقت خبره ده چې دا کومه کاپی زما په لاس کښې ده شنه، ماله لاء منسټر صاحب راکړه ، زه ئے شکریه ادا کوم،زه ئے اپ ډیټ کړم، په دے کښې دوئ امنډمنټ کړے دے ځکه چې اتهارهویں ترمیم نه پس په دیکښې رولز آف بزنس کښې ډیر ترامیم راغلی وو، حالانکه دا هم Latest ده او دا ماد خپل آفس نه ویستې ده، زما علم کښې هم اضافه اوشوه او زه د اسمبلئی لائبریرئی نه هم راغواړم چې آیا هلته هم دا شته دے ، دا کتاب ،نو زه دا لاء منسټر صاحب شکریه ادا کومه او ورسره د ضیاء الله بنگش صاحب هم شکریه ادا کومه چې هغه کوم مائنډ ته دغه شوی وی نو دا سې څه خبره نشته دے ، دا مونږچې ټول راغلی یو،د علم حاصلولو د پاره، د زده کړې د پاره راغلی یو چې څه وی نو هغه به یو بل ته دغه کوؤ، نو زه ډیره شکریه ادا کومه، یو خبره زه کومه بیرسټر صاحب چې یو کاپی ماله Arrange کړئ۔ځکه دا کثرزمونږپکاریږی۔تهینک یوویری مچ،ډیره مننه۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب، تاسو خبره اوکړله، لائبریرئ کښې مونږ سره پروت دے ،دیکښې امنډمنټ شوی دی،دیکښې Correction شوے دے داما چې کومه خبره کوله په پیج نمبر53باندې سائنس اینډ ټیکنالوجی اینډ انفارمیشن ټیکنالوجی ډیپارټمنټ، جناب عنایت الله صاحب نشته، محمود خان صاحب، محمود احمد خان صاحب، محمود احمد خان صاحب،ستاسو دا مائیک سسټم ولې ټهیک نه دے ، څنگه چل دے ؟ دا تاسو۔۔۔۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب زه خپل کټ موشن واپس اخلم خو منسټر صاحب ته دا ریکویسټ دے چې آئی ټی والا سامان ټول ریونیوډیپارټمنټ له ئے یو شے ، نه کاغذ چې دا کوم سامان لگی ځکه چې دا څوک نه شی اوړے چې د هغې حفاظت اوکړی دا ریکویسټ کوؤ چې دوئ دې خپل کاغذ راکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر:Withdraw کوئ که نه Withdraw کوئ؟ جی محمود خان صاحب، Withdraw کوئ Withdraw کوئ؟

جناب محمود احمد خان:Withdraw, withdraw دا سسټم خو ټهیک کړئ سپیکر صاحب، نوره آئی ټی خو به برابریږی، ددې هاؤس والا آئی ټی خو ټهیک کړئ کنه۔

جناب ډپټی سپیکر: محمودخان صاحب دا تاسو چې یو ځل پریس کړئ کنه نو هلته راشی که تاسو دوه ځله پریس کوئ نوهغه نه کیږی، یو ځل پریس کوئ۔ ریحانه اسماعیل صاحبه۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: یہ منسٹر نے بہت اچھی اچھی باتیں کیں اوران کے آئی ٹی میں انقلاب لانے پر میں اپنی کٹ موشن واپس لیتی ہوں لیکن یہ سکرین ابھی بھی کام نہیں کر رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ، نعیمہ کشور صاحبہ۔

Ms.Naeema Kishwar: Withdrawn.

جناب ڈپٹی سپیکر: شگفته ملک صاحبه۔

محترمہ شگفتہ ملک:جی واپس اخلم خو دا د اسمبلئ والا خبره به بیا ځکه کوم چې مونږه ته زمونږه داسپیچزچې کوم وی دا مونږ ته هم نه ملاویږی ډیری مسئلے دی د دې اسمبلئ نو Kindly دا هم لږ چیک کړئ بیا

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.5, therefore, the question before the House is that the Demand No. 5 may be granted? Those who are in favour it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Demand is granted Demand No 6. Demand No. 6. Minister Law, Minister Law.

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): تھینک یو، مسٹر سپیکر سر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک 1 ارب 2 کروڑ 76 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا

کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2021ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ مال گزاری واملاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہونگے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion moved, the question is that a sum not exceeding Rs.One billion, 2 crore, 76 lac only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come incourse of payment for the year ending 30th june,2021,in respect of revenue and Estate Departmentent

Cut motions Sardar Muhammad Yousaf Sahib (Not present) lapsed. Sobia Shahid .

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب، سپیکر صاحب۔جناب سپیکر صاحب،ایک ہزار کی کٹوتی پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only.Ms Samar Bilour Sahiba (Not present), lapsed. Bahadar Khan Sahib.

جناب بہادر خان: کٹ موشن ،ایک سو بیس روپو پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred and twenty only. Khushdil Khan Sahib.

Mr.Khushdil Khan Adovcate: Seven hundred.

Mr. Deputy Speaker: Withdrawn?

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:نہ Withdraw نہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو آواز کلئیر رانہ غے ، جی تاسو اوس څه وائې ؟

Mr.Khushdil khan Adovcate: cut motion of one hundred.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mian Nisar Gul Sahib, (Not present), lapsed. Waqar Ahmad Khan Sahib.

جناب وقار احمد خان: پانچ ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only. Sardar Hussain Babak Sahib.

جناب سردار حسین بابک:زه د شپږ سو روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees six hundred only. Inayatullah Khan Sahib.

جناب عنایت اللہ: دوسو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two hundred only. Mehmood Ahmad Khan Sahib (Not present) lapsed. Rehana Ismail Sahiba.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Naeema Kishwar Sahiba.

محترمہ نعیمہ کشور: Ten rupees کی کٹوتی پیش کرتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten only. Sahibzada Sanaullah Sahib.

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، د پنځو لکھو روپو کټ موشن پیش کوم۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five lac only. Shagufta Malik Sahiba.

محترمہ شگفتہ ملک: ایک ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Sobia Shahid Sahiba.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، زه د ریونیو کارکردگی به دا وی چې کله 2013 کښې د پی ټی آئی گورنمنټ راغلو هغه ټائم کښې دوئ وئیلی وو د دوئ په مین ایجنډا باندې ووچې دا سسټم به ختمیږي، دا ټول به کمپوټرائزډ کیږي، دا اوس Seven years پوره شو اتم کال روان دے خو تر اوسه پورې هغه کمپیوټرائزډ سسټم رانغلو، نه چې کوم دے Even د دیر د علاقې تر اوسه پورې هغه سسټم هم نه دے جوړ شوے، اوس هم په سټامپ پیپرو باندې خبرې د یو د یو بل نه زمکې رادغه کوی په سټامپ پیپر او بل د بل نه نو د دوئ چې کومه ډیره تاسو ته ښکاره د پی ټی آئی گورنمنټ دا مین ایجنډا وه چې دا پټوار سسټم به ټهیک کوؤ او دا به کوؤ نو د دوئ د دې کارکردگئ نه زه بالکل مطمئنه نه یم او Explanation دے راکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: شکریه سپیکر صاحب ،یقیناً چې دا کارکردګی د دوئ ډیره بلکه زمونږه ضلع کښې دنیشت برابر ده ځکه چې د دې وخته پورې ده دی څه کارکردګی نه ده راغلی چې یره دوئ څه کارکردګی دلته اوکړله۔ډیپارټمنټ شته خو کارکردګی ئے نشته دے ، نو چونکه مونږه دا وایو دا کارکردګی دې دوئ برابرکړی دغلته چې کوم د څه د پاره دا ډیپارټمنټ جوړ شوے ، پکار ده چې په هغې کښې څه خو اوښائی کنه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: واپس اخلم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب،ریونیو ډیپارټمنټ چې دے زما دی خور خبره اوکړه، هغه Repetition نه کومه خو دا څو کالو نه مونږه اورو چې ریکارډ کمپیوټرائزډ کیږی ،نو وزیر صاحب ته زما دا یو ریکویسټ دے چې مونږ ته اوښائې چې په څومره ضلعو کښې او څومره سسټم کمپیوټرائزډ شوی دی؟ بل دوئ د ریفارمز د اصلاحاتو په سلسله کښې ډیر عجیبه غوندې ریفارمز کړی دی او چې د هغې لکه حکومت وخت له پکار ده چې خپلو عوامو له ریلیف ورکړی جی نو دوئ چې کوم اصلاحات کړی دی د فیسونو په مد کښې چې نورکله به په ریونیو کښې که زما فرد پکار وو جی، ټیلیفون به مې اوکړو، کس به مې اولیږو، ماته به فرد ملاویدو، اوس چې دے نو دوئ ورته اووه ورځې ټائیم ورکړې دې چې زه به Application جمع کړم فیس به ورکړم اووه ورځے او بل چې په یوه ورځ کښې زه غواړمه نو زمونږ خو ډیرې غریزې علاقې دی نو زه به ځمه ہیډ کوارټر ته، مینګورې ته، سیدو ته خپل د ضلع مثال به درکړمه، کالام نه به سړے راځی، هلته کښې به فیس جمع کوی، پوره یوه ورځ پوره ده، نو پکار ده چې سهولتونه هلته کښې په هر تحصیل کښې دوئ مهیا کړی او هلته کښې نمائنده کیښنوی او هلته یو بینک چې دے هلته کښې Authorize کړی په هر تحصیل کښې،چې هلته کښې هر تحصیل والا چې کم از کم چې وی نو هغه د کالام نه ایک سو پانچ کلومیټر او زما د شاه ډهیرئ او مانړیں نه چې ساټھ ستر

کلو میټربه سړے راځی نو یو ورځ خو په راتلو لګی، جی سوات ته دا مینګورې ته نو دااصلاحات چې دی پکار ده چې دعوامو د ریلیف د پاره وی دعوامو د نقصان د پاره نه،چې کم از کم عوامو ته ترې تکلیف نه ملاویږی پکار ده چې عوامو ته هغه خبره چې ریلیف ملاؤ شی د دې سره سره کوم فیسونه چې ایښودې شوې دی نو هغه تاسو اوګورئ ډیر زیات فیسونه داسې دی چې هغه Extra ordinary دی نو مونږ دا نه وایو چې فیس دې نه اخلی بنه خبره ده خو لکه دومره د هغې مطابق دې کوم فیس چې وی، که فرض کړه هغه خبره دوه سوه درې سوه فیصده اضافه دې پکښې نه کوی خو کم از کم چې د پچیس فیصد دې اضافه اوکړی، پچاس فیصد دې اضافه اوکړی، نو زما یو دوه درې ګزارشات وو چې په دیکښې عوامو ته ډیر تکلیف دے ، پکار ده چې په هر تحصیل ورته تحصیل دار ورته Authorized کړی چې هغه فرد او عکس چې دے نو په هغه ورځ ورکوی، عکس چې ضرورت وی په هغه ورځ ورکوی او په هغه تحصیل کښې ورله ورکوی او څه فیس چې وی هلته جمع کیږی زه خپل کټ موشن واپس اخلمه جی په دې۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>:جناب سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین بابک</u>:شکریه جناب سپیکرصاحب،زه به بیا هم څنګه چې هغه مو واپس واغستل دا به هم واپس اخلمه خو دا داسې ډیپارټمنټ دے او بیا اسلام آباد کښې چې کله دا 126ورځې دهرنا وه نو په دیکښې به دا لفظ ډیر په شد و مد سره د پټواری دا خبره به ډیره زیاته وه نو دا ډیرپه تضحیک باندې به دا خبره حکمران جماعت چې به کوله، اوس خو تپوس پکار دے چې اووه کاله اوشو او دوئ سره دلته حکومت دے نو دوئ څومره پټوار خانې جوړې کړې یوه، دویمه داچې دا د پټوار چې کوم تعلیم دے یا سبق دے،د هغې د پاره دوئ څومره سکولونه جوړ کړل یاچې کوم سکول موجود دے ، په هغې کښې ټریننګ چې دے څه حد ته دوئ اورسولو؟ دریمه خبره ده چې څنګه په روټین کښې ظاهره خبره ده دلته کښې یو سسټم دےاو روان دے ، اګر چې مونږ وایو چې دا سسټم مونږلګیا یو چې مونږ کمپیوټرائزډ کوؤ۔ خو زه دا ګڼړم چې داپریږدئ څنګه چې دلته زمونږ په سیکریټریټ کښې په ډائریکټریټ کښېManual یوې زمانې نه خلق

ناست دی او هغوی ایکسپرټ دومره وی، Specialization د هغوی دومره وی چې په دے ټوله صوبه کښې زما دا خیال دے چې یوه مرله ځائې داسې نشته یوه مرله ځائې چې په هغې څوک دعوىٰ اوکړی چې دا ځائې زما دے، ځکه چې دا ټول چې که رجسټرډ دے، د چا انتقال دے او هغه پسې دے که شاملات دے، که ذاتی جائیداد دے، نو دا کمال چې دے زه دا کنړم چې دا د پټواری دے، دا د هغه پټواری دے چې د هغه ډیر لوئے تضحیک شوے دے، ډیر لوئے تضحیک د هغه شوے دے، بهرحال دغه پکښې یو ضمنی خبره وه خو غرض مې د خبرې دا دے چې صوبائی حکومت څه کړی دی او څه کول غواړی، په دیکښې یوه اخری خبره دچې ګوره اکثر داسې اوشی چې ډپټی کمشنر راشی او تحصیل کښې وی او یونین کونسل کښې اسسټنټ کمشنر راشی، کمشنر هم راشی، هغه وائی کهلی کچهری ده، ټول افسران ناست وی کهلی کچهری داسې نه ده، ترمیمونه اوکړئ کهلی کچهری پکار دا ده چې په هره هفته کښې په تحصیل کښې په یونین کونسل کښې ټول مشران راغونډ شوې وی خلق راغونډ شوې وی تحصیل دار هم ناست وی اسسټنټ کمشنر هم ناست وی، ګرداور هم ناست وی پټواری هم ناست وی چې هغه تفصیلات بیانوی چې بهئی ستا انتقال وو، په هغې کښې څه مسئله خو نه وه چا خو درنه رشوت نه وو اغستے اووایه تا ته خو څه کمپلینټ نشته تا ته خو څه شکایت نشته نو یو دغه خبره چې ده دا ډیره زیاته ضروری ده چې دا کهلی کچهرئ چې دی دا په دغه لیول باندې شی جناب سپیکر، بله اهمه خبره چې په تیر حکومت کښې تاسو په دې حکومت کښې نه دا چې کوم د ګورنمنټ ټیکس دے یا ډسټرکټ کونسل چې ورته مونږ په کلی والو علاقو کښې وایو، دا ډیر سیوا شوے دے، تاسو خپل فګرز هم اوګورئ نو د هغې په وجه باندې انتقالات چې دی هغه نه کیږی ،هغه ریټ که تاسو لږ مناسب کړو Reasonable کړو نو بیا به خلق انتقالونه کوی، بیا ریونیو چې ده هغه به ډیویلپ کیږی، دا هم تاسو خپل فګرز اوګورئ هغه ټیکس چې دے جناب سپیکر، هغې کښې ډیره زیاته اضافه شوې ده خو یو عام کلی کښې یو عام سړے غریب ټول عمر به ځان له مزدوری کوی او بهر دنیا کښې محنت کش وی، هغه ځان له یو کنال زمکه واخلی د کورد پاره، تاسو یقین اوکړئ چې هغه انتقال کولے نه شی، د هغې ټیکس دومره سیوا

شوے دے ،نو پکار دا و چې دا ټولې خبرې چې مونږ کيبنودې په دې باندې حکومت سنجيده ګئی سره غور او کړی او زه خپل کټ موشن واپس اخلم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے سلطان خان کو ایک وعدہ یاد دلانا چاہوں گا جو کہ اس ڈیپارٹمنٹ سے Related ہے، میری ایک ریزولیوشن بھی آئی اس اسمبلی میں اور ایک کوسچن بھی آیا تھا کہ ملاکنڈ ڈویژن آبادی کے لحاظ سے بھی اور رقبے کے لحاظ سے بھی اس صوبے کا سب سے بڑا ڈویژن ہے، صرف چترال ضلع ایسا ہے اگر آپ دیکھ لیں آپ صوبے کا Map دیکھ لیں تو آدھے صوبے کے برابر ہے، رقبے کے لحاظ سے، تو میں نے ان سے ریکویسٹ کی تھی کہ سدرن ریجن کے اندر تین ڈویژن ہیں، پشاور ریجن کے اندر دو ڈویژن ہیں تو اس لئے ہمارا جو ملاکنڈ ڈویژن ہے، اگر ڈویژنل نظام آپ Intact رکھتے ہیں اور اس کی کوئی افادیت ہے تو پھر دیر ڈویژن کا قیام بھی عمل میں لے آئیں، انہوں نے یہ کہا تھا کہ ایک ہفتے کے اندر یہ ریکارڈ اس اسمبلی کا موجود ہے، ایک ہفتے میں یہ اسمبلی سے منظور ہو جائے گا کیبنٹ سے منظور ہو جائے گا اور پھر لوگوں نے پورے دیر کے اندر مبارکبادیوں کے میسجز چلائے لیکن ظاہر ہے میں نہیں سمجھتا، سلطان بہتر سمجھتے ہیں کہ کیوں انہوں نے ابھی تک وہ وعدہ پورا نہیں کیا، کیونکہ ہمیں تو یہ بتادیا گیا ہے کہ اسمبلی کے فلور پر پرانے جو لوگ تھے وہ جو Promise کرتے تھے، تو پھر وہ کرتے تھے اور ایک یہ بات میں کہنا چاہتا ہوں، دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تیمور خان کہتے ہیں کہ جو ریونیو اتھارٹی ہے، اس میں بہت بڑا اضافہ، Phenomenal اضافہ ہوا ہے، اس سے جو سیلز ٹیکس سروسز ہیں specially اس سال اس کا جو بورڈ آف ریونیو ہے، Tax collection بھی اس کی جاب ہے اور یہ جو خرچہ مانگتے ہیں، اس کا جو Operational expenditure ہے، سلطان بتائیں کہ Operation expenditure اس کا کیا ہے؟ اور یہ ٹیکس کتنا Collect کرتے ہیں یہ Tax کتنا Collect کرتے ہیں اس کی جاب کے اندر تھوڑا بتادیں کہ یہ کتنا Revenue generate کرتے ہیں؟ میں ان سے پوچھنا چاہونگا پٹوار سسٹم کی بات ہوگئی، شاید صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب بھی اس پر بات کریں، ہمارا اپر دیر اور لوئر دیر ایسا ہے کہ اس میں ابھی تک سٹلمنٹ نہیں ہے، تو یہ بتائیں کہ ان کے پلان میں اپر دیر لوئر دیر میں سٹلمنٹ کا کوئی پلان ہے Future کے لئے کوئی منصوبہ ہے؟ کیونکہ یہ مشکل کام ہے اور بڑا لمبا چوڑا کام ہے اس کے لئے تو دو دو تین تین، چار چار پانچ

پانچ سال لگتے ہیں، پہاڑی علاقوں کے اندر یہ مزید پھر اور بھی مشکل ہے، تو اس میں یہ تین نکات ہیں میرے اور میرا اعتماد ہے کہ وہ اس کا جواب ان تینوں کا دیں گے اور یہ جو ملاکنڈ ڈویژن کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا Promise تھا، ان کو Implement بھی کرائیں گے اور اس کے ساتھ میں اپنی کٹ موشن Withdraw کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ریحانہ اسماعیل صاحبہ، ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ ریونیو کا جب نام آتا ہے تو بدعنوانی کا نام بھی ذہن میں ضرور آتا ہے، یہاں پر ایک پٹواری کے ٹرانسفر پر پچاس لاکھ لئے جاتے ہیں ، بار بار ٹرانسفر ہوتے ہوں تو شکوک و شبہات سب کے ذہنوں میں آتے، ہیں تو یہ کیسا محکمہ ہے کہ اس میں Digitilization اور Computerization کے لئے جو رقم مختص کی گئی تھی کہ ٹرانسپرنسی ہم عوام کو دیں گے، ابھی تک نہ ہونا انتہائی قابل افسوس ہے اور اس کے در پردہ شاید یہی وجوہات ہیں کہ آج تک یہ نہیں ہو سکا تو منسٹر صاحب اس پر ضرور Respond کریں کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کب تک یہ Transparent کریں گے ؟

جناب سپیکر: نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اب میرا تو خیال تھا کہ اس پٹواری نظام سے ہمیں چھٹکارا مل جائے گا لیکن ابھی تک وہ ممکن نہ ہو سکا تو یہی بار بار پوچھا جا رہا ہے کہ وہ کب تک کر رہے ہیں، ہم تو سمجھ رہے تھے کہ ہو جائے گا پچھلی گورنمنٹ میں لیکن ابھی تک نہیں ہو سکا۔ دوسرا یہ فیسز بہت بڑھ گئی ہیں، چاہے انتقال کی ہو چاہے یہ دوسرا جو فرد وغیرہ کا ہو لیکن میرا کوسچن یہ ہے کہ جو ضم اضلاع ہیں۔ ان میں ریونیو کا اب کا کیا پروگرام ہے، ان کے لئے کیا ہے ؟ کیونکہ آپ نے جب کورٹ سسٹم ادھر دے دیا تو ظاہر ہے جب اس قسم کی لڑائی جھگڑے ہونگے اور ادھر وہ کورٹ میں جائیں گے تو کس Basis پر جائیں گے ؟ کیونکہ ادھر کوئی ریونیو سسٹم نہیں ہے اور پھر لوکل گورنمنٹ بھی آپ لے کر جا رہے ہو تو پھر کس Basis پر، ابھی جس طرح عنایت اللہ صاحب نے دیر کا ذکر کیا کہ اس میں لمبا عرصہ لگے گا سٹلمنٹ میں، تو اس کے لئے آپ کی کیا پلاننگ ہے، کیا کر رہے ہو ؟

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریه جناب سپیکر، تر څو پورې چې دې بجټ کښې چې کومې پیسې ایښودې شوې دی د Revenue and Estate د دیر بالا او د دیر پائین نوم پکښې

هم شامل دے ، زه د هغې خیر مقدم کوم او پکار ده خو دا یو خبره کوؤ چې څوځله دا سستم،بار بار مونږ ته اووئیلې شو چې دا کیږی، نن کیږی سبا کیږی، نو زما به د منسټر صاحب ته دا یو درخواست وی چې دا څومره زر کیدے شې، پکار ده چې دا اوشې، دا سټلمنټ اوشې او بله خبره جی زمونږه د ملاکنډ ډویژن د تقسیم خبره عنایت الله صاحب اوکړله، دا په دې وخت کښې ملاکنډ ډویژن زمونږ چې کوم د دیر ډویژن حساب دے ، نو هغه زمونږ په پینځو ضلعو باندې دے ،پکار ده چې جدا ډویژن مونږ ته جوړ شې ځکه چې ډیر زیات مشکلات دی، ډیر زیات تکلیف دے ، د دیر خلق ،د چترال خلق، د باجوړ خلق، دا چې سوات ته ځې تاسو خپله اندازه اوکړئ ډیر په مشکلاتو هغه خلق یوه یوه دره په سونو کلومیټره باندې لرې وی، نو دا زمونږ دپاره د ملاکنډ ډویژن دا ستاسو د حکومت به پرې ښه نوم اوشی ځکه چې سیاست کوؤنو دا کارونه خلق د حکومتونو دپاره کوی د سیاست دپاره کوی چې ووټ مو زیات شی، نو نوم به پرې د دوئ اوشی او کار به زمونږ د دیروجیانو اوشې، مهربانی به وی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شگفتہ ملک صاحبہ۔ شگفتہ ملک صاحبہ۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>:مننه سپیکر صاحب،دا ریونیو چې دا هغه کمپیوټر لینډ ریکارډ دپاره چې کوم کسان ټاکلې کیږې نو هغوی نه بیا ،دلته کښې زه دا خبره کوم چې د هغې نه هغه کارنه اغستلے کیږې او هغه په نورو ډیپارټمنټ کښې هغوی لګیا دی او دغه وجه ده چې که تاسو اوګورئ چې دیکښې دا کسان دومره کم دی چې په دو میاشتو کښې دوئ یو موضع چې ده هغه نه شيCover کولے اودا سې دې حوالے سره که ماته داهم اووائی منسټرصاحب چې دوئ تراوسه پورې څومره آرډرز چې دوئ Preparedکړی دی ځکه چې تراوسه پورې زما په خیال هیڅ قسمه کارداسې نه دے شوے نو د دې دا بجټ پکار دا دے چې بیا بل مد کښې ئے لګولے وے ، مختص کړے وے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Law Minister, respond.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: تھینک یو سر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں ان تمام معزز ممبران کا کٹ موشنز انہوں نے پیش کیں، بالکل شروع میں خوشدل خان صاحب نے Withdraw کی کٹ موشن، وقار خان صاحب نے بھی Withdraw کر دی اور بابک صاحب نے بھی Withdraw کر دی ہے تو میں

ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن جو Issues raise ہوئے ہیں، میں ان کو ایڈرس کرنے کی جلدی سے کوشش کرتا ہوں، مجھے پتہ ہے سر، کورونا کی وجہ سے ہاؤس کے اندر بھی ماحول ایسا ہے کہ اس طریقے سے Fullfledge ہم نہیں چلا سکتے اور ممبران کی صحت کا بھی اندازہ ہوتا ہے بلکہ میں تو سر، ریکویسٹ کرونگا کہ یہ والا جو Demand for grant ہو جائے تو جناب سپیکر، میں یہ ریکویسٹ کر رہا تھا، چونکہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہم پانچ بجے تک کریں گے، چونکہ آج تھوڑا سا لیٹ شروع ہوا ہے اس کی وجہ سے آپ نے Cover کیا ہے چھ بجے سے ہم آگے چلے گئے ہیں، اس کا مقصد یہی تھا سب ممبرز کا، ان کی جو صحت ان کو Expose کرنا بہت ٹائم کے لئے، یہ میرے خیال میں مناسب بھی نہیں ہے تو closed environment بھی ہے ایئر کنڈیشن بھی چل رہی ہے تو سر، میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ بابک صاحب بھی بیٹھے ہیں اور لطف الرحمان صاحب بھی ہیں، اور بھی ہمارے معزز لیڈرز جو اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں، تو یہ Demands for grant ہو جائیں اس کے اوپر ہم بات کر لیں سارے تو سر، میری دو تجاویز ہیں، اگر اس میں سے ایک تجویز جو ان کی مرضی کے مطابق ہو، یا تو سر، ہم یہ کر سکتے ہیں کہ ہم اگے Demands for grants میں کٹ موشنز ڈراپ کر کے آگے جائیں، تجویز ہے، میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ آپ مان لیں، یہ نہیں ہو سکتا، تو سر، میرے خیال میں آج کے لئے ہم نے پھر Conclude کرنا ہوگا کیونکہ اتنے ٹائم کے لئے Expose رہنا کل کے لئے ہم سیشن سے پہلے اور پھر یہاں پر کل کے سیشن کے لئے ایک پروگرام بنا لیں سر، میں اس کے اوپر آتا ہوں، ابھی جو یہ کٹ موشنز آئی ہیں ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے اوپر، ایک تو سر، ثوبیہ شاہد صاحبہ نے، ہماری آنریبل ممبر نے Computerization of revenue record کی بات کی ہے، میرے خیال میں ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو ٹھیک کرنے کا واحد حل Computerization ہے کوئی اور دو رائے اس میں نہیں ہے، اس میں کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے ہمارے پاس، یہ Crux of the matter انہوں نے بالکل بیان کیا ہے کیونکہ یہی ایک واحد راستہ ہے کہ جب ہم شکایت کرتے ہیں ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے اور ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے آفیشلز سے ہم جب شکایت کرتے ہیں، عام آدمی شکایت کرتا ہے ہم یہاں سے ہاؤس میں، تو اس کا واحد حل یہی ہے کہ یہ سارا مسئلہ یہ سارا نظام کمپیوٹرائز ہو جائے، تو دنیا میں تو ابھی یہی ہو رہا ہے کہ Computerization ہر چیز میں ہو رہی ہے، اس کی وجہ سے انسانی Interference یا انسانی اس میں ردوبدل کرنا، جو مواقع ملتے ہیں کرپشن کے حوالے سے، تو میرے خیال میں یہی ایک طریقہ ہے کہ یہ کمپیوٹرائز ہو جائے تو یہ آسان ہو

جائے گا۔اس میں سر، میں یہ بتاتا چلوں کہ ہم نے اس کے اوپر بڑا کام کر لیا ہے، مردان میں اگر آپ دیکھ لیں تو وہاں پر یہ سسٹم کمپلیٹ ہو گیا ہے، وہ ہمارا پائلٹ پراجیکٹ تھا مردان کے اندر اور اس میں ضیاء اللہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، آئی ٹی انچارج منسٹر جو ہیں، اس سے اور یہ بھی اندازہ ہوتا ہے، خوشدل خان صاحب نے ایشو اٹھایا، پھر وہ رولز آف بزنس ہم نے Quote کروائے تو اس آئی ٹی میں میرے خیال میں اس وقت بہت زیادہ Important ہے اور یہ ریونیو کے لئے بھی ہے، جیسا کہ میں کہہ رہا تھا سر، مردان میں یہ سسٹم کمپلیٹ ہو چکا ہے، مجھے ابھی ریاض خان نے بتایا ہے کہ بونیر میں بھی یہ سسٹم بالکل تیار ہے، کمپلیٹ ہو چکا ہے بابک صاحب کے نالج میں بھی لانا چاہ رہا تھا، یہ اور بھی ڈسٹرکٹس میں، ایبٹ آباد میں مجھے اکبر ایوب صاحب نے بھی بتایا ہے، یہ ایک Set of districts ہے جہاں پر We are ready to implement یہ جو نیا نظام ہے ہم Ready ہیں، تیار ہے اس کو Implement کرنے کے لئے تو ان شاءاللہ آپ اس سال کے درمیان، آنریبل ممبر صاحبہ سے میری گزارش ہے وہ دیکھیں گی کہ ان ڈسٹرکٹس کے اندر یہ Implement ہو گا، یہ چیزیں پینتیس اضلاع جتنے بھی ہیں، ہم اس طرف اس کو بڑھائیں گے اور یہی واحد راستہ ہے۔ I fully agree with you.۔بہادر خان صاحب نے پرفارمنس کی بات کی ہے تو بالکل گنجائش رہتی ہے ہر ڈیپارٹمنٹ میں، اگر یہاں سے کوئی منسٹر اٹھ کر یہ کہے کہ سو فیصد ہر ایک ڈیپارٹمنٹ ٹھیک ہے تو میرے خیال میں وہ اپنی حکومت کے ساتھ بھی ناانصافی کرے گا، اس ہاؤس کے ساتھ بھی ناانصافی کرے گا اور میرے خیال میں صوبے کے ساتھ بھی ناانصافی کرے گا، گنجائش موجود رہتی ہے ہر ڈیپارٹمنٹ کے اندر، اور میرے خیال میں یہاں پر ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو ضرور آپ نوٹ کر لیں، میں یہاں سے ڈائریکٹ کر رہا ہوں، میں چیف سکرٹری صاحب سے بھی بات کرونگا کہ بہت زیادہ گنجائش ہے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے اندر Improvement لانے کی، یہ بہت زیادہ ضروری ہے، ایک تو یہ پوائنٹ کمپیوٹرائزیشن والا، اس کو آپ تیز کریں، اس کو آپ Accelerated طریقے سے کریں، یہاں پر یہ کمٹمنٹ دینا صرف کہ یہ ہو جائے گا کسی آنے والے فیوچر میں یہ اب وقت آ گیا ہے کہ یہ Un acceptable ہے تو میں ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو سختی کے ساتھ تاکید کر رہا ہوں کہ وہ اس کے اوپر کام کرے، ایک سال میں یہ Ensure کرائے کہ یہ کمپیوٹرائزیشن بھی ہو اور جس طرح حاجی بہادر صاحب نے فرمایا ہے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے اندر آپ پرفارمنس ٹھیک کریں، تیسرا خوشدل خان صاحب نے تو Withdraw کر دی ہے، ان کا تو میں شکریہ ادا کر چکا ہوں، وقار خان صاحب کہہ رہے ہیں

کہ تحصیل لیول کے اوپر کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں، ہمارے کچھ اضلاع Geographically ان میں Distance بہت زیادہ ہوتا ہے تو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر کی طرف سفر کرنا عام لوگوں، شہریوں کے لئے بڑا مشکل ہوتا ہے تو میں نے نوٹ کر لئے ہیں، انہوں نے جو ایشو اٹھایا ہے، ان شاء اللہ ہم اس کے اوپر کام کر کے ایک سال کے اندر وہاں پر جو Missing facilities تحصیل لیول کی ہیں، ہم ان کو Provide کر دیں گے۔ باقی بابک صاحب نے ایک بہت Wide scope کے اندر بات کی ہے اور عنایت اللہ صاحب نے اس ڈیپارٹمنٹ کے اوپر بات کی ہے، بالکل میں اس Suggestion کے ساتھ Agree کرتا ہوں، بابک صاحب نے جو Suggestion دی ہے، اگر بابک صاحب متوجہ ہیں، میں سمجھا کہ وہ Interested ہیں، کسی چیز کو پڑھ رہے ہیں، آج کل سر، یہ ماسک پہن کر یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ کون کیا کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس عذاب سے ہماری جان چھڑائے، یہ ماسک اور یہ چیزیں نہیں میں نے تو منہ اس طرف کیا ہوا ہے اور لطف الرحمن صاحب میرے سے چھ فٹ کے فاصلے سے زیادہ پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس طرف بھی ہیلتھ منسٹر صاحب بھی اس کی طرف میں نہیں دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں سب سے کہتا ہوں کہ ہمیں SOPs follow کرنے چاہیئے، ہم اگر نہیں کرینگے تو لوگ نہیں کرینگے لیکن افسوس مجھے یہ ہوتا ہے، ہمارے اکثر ایم پی ایز نے ماسک پہنے ہوتے ہیں لیکن ان کے نیچے ناک اور منہ نظر آتا ہے۔۔۔۔۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، میں نے ماسک پہن لیا ہے لیکن آکسیجن لیول کی وجہ سے بھی میں اتنا لمبا جواب نہیں دے پاؤنگا۔ یہ سر، کھلی کچہریوں کے بارے میں بابک صاحب نے بات کی ہے، ویسے بھی یہاں سے ۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جس آنریبل ممبر نے ماسک نہیں پہنا ہوا ہے وہ ماسک پہن لیں، بادشاہ صالح صاحب ،آپ ماسک پہن لیں۔

<u>جناب وزیر قانون</u>: ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کو تاکید کی گئی ہے کہ آپ جائیں اور کھلی کچہری آپ کریں، ہر ضلع کے اندر، تحصیل لیول کے اندر ڈی سی کو اے سی کو یہ بتایا گیا ہے لیکن یہ ایک اچھی تجویز ہے کہ ان کھلی کچہریوں میں، ٹھیک ہے وہاں پر بجلی کے مسائل بھی آتے ہیں، یہ سوئی گیس کے بھی آتے ہیں مثلاً اور بھی بڑے جتنے بھی مسائل ہوتے ہیں، ایجوکیشن ہیلتھ کے حوالے سے، میں یہاں سے یہ بھی ڈائریکٹ کر رہا

ہوں اور ہم بابک صاحب کی تجویز کے ساتھ Agree کر رہے ہیں کہ ان کھلی کچہریوں میں یہ عنصر بھی ڈالا جائے کہ جو Revenu related معاملات ہیں، اگر کسی کو شکایت ہے تو وہاں پر ان کو بھی بٹھایا جائے، ریونیو آفیسرز ہیں Obviously, ڈی سی ڈسٹرکٹ کے اندر ریونیو کا سب سے بڑا آفیسر ہوتا ہے لیکن ان کے ساتھ تحصیلدار ہوتا ہے، گرداور ہوتے ہیں، تو ان کو بھی بٹھایا جائے اور یہ ایشو بھی ان کھلی کچہریوں کے اندر اس کو ایڈریس کیا جائے۔ جو وہ کہہ رہے ہیں کہ سکولز، ایک سکول ہمارا بنا ہوا ہے حیات آباد میں، پٹواری صاحبان کی اور ریونیو سٹاف کی ٹریننگ کیلئے تو وہ اس کو ہم ان شاء اللہ اس سال فنکشنل بنائیں گے تاکہ ہمارا جو ریونیو سٹاف ہے تو وہ جدید دنیا کے جو تقاضے ہیں اس کے ہم آہنگ ہو کر اس ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو چلا سکیں۔ ہم نے سٹیمپ ڈیوٹی کم کی ہے۔ بابک صاحب نے ذکر کیا کہ آپ نے کچھ سٹیمپ ڈیوٹی زیادہ کی ہیں، کچھ کنسٹرکشن کے اوپر بھی ہے لیکن سر، یہ ایک مسئلہ ہے ہمیں لینڈ ایکویزیشن میں، جب گورنمنٹ لینڈ خریدتی ہے Acqure کرتی ہے کسی پراجیکٹ کیلئے تو وہاں پر بھی مسئلہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اونر Resist کرتا ہے اپنی زمین دینے کیلئے تو اس کے اوپر بھی ہم کام کر رہے ہیں، کیبنٹ میں ڈسکس ہوا تھا، اس کے بعد اس کے اوپر ہم کام کر رہے ہیں کہ اس پرابلم کو ہم Solve کر سکیں اور آسانی پیدا کر سکیں، لینڈ ایکوزیشن کے اندر جو انہوں نے بات کی، کچھ لوگ اپنے لئے جگہیں خرید لیتے ہیں اور پھر ان کا انتقال Hesitant ہوتے ہیں کہ وہ انتقال نہیں کرتے کیونکہ کہ اس کے اوپر ٹیکس بہت زیادہ ہوتا ہے تو کچھ ٹیکسز ہم نے یہاں پر کم کئے ہیں اور بالکل یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کیونکہ فنانس منسٹر خود بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں پر فنانس ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو میں It is note worthy انہوں نے بات کی ہے اور فنانس بل بھی کل ان شاء اللہ پاس ہوگا تو ہمارے پاس ٹائم ہے، ہم دیکھ لیں گے اس کے اندر جو ہم نے دی ہوئی ہے، وہ بھی بتا دینگے اور اس کے اوپر کام کر کے ان ٹیکسز کی شرح کو ہم نیچے ان شاء اللہ لائینگے، اس کے اوپر تھوڑا سا ہوم ورک کرنے کے بعد یہ کمٹمنٹ میں آپ کے ساتھ کر سکونگا، عنایت اللہ صاحب نے سر، ملاکنڈ ڈویژن کو دولخت کرنے کی بات، یہ دولخت، تھوڑا سا یہ لفظ ٹھیک نہیں ہے لیکن وہ کہہ رہے ہیں کہ ملاکنڈ ڈویژن کو Bifurcate کریں بہت بڑا ڈویژن ہے، اگر دو ڈویژن ہوں تو Administratively آسانی ہوگی بالکل سر، میں اپنی کمٹمنٹ کے اوپر ابھی بھی آج بھی، I stand by my commitment. جب انہوں نے بات کی ادھر اور میں نے کمٹمنٹ دی، اس کے بعد جیسے میں اس اسمبلی سیشن سے باہر نکلا، میں نے چیف منسٹر صاحب سے بات کی اور پھر Next cabinet

meeting کے اندر ہم نے اس کو ڈسکس بھی کیا، جس طرح میرا وعدہ تھا کہ وہ ڈسکس ہم کرینگے لیکن یہ ایک سیریس ایشو ہے سر، نئی تحصیل بنانا، نئے ڈسٹرکٹ بنانا اور پھر نیا ڈویژن بنانا، یہ بہت زیادہ سریس ایشو ہوتا ہے اور ہم نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ اس طرح کے ڈسٹرکٹس آئے ہیں کہ وہ ابھی تک Viable بھی نہیں ہیں میں تو کھلی بات آپ سے کر رہا ہوں، جو پچھلے ادوار میں ہوا ہے یا ہمارے پچھلے دور میں بھی ہو سکتا ہے لیکن کچھ تحصیل اور کچھ ڈسٹرکٹس ایسے ہیں کہ وہ Viable ابھی نہیں ہوئے ہیں، تو اس کے لئے گورنمنٹ نے ایک پالیسی بنائی ہے، ایک بونیر کی ایک تحصیل آخری جب کیبنٹ نے Approval دی تھی، بونیر کی طرف سے ایک ریکویسٹ آئی تھی، وہ ہمیں Approve کرنے کے ساتھ چیف منسٹر صاحب نے کلئیر کہہ دیا تھا کہ اس کے بعد جو بھی ہم تحصیل بنائیں گے یا ڈسٹرکٹ ڈکلئیر کرینگے یا ڈویژن میں ہم ردوبدل کرینگے تو اس کے اوپر پراپر ہوم ورک میں ریکویسٹ کرونگا عنایت اللہ صاحب Experienced آدمی ہیں، ہمارے اور بھی Experianced Members یہاں پر بیٹھے ہیں اس کے اوپر آپ ہمیں اپنا فیڈ بیک دے دیں تاکہ ہم ایک یونیفارم پالیسی بنا سکیں کہ پھر ایک ڈویژن اگر ہو گا تو اس کی Viability, economic viability, administrative viability اور اس کے علاوہ کاسٹ اس کی کیا ہو گی یہ، ساری چیزیں سٹرکچرنگ کرنا پڑے گی، اصولی طور پر کمٹمنٹ ہم نے کر لی ہے لیکن تھوڑی سی محنت، اس کے اوپر ہوم ورک کرنا پڑیگا، میں ریکویسٹ کرونگا کہ وہ ہمارے ساتھ اس بجٹ سیشن کے بعد بیٹھ جائیں اور اس کے اوپر وہ اپنا فیڈ بیک دیں، انشاء اللہ After the budget session کیبنیٹ میں یہ سارا معاملہ ہم لے آئینگے لیکن اگر مفید فیڈ بیک ہو گا تو مجھے آسانی ہو گی Case plead کرنے کیلئے کیبنٹ میں اور ممبران کو آسانی ہو گی فیصلہ کرنے میں، چیف منسٹر صاحب کو آسانی ہو گی۔ سر، یہ ایک اور ایشو بھی ہے، اس کے اوپر بھی آپ نے سوچنا ہے کہ اگر ڈویژن بنانے ہیں تو ٹیکس بھی ہم نے pay کرنا ہے، نہیں کرنا ہے۔۔۔

<u>ایک رکن</u>: نہیں کرنا ہے۔

<u>وزیر قانون</u>: چلیں نہیں کرنا ہے، اگر آپ کہتے ہیں لیکن میں صرف نشاندہی کر رہا ہوں ان چیزوں کو Fector in کر لیں، اس کے اوپر کوئی ڈیبیٹ ہم کر لیں، تھوڑا بہت ہم اس کے اوپر سوچ لیں اور باقی انہوں نے پوچھا ہے کہ ان کی آمدنی کیا ہے اور ان کے اوپر خرچ کیا ہو رہے ہیں؟ یہ جو ریونیو Revenue Related جو آرگنائزیشنز ہیں تو اس میں Basically تین قسم کے کلکٹر ہیں، ایک ریونیو ڈیپارٹمنٹ ہے،

ایک کے پی آر اے ہے اور ایک ہمارا ایکسائز ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ تینوں ریونیو کلیکٹ کرنے والے ڈیپارٹمنٹس تو دو فگرز تو بہت اچھے ہیں، زبردست ہیں، میرے خیال میں ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کو اگر آپ دیکھ لیں، زبردست تو نہیں لیکن Hopefulاور اچھے فگرز ہیں، آ گے Improvementبھی ہو سکتی ہے، تقریباً ایک بلین ان کی کاسٹ ہے ،یعنی ان کے اوپر خرچہ آ رہا ہے ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کے اوپر اور چار بلین کی یہ کلیکشن کر رہے ہیں تو میرے خیال میں اچھا کام کر رہے ہیں، اس کو اور بہتر Improve، غزن صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے ,Dynamicاور Educated youngابھی تو آپ کہہ رہے ہیں کہ اچھی ڈگری والے ہمیں نہیں چاہیئے لیکن یہ مدد ملتی ہے ،اگر اچھی ڈگری ہو اور بندہ Capable ہو تو ان شاء اللہ ،(سید غزن جمال سے)آپ بھی اپچی سن سے پڑھے ہیں میرے خیال میں---

<u>سید غازی غزن جمال(معاون خصوصی آبکاری و محاصل)</u>: جی ،لاہور

<u>وزیر قانون</u>: اچھا جو ہمارا کے پی آر اے کا ادارہ ہے وہ زبردست پرفارم کر رہا ہے، میرے خیال میں یہاں پر داد دینی چاہیئے۔Hundred milion اس کے اوپر کاسٹ ہے اور میں اس لئے (مداخلت) مجھے کمپلیٹ کرنے دیں، تو جو میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں، میں صرف فگرز میں کہوں کہ کہیں غلط فگرز تو نہیں Quteکر رہا ہوں، Because I am not finance personآپ مجھے اور خوشدل خان صاحب کو عدالت میں کھڑا کریں یا ہمیں کوئی لیگل ایشو دے دیں، ہم اس کے اوپر دس دس گھنٹے بات کر سکتے ہیں لیکن یہ چیزیں سر سے اوپر گزرنے والی ہیں لیکن پھر بھی یہ کنفرم کر دیں ،اگر میں غلط کہہ رہا ہوں Hundred millionاس کے اوپر خرچہ آ رہا ہے اور سترہ بلین یہ کے پی آر اے کی آمدنی ہے، جو وہ کلیکٹ کر رہے ہیں وہ سترہ بلین ہے، تو میرے خیال میں بہت اچھا کام کر رہے ہیں ،ان دونوں کی تو ہم نے اچھی شکل آپ کو دکھا دی ہے، اب تھوڑا سا Agreeکرتا ہوں، میں عنایت اللہ صاحب کو ایڈریس کر رہا ہوں،Improvementکی ابھی کہاں پر گنجائش ہے، فگرز میرے پاس زیادہ نہیں ہیں ، یہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے تو میں نے اس لئے کہا ہے کہ Revenue department should strive to improve its performanceلیکن اتنا میں بتا سکتا ہوں کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے اوپر جتنا خرچہ ہو رہا ہے تو وہ اس سے کم کلیکشن کر رہا ہے اور وہ پورا نہیں ہو رہا ہے، اس کے اوپر خرچہ بہت زیادہ ہے ،یہاں پر میں ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو تھوڑا کریڈٹ دینے کیلئے ضرور کہونگا کہ یہ خرچے جو ہیں یہ صرف کلیکشن نہیں کرتے، ڈسٹرکٹ کے اندر اگر آپ دیکھ لیں تو ان کے Multiple rolesہوتے ہیں

، ڈی سی وہ ہیڈ آف ایڈمنسٹریشن ہوتا ہے ڈسٹرکٹ کے اندر ایک ٹوپی وہ پہنتا ہے ریونیو سے Related دوسری ٹوپی جب دوسری میز پر بیٹھتا ہے تو وہ ایڈمنسٹریٹیو کا ایک رول ہوتا ہے تو میرے خیال میں ان فگرز کو دیکھنا چاہیئے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو اس کے اندر Inayatullah Sahib I fully agree with کہ اس کے اندر انہوں نے Improvement کرنی ہے، میں بار بار اس کے اوپر Stress کر رہا ہوں I will talk to the Chief Secretary, The Chief Minister Sahib اس کے اوپر Onboard ہے اور میں ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے کہوں گا کہ اس کے اوپر آپ نے ضرور Next year ان شاءاللہ جب ہم آئینگے اور آپ جب پیش کرینگے تو ہم نے یہاں پر Improvement دکھانی ہے، تو سر، دو ہماری خواتین آنریبل ممبرز جو ہیں ریحانہ اسماعیل صاحبہ اور نعیمہ کشور صاحبہ، انہوں نے بھی ریونیو کے اوپر باتیں کی ہیں، ٹرانسفر کے بارے میں انہوں نے بات کی ہے ریحانہ اسماعیل صاحبہ نے کہ وہ جلدی ٹرانسفر ہوتے ہیں تو ان کو ٹائم نہیں ملتا ہے، تو ابھی تو ہم نے ایک پالیسی بنادی ہے، پہلے تو یہ ایک Wing کے اوپر ہوتا تھا کہ کسی بھی پٹواری کو کسی بھی تحصیلدار یہ آپ All departments میں بھی کسی بھی وقت آپ ٹرانسفر کروا سکتے تھے، کوئی Tenure کی بات نہیں تھی، دس دس سال سے لوگ ایک ایک پوسٹ کے اوپر بیٹھے رہتے تھے، اس کے بعد ہم نے تقریباً سال تو ابھی پورا نہیں ہوا لیکن اسی سال کے دوران ایک نئی پالیسی چیف منسٹر صاحب کی طرف سے آئی اور انہوں نے وہاں پہ بتادیا کہ اتنا Tenure ہوگا، ہر ایک کیٹیگری کا اور پھر ہم نے اس میں چھانٹی کی، ہم نے سر، ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں نہیں، ہم نے ایریگیشن میں بھی کی، ہم نے سی اینڈ ڈبلیو میں بھی کی، ہم نے ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہم گئے اور ہم نے دیکھا کہ اس Criteria کے اوپر وہ پورے نہیں اترتے تو ہم نے ان کو ٹرانسفر کروایا اور ان شاءاللہ ابھی اسی پالیسی کے اندر ہی رہ کر یہ ٹرانسفرز ہونگے جو آخر میں صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب نے بات کی تو انہوں نے بھی میرے خیال میں سٹلمنٹ کے بارے میں بات کی، تو بالکل اس کے اوپر آپ نے ہمارے ساتھ الیکٹڈ ممبرز نے، آپ نے حکومت کا ساتھ دینا ہے، یہ قومی ایشو ہے، یہ ایک تاریخی ایشو ہے، میرے خیال میں کہ ادھر سٹلمنٹ جو ہے اس کو پورا کروانا I would request you ہم آپ کو Onboard لینگے ان شاءاللہ، یہ ہمارا ایک ویژن بھی ہے، ان شاءاللہ ارادہ بھی ہے اور ہم اس کے اوپر کام کر رہے ہیں لیکن جو پرابلمز سامنے آئیں گے یہ الیکٹڈ ممبرز ہیں، آپ نے ہمیں سپورٹ کرنا ہے تاکہ سٹلمنٹ کے ایشو کو ہم ٹھیک کر سکیں۔ ملاکنڈ ڈویژن کے اندر شگفتہ ملک صاحبہ

نے جو بات کی ہے تو انہوں نے پٹواری صاحبان کی بات کی ہے اور دوسرا ایک ایشو یہ بھی اٹھایا کہ جو ہمارے مرجڈ ایریاز ہیں تو اس کے اندر چونکہ یہ سسٹم تو ابھی موجود نہیں، تو اس کی طرف ہم بڑھ رہے ہیں، اس میں ہم نے ایک قدم لے لیا، وہ قدم ہم نے یہ لیا جو گورنمنٹ کے لئے Land acquisition ہوتی ہے تو ہم نے ابھی امنڈمنٹ کر دی ہے قانون کے اندر اور چونکہ وہاں پر ایک ٹریڈیشنل سسٹم ہے، ایک جرگے کا سسٹم، تو اس جرگے کو ہم نے ان مرجڈ ایریاز کے لئے ہم نے Incorporate کر دیا ہے اس قانون کے اندر تاکہ ہم آہستہ سے تو میں نہیں کہوں گا، سپیڈ کے ساتھ ان شاء اللہ ہم آگے بڑھیں اور چونکہ پولیس وہاں پہ آ گئی ہے، وہاں پہ جوڈیشری آ گئی ہے اور ہم نے ان مرجڈ ایریاز کو ترقی دے کر ان کو شانہ بشانہ اور ان کو اس لیول پر لے کر آنا ہے، جو ہمارے سٹلڈ ڈسٹرکٹس بلکہ کوشش ہے کہ ہم اس کے اندر ڈیویلپمنٹ بھی کریں، اور یہ سسٹم بھی ٹھیک کریں تو ہم اقدامات لے رہے ہیں، پہلا قدم ہم نے قانون کی شکل میں لے لیا ہے جس طرح پولیس متعارف کروائی ہے، جس طرح جوڈیشری متعارف کروائی ہے، ان شاء اللہ یہ لینڈ ریونیو کا سسٹم بھی ان کے حالات کو دیکھتے ہوئے ان کے کلچر کو دیکھتے ہوئے اور اس میں تھوڑی بہت Tweeting ہم نے کرنی ہے اس کے مخصوص کلچر کی وجہ سے، تو سر، انہی گزارشات کے ساتھ میں ریکوسٹ کروں گا اپنے آنریبل ممبرز سے کہ یہ کٹ موشنز جو ہیں ان کو withdraw کر دیں اور ان شاء اللہ آگے بڑھیں تاکہ ہم آگے کام کر سکیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ثوبیہ شاہد صاحبہ، Withdraw کرتی ہے۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، زہ منسٹر صاحب تہ یو ریکوسٹ کوم کہ دڈیپارٹمنٹ شوک دلتہ وی، ما تہ یو میسج اوس ملاؤ شو چې کوم نوې پٹواریان بھرتی شوی دی دھغوی تنخوا گانې پہ دې درې څلور میاشتو کښې تر اوسہ پورې نہ دی ورکړې او ډیپارٹمنٹ ورتہ وائی چې لس زرہ روپئ مونږ تہ اول راکړئ بیا بہ تاسو تہ تنخواگانې درلیږو، نو کم سے کم چې دا دماتہ منسٹر صاحب راکړی دډیپارٹمنٹ کہ شوک سیکرټری ناست وی، ھغوی Surety سرہ دې خبرہ اوکړی چې دا کم سے کم داسې کھلے عام کمیشن یا پیسې چې دااغستلې کیږی، دانا جائزہ دہ او پہ دیکښې خو نورې ھم ډیرې خبرې دی بل چې داکوم د11 مئی 2013 نہ واخلہ تر د اوسہ پورې دا عھد پورا نہ شو، دھغې خو بہ مونږ امید نہ ساتو خو کم سے کم چې دا معمولی دغہ دے، ددې Surety

اوس په دې ټائم کښې راکړی چې دا دس هزار روپئ چې کوم ډیمانډ کوی دا آفسران ډیپارټمنټ والا دپټواریانونه چې دا دتنخواه دپاره نه کوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر:Withdraw کوئ جی؟

محترمہ شگفتہ ملک:که Surety راکوی لږ په مائیک راته اووائې او دډیپارټمنټ سره خبره اوکړی نو بیا به ان شاءالله ،بیا زما دطرفه Withdraw دے۔

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): سر،مااوس ددې تنخواه معلومات واغستل، هغه Under process وه اوزه Surety ورکوم چې د تنخواه ایشو به ئےResolveشې هیڅ مسئله به دې کښې نه وی۔

محترمہ شگفتہ ملک:ټهیک شوه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر:Withdraw کوئ؟

محترمہ شگفتہ ملک:بالکل جی ،withdraw دے بیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:بهادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان:مونږته خو ددې نه ډیره غټه مسئله ده، هلته صرف دنواب او د دیر دنواب ریکارډ شته دے چې په هغې کښې پټواری یا څه تاونئ ورته وائې یو کتاب پروت دے او باقاعده دهغې چې شومره دغه دے یا دچانه ئے نیولې ده یا چانه ئے اغستې ده یا ئے خپل څه قصه ده هغه پکښې موجود دې نور دسرکار هلته داسې څه نشته دے او ددې نه ډیرےغټے جنګ جهګړے دی، زه ستا په زمکه دعویٰ کوم ته زما په زمکه دعویٰ کوی او زما پکښې خپل زما نه سرکار نیولې ده ،سرکار په هغې په تاونئ کښې ورسره نشته دې او د جندول خان په حق کښې ئے نیولې ده او هغه سپریم کورټ پورې ورپسې زه تلے یمه زه به درته دایو درخواست اوکړمه چې یو خوداډیره ضروری ده چې ددې خلقو داجنګ جهګړے ختمې شې بل انتظامیه دا کار هلته کول نه غواړی ځکه چې دانتظامیه په دې کښې خرد برد کوی دنواب په هغې باندې که څوک په خپل پټی باندې دکان جوړوی نو دا ورته وائې دا د سرکار ده ته به ئې نه جوړوے نو چې توره سپینه اوشې نو بیا دهغې نه پس ورته اجازت اوکړی وائې دا ستا ده دا ټوله قصه چې ده دا مونږته ددې نه جوړه ده چې دا مونږ ته ددې نه ډیر تکلیف دے یو خو زما

په حلقه کښې خصوصی ډی سی، اے سی تحصیلدار پټواری دارااوغواړه که دا د سرکار وه، زه به سرکار له ورپسې دهغې اومره نوره ورکړمه،یوازے زمانه ده زما سره پکښې نورد Family داسې کسان شته دې خو مونږ ددې تاريخونو او ددې غويمو نه به په دې خلاصيږو چې زمونږه دا ټول دا شې په ريکارډ راشې نو ددې دپاره درخواست کومه چې ددے راله Surety راکړه نور زه خپل دغه Withdraw کومه دخدائے په خاطر سره ددې غويمونه مو خلاص کړه او هغوی هيڅ کارکردگی نه کوی دا دانتظاميه خواهش نه دے ګورې څکه چې هغوی پکښې هلته خرد برد کوی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

<u>جناب بہادر خان</u>:Withdraw مې کړو جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آو جی مهربانی، نعيمه کشور صاحبه،نعيمه کشور صاحبه۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور</u>:Withdraw۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>:صاحبزادہ ثناءاللہ۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ</u>: منسټرصاحب وکيل دے که نور هيڅ نشی کولے کيس خو به ورله مفت چلوی نو په دغه خوشحالئ ما Withdraw کړو،Withdraw ۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Withdraw: since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No.6, therefore, the question before the House is that Demand No.6 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it the Demand is granted. The sittingn is adjourned till 2:00 pm, afternoon tomorrow.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 25 جون 2020ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)